تحقیقی مقالہ برائے ایم۔ایس اُردو

ہوبسن جوبسن: اُردو ترجمہ مع حواشی و تعلیقات
اندراجات: ای تا ایل

محقق
ماریہ نواز
114-FLL/MSURDU/F13

نگران
ڈاکٹر نجیبہ عارف

شعبۂ اُردو
بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد

9 Accession No [illegible]

MS
491.4393
ماہ

اردو زبان - لغت نویسی

اینگلو انڈین زبان - لغت - اردو زبان

ACCEPTANCE BY THE VIVA VOCE COMMITTEE

Name of the Student: **Maria Nawaz**
Title of the Thesis: فرہنگِ ہوبسن جوبسن: اردو ترجمہ مع حواشی و تعلیقات (اندراجات اے تا ایل)
Registration No: 114-FLL/MSURDU/F13

Accepted by the Department of Urdu, Faculty of Languages & Literature, International Islamic University, Islamabad, in partial fulfillment of the requirements for the Master of Philosophy degree in Urdu.

VIVA VOCE COMMITTEE

Chairperson Viva Committee:

Dr. Najeeba Arif
Chairperson Department Of Urdu Female IIUI

External Examiner:

Dr. Aqlima Naz
Assistant Professor
Deptt. of Urdu, Fatima Jinnah Women University
Rawalpindi

Internal Examiner:

Dr. Shiraz Fazal Dad
Assistant Professor, Department Of Urdu
Female IUII

Supervisor:

Dr. Najeeba Arif
Chairperson Department Of Urdu Female IIUI

الجامعة الإسلامية العالمية
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد
شعبہ اُردو (خواتین)

تصدیق نامہ

تصدیق کی جاتی ہے کہ ماریہ نواز رجسٹریشن نمبر 114-FLL/MSURDU/F13 نے ایم۔ ایس اُردو کی ڈگری کی تکمیل کے لیے تحقیقی مقالہ بعنوان "ہوبسن جوبسن: اُردو ترجمہ مع حواشی و تعلیقات، اندراجات: ای تا ایل" رقم کیا ہے۔ میں تصدیق کرتی ہوں کہ اس موضوع پر اس سے پہلے کہیں کام نہیں ہوا اور یہ کام سرقے سے پاک ہے۔

نگران: ڈاکٹر نجیبہ عارف

بسم الله الرحمن الرحيم

اظہارِ تشکر

میں اپنے تحقیقی مقالے کی تکمیل پر رب العزت کی بے حد شکر گزار ہوں کہ اُس کا فضل اور رحمت شاملِ حال رہی اور میں گوناگوں مصروفیات، گھریلو ذمہ داریوں اور تحقیق کے دشوار مرحلوں سے گزر کر کامیابی کی منزل تک آ گئی۔ الحمدللہ۔ اللہ پاک میرے مرحوم والدین کے درجے بلند فرمائے جن کی دُعاؤں کی بدولت میں حصولِ علم کے اس مرحلے پر اہم کامیابی حاصل کر سکی۔ میں اپنے بڑے بھائی جناب ڈاکٹر طارق نواز اور خالد نواز کی تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے میری رہنمائی کی اور ہر مرحلے پر بے حد حوصلہ افزائی کی۔ میں اُن کے اہلِ خانہ کی بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے میری بھرپور اعانت کی جس کی بدولت میں بے فکری سے تحقیق کے کام میں مشغول رہی اور مجھے کسی قسم کے مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ میں سب بہن بھائیوں کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں جو دورانِ تحقیق ہمہ وقت میری ضروریات کا خیال رکھتے رہے اور ہر ممکن تعاون دیا۔

یہاں میں اپنی قابلِ قدر اساتذہ ڈاکٹر نجیبہ عارف، ڈاکٹر حمیرا اشفاق، ڈاکٹر صباحت مشتاق، ڈاکٹر شیر از فضل داد اور ڈاکٹر فوزیہ جنجوعہ کی بے پایاں رہنمائی اور توجہ کا بھی ذکر کرنا چاہوں گی جن کی حوصلہ افزائی اور پُر خلوص توجہ نے راقمہ سے وہ کام کروا دیا جس کی اہلیت کا مجھے ادراک نہ تھا۔ میں خود کو اُن کا مقروض محسوس کرتی ہوں اور کوشش کروں گی کہ میں ایک استاد ہونے کے ناطے اُن کے دکھائے ہوئے راستے پر چلنے کی کوشش کرتی رہوں۔ اللہ سبحان و تعالیٰ مجھے ثابت قدم رکھے۔ آمین ثم آمین۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے بحیثیت نگران مجھ پر خصوصی توجہ دی، بہترین رہنمائی فرمائی اور مجھے خود پر بھروسہ کرنے اور نتائج اخذ کرنے کے قابل بنایا۔ میں اُن کی از حد احسان مند ہوں۔

میں اپنے مقالے کی تکمیل پر اپنی ہم جماعتوں نورین اختر، سائرہ ناز، عظمیٰ جبیں اور ماریہ ترمذی کی بھی شکر گزار ہوں کہ ایک موضوع ہونے کے ناطے جہاں بھی کوئی معلومات ملیں اُنہوں نے مجھے اُن سے آگاہ کیا اور مواد کے حصول، طریقہ کار اور مقالے کی سپردگی کے دوران مجھے جس قسم کی اعانت اور مشورے کی ضرورت محسوس ہوئی اُنہوں نے اس کے لیے دستِ تعاون بڑھایا۔ مقالہ کبھی تکمیل کی منزل سے ہمکنار نہ ہوتا اگر اس کی کمپوزنگ کے لیے مجھے نورین قادر اور محترمہ عاصمہ نذیر کا تعاون حاصل نہ ہوتا۔ میں محترمہ وجیہہ صاحبہ کی بھی مشکور ہوں جنہوں نے مجھے قابلِ قدر مدد و اعانت مہیا کی۔ اس کے علاوہ مجھے جناب پروفیسر نثار صاحب کا شکریہ بھی ادا کرنا ہے جنہوں نے ترجمے کے حوالے سے مختلف امور میں مجھے رہنمائی مہیا کی جس کی بدولت میں ترجمہ کاری کے کٹھن کام کو بخوبی سرانجام دے سکی۔ بے شک تحقیق کے لیے نہ صرف وسائل بلکہ وقت بھی وافر درکار ہوتا ہے۔ میں اپنے شوہر نصیر شہزاد کی مشکور ہوں جنہوں نے ہر دو قسم کی مدد و تعاون سے میرے کام کو سہل کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ بلاشبہ ان سب کے تعاون کے بغیر اس کام کو مکمل کرنا ممکن نہ ہوتا۔

ماریہ نواز

فہرست موضوعات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۔	مقدمہ	۱
۲۔	"ای" کے مندرجات	۱۵
۳۔	"ایف" کے مندرجات	۲۳
۴۔	"جی" کے مندرجات	۳۳
۵۔	"ایچ" کے مندرجات	۳۹
۶۔	"آئی" کے مندرجات	۵۷
۷۔	"جے" کے مندرجات	۶۷
۸۔	"کے" کے مندرجات	۹۴
۹۔	"ایل" کے مندرجات	۱۱۵
۱۰۔	تعلیقات	۱۳۷
۱۱۔	ماخذات	۱۴۴

مقدمہ

زبان وسیلۂ اظہار ہے۔ یہ فطرت کی نیرنگی ہے کہ دنیا میں اتنی بہتات سے زبانیں پائی جاتی ہیں اور یہ ایک قدرتی امر ہے کہ انسان ان تمام پر دسترس نہیں رکھ سکتا۔ اس لیے جب دو مختلف زبانوں کے حامل لوگ رابطے میں آتے ہیں تو وہ اس کا حل ترجمے کے ذریعے ڈھونڈتے ہیں۔ اسی بنا پر ترجمہ انسانی تہذیب کا ایک ابتدائی عمل ہے۔ گزشتہ صدیوں میں بھی ترجمہ کاری جاری رہی، اس سے پہلے بھی اور آج بھی اس کی ضرورت موجود ہے۔ علم وادب میں ترجمہ کسی ایک قوم کے تہذیبی وادبی ورثے کو دوسری کے تصرّف میں لانے کا ایک ذریعہ ہے۔ برصغیر پاک وہند میں بہت سی اقوام آکر آباد ہوئیں اور ان کے ساتھ متعدد زبانیں بھی آئیں۔ اسی لیے یہاں چپّے چپّے پر مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ہندوستان کے ساحلوں پر عرب اور یورپی تاجروں کے آنے کے بعد ایک دوسرے کی زبانیں سیکھنے اور سکھانے کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ پرتگالیوں، فرانسیسیوں، ولندیزیوں اور انگریزوں نے تجارت کی غرض سے مقامی لوگوں سے راہ ورسم بڑھائے، کچھ ان کی زبانیں سیکھیں، کچھ اپنی سکھائیں۔ اسی دوران عیسائی مشنریوں نے مقامی لوگوں کو عیسائیت کی تعلیم دینے کے لیے ہندوستانی ہندی اور مقامی بولیاں سیکھیں۔ زبانوں کی باقاعدہ تحصیل کے لیے قواعد اور ذخیرہ الفاظ پر مشتمل کتب کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس کمی مستشرقین نے پورا کیا۔

جب انگریزوں نے بنگال میں قدم جما لیے تو مشرقی زبانوں کی تحصیل کے لیے فورٹ ولیم کالج قائم کیا گیا۔ اس کے زیرِ سایہ ترجمے بھی ہوئے اور لغات بھی مرتب کی گئیں۔ لغت سازی کے اس دور میں بہت سی قابل قدر کتابیں وجود میں آئیں خواہ ان کے پس پردہ کوئی اور مقصد تھا۔

مستشرقین نے ہندوستان کی مختلف بولیوں کے حوالے سے لغات اور فرہنگوں میں جو بھی مواد جمع کیا اس میں خاصی بڑی تعداد اردو کے الفاظ کی بھی محفوظ ہوگئی۔ یہ الفاظ نہ صرف اُردو کے ارتقا پر روشنی ڈالتے ہیں بلکہ اس کی تاریخ کے بھی مظہر ہیں۔

۱۸۸۶ء میں بنگال انجینئرز کے ایک سابق افسر سر ہنری یول اور مدراس پریذیڈنسی کے مصنف آرتھر برنل باہمی تعاون سے ایک اینگلو انڈین فرہنگ ترتیب دی اس میں نہ صرف الفاظ جمع کیے گئے بلکہ ان کے اشتقاق، تلفظ، استعمال اور تاریخ کے حوالے سے جامع اور مدلّل حقائق جمع کیے گئے۔ اس فرہنگ میں اردو الفاظ کی قابلِ قدر تعداد کو دیکھتے ہوئے راقمہ نے اسے اپنے ایم۔ ایس اردو کے مقالے کے موضوع کے طور پر چُنا۔

موضوع مقالہ:

یہ فرہنگ ہوبسن جوبسن کے منفرد و مختصر نام سے مشہور ہے جب کہ اس کا پورا نام کافی طویل ہے۔ جو کچھ اس طرح ہے:

Hobson Jobson

A Glossary of Colloquial Anglo-Indian Words and Phrases, And of Kiinderd Terms, Etymological, Historical, Geo, Ghraphical and Discursive

یعنی ہوبسن جوبسن روزمرہ اینگلوانڈین الفاظ و تراکیب اور ماخذی اصطلاحات کی اشتقاقی، تاریخی، جغرافیائی اور استدلالی فرہنگ ہے۔

یہ ایک ضخیم فرہنگ ہے۔ چنانچہ مقالے کے لیے اسے پانچ حصّوں میں تقسیم کرکے پانچ طالبات میں بانٹ دیا گیا۔ میرا حصّہ ای تا ایل ہے۔ اس میں ای(E)، ایف(F)، جی(G)، ایچ(H)، آئی(I)، جے(J)، کے(K) اور ایل (L) کے الفاظ کو شامل کیا گیا۔ اس میں کل ۵۲۷ الفاظ تھے۔ یہ تمام اندراج انگریزی زبان میں تھے۔ متن میں اردو زبان میں یا دیگر مقامی ہندوستانی بولیوں کے الفاظ کو ذریعۂ اظہار نہیں بنایا گیا۔ اس لیے اردو سے متعلق مواد سے اُردو دان طبقہ خاطر خواہ استفادہ نہ کر سکا اور یہ فرہنگ زیادہ تر انگریز طبقے میں ہندوستان میں برطانوی راج کی یادگار کے طور پر پڑھی جاتی رہی۔ اس کے بارے میں آغا افتخار حسین نے اپنے ایک مضمون میں جامع تذکرہ کیا۔[1] یوں اردو دان طبقہ ہوبسن جوبسن سے متعارف ہوا۔ آغا افتخار حسین نے کتاب سے کچھ اقتباسات اردو ترجمہ کرکے شامل کیے اور محققین کی توجہ اس فرہنگ کی طرف دلوائی تاہم پھر بھی اس پر ترجمے کے حوالے سے کوئی کام نہ ہو سکا۔

تعارف فرہنگ ہوبسن جوبسن:

فرہنگ ہوبسن جوبسن ہنری یول (Henry Yule) اور آرتھر برنل (A.C. Burnel) کی چودہ سال کی محنت کا ثمر ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۸۸۶ء میں سامنے آیا۔ اس وقت آرتھر برنل وفات پا چکے تھے اور ہنری یول نے جان مرے پبلشر سے اسے چھپوایا۔ اس کے صفحات کی تعداد ۸۷۰ تھی جن میں ۱۱۹ صفحات ضمیمے کے تھے۔

---

[1] آغا افتخار حسین، "کرنل سر ہنری یول اور اسکی فرہنگ ہوبسن جوبسن"، مشمولہ یورپ میں اردو، ص ۱۰۰

اس کے بعد دیباچہ اور مقدمہ دیا گیا تھا۔ انھوں نے نقل حرفی کی کوئی جامع کلید نہیں دی۔ تاہم انہوں نے وضاحت سے ان تمام کتابوں کے نام ایک فہرست میں دیے ہیں جن سے انہوں نے استفادہ کیا تھا۔

ہوبسن جوبسن کا نام:

ہنری یول نے اپنی کتاب کے لیے ہوبسن جوبسن کا نامانوس نام ہندوستان کے شیعہ مسلمانوں کے ماتمی الفاظ سے لیا۔ انھوں نے اپنے دیباچے میں اس بات کی وضاحت کی کہ یہ دو الفاظ کتاب کے دو مصنفین کی نمائندگی کرتے ہیں نیز کتاب کے موضوع یعنی الفاظ کے بگاڑ و بدلاؤ کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔ ان کا اندازہ درست ثابت ہوا اور یہ نام اس فرہنگ کی مقبولیت کا نمایاں پہلو ثابت ہوا۔

ہوبسن جوبسن کی خصوصیات:

عام فرہنگوں یا لغات میں الفاظ، ان کے معانی، متضاد اور ماخذ اور تلفظ کو جمع کیا جاتا ہے۔ کچھ لغات میں مثالیں بھی شامل کی جاتی ہیں لیکن ہوبسن جوبسن ایک ایسی اینگلو انڈین فرہنگ ہے جس میں بہت تفصیل سے الفاظ کے معنی، تلفظ، استعمالات اور اشتقاق سے بحث کی گئی ہے۔ اپنی تفصیلات کی وجہ سے یہ محض فرہنگ نہیں بلکہ اینگلو انڈین انسائیکلو پیڈیا کی شکل اختیار کر گئی ہے۔[2] خاص طور پر اشتقاق کے حوالے سے اس میں بہت محنت سے لفظوں کی تعریف تلاش کی گئی ہے۔ ہنری یول نے الفاظ کے ایک زبان سے دوسری زبان میں جانے اور ان میں آجانے والے بدلاؤ کی مثالیں دے کر وضاحت کی ہے۔ اس کام کو استناد دینے کی خاطر انہوں نے اپنی رائے کے ساتھ ساتھ دوسرے مصنفین کے مستند حوالے بھی دیے ہیں۔ اس لیے ان کا متن بین المتنی حوالوں کی ایک نمایاں مثال ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے تواریخ کے ہمراہ اندراجی الفاظ کے استعمال کی متعدد مثالیں اقتباسات کی صورت میں دی ہیں۔ ان کے ساتھ بھی حوالہ جات اختصار کے ساتھ دیے گئے ہیں۔ یہ حوالے کئی سو سال پرانی کتابوں سے بھی لیے گئے ہیں اور ان سے مصنفین کی وسعت مطالعہ کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ نیز یہ کتابیں محض انگریزی زبان کی نہیں ہیں بلکہ دنیا بھر کی زبانوں پر مشتمل ہیں۔ اسی مشکل کے پیشِ نظر اس مقالے میں ان اقتباسات کا ترجمہ شامل نہیں کیا گیا راقمہ کا مقالہ اندراجی لفظ کے تحت دی گئی تفصیل اور بحث و مباحثے پر مبنی ہے جو زیادہ انگریزی زبان میں تھے۔ اگر کہیں غیر انگریزی زبانیں استعمال کی گئیں تو ان کا ترجمہ نہیں کیا گیا کیوں کہ وہ مقالے کی حدود میں شامل نہیں کیا گیا۔

---

[2] ہنری یول، آرتھر برنل (Hery Yules, Arther Burnal) *Hobson Jobson: A Glossary of Colloquial, Anglo-Indian Words and Phrases and of Kindered Terms, Etymological, Historical, Geographical and Discursive* (لندن: روٹلیج اینڈ کیگن پال، ۱۹۸۵ء)، ص iv۔

اکثر و بیشتر اندراجی الفاظ کی تفصیل مختصر ہے لیکن بعض موضوعات پر انہوں نے بہت تفصیلی بحث کی ہے۔ اس بحث میں کہیں مصنف اپنی رائے دیتے ہیں کہیں دوسروں کے حوالے دیتے ہیں کہیں سوالیہ انداز میں گفتگو کرتے ہیں اور کہیں کہیں ماہرین اشتقاق پر تنقید بھی کرتے نظر آتے ہیں۔ انہوں نے اس فرہنگ میں تاجروں اور انتظامی عہدوں پر فائز لوگوں کی ضرورت کے پیشِ نظر ان تمام اصطلاحات کا تذکرہ کیا ہے جو رائج الوقت تھیں۔ نیز بندرگاہوں، بحری جہازوں، کشتیوں مختلف علاقوں، شہروں اور کرنسی اور اسبابِ تجارت کا ذکر کیا ہے۔ ان معلومات اور موضوعات کی وجہ سے یہ فرہنگ محققین کے علاوہ عام قاری کے ذوقِ مطالعہ کی تسکین بھی کرتی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ اس فرہنگ کا ترجمہ اہلِ اردو کے لیے مفید و دلچسپ ثابت ہوگا۔

فرہنگ کے مصنفین:

ہنری یول (مئی ۱۸۲۰ء۔ دسمبر ۱۸۸۹ء):

ہنری یول کے والد میجر ولیم یول (۱۸۶۲ء۔ ۱۸۳۹ء) بھی ایسٹ انڈیا کمپنی کے ملازم تھے۔ ان کی والدہ کا نام ایزے پیٹرسن تھا۔ یہ مشرقی زبانوں میں خصوصی دلچسپی رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۸۰۹ء میں جب ریٹائر ہو کر یہ ہندوستان سے وطن واپس لوٹے تو عربی اور فارسی کے کئی مخطوطے اپنے ساتھ لے گئے اب وہ برٹش میوزیم میں محفوظ ہیں۔

ہنری یول نے اپنی ابتدائی تعلیم ایڈنبرا کے ہائی سکول اور اعلیٰ تعلیم کیمبرج سے حاصل کی۔ ۱۸۳۸ء میں بحیثیت لیفٹیننٹ کمیشن حاصل کیا اور بنگال انجینئر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ انھوں نے ۱۸۳۲ء میں Apophthegm of Ali the Sun of Abu Talib کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس میں عربی متن، خود میجر یول کا کیا ہوا انگریزی ترجمہ اور اس کا قدیم فارسی ترجمہ شامل ہے۔ ۱۸۴۵ء سے ۱۸۴۶ء اور ۱۸۴۸ء سے ۱۸۴۹ء کے دوران سکھوں کے خلاف لڑی جانے والی جنگوں میں بھی شریک رہے۔ ۱۸۴۹ء سے ۱۸۵۱ء تک ملٹری اکیڈمی میں پڑھاتے بھی رہے۔ ۱۸۵۵ء میں کولونل آرتھر فیز مشن میں سیکرٹری مقرر ہوئے۔ ۱۸۵۷ء کی بغاوت کے وقت وہ الٰہ آباد میں موجود تھے۔ ہندوستان میں نوآبادیاتی نظام کے قیام کے بعد انھیں حکومت میں سیکرٹری پی۔ ڈبلیو۔ ڈی مقرر کیا گیا۔ ۱۸۶۲ء میں یہ یہاں سے ریٹائر ہوئے۔ ۱۸۷۵ء سے ۱۸۸۹ء تک "ہندوستانی کونسل" کے رکن رہے۔ ۱۸۸۵ء میں ہنری یول رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے صدر بھی رہے۔ حکومت برطانیہ نے یول کو ۱۸۸۹ء میں ان کی خدمات کے صلے میں "سر" کے خطاب اور "ستارہ ہند" کے اعزاز سے نوازا۔

ہنری یول کی تصانیف درج ذیل ہیں۔

- The African Sqardon Vindicated, 1850.
- Fortification for officers of the Army, 1851.
- Mirabilia Discripta, 1863.
- Cathay and the way Thither, 1866.
- Morco Polo's Account of Japan and Jaa, 1871.
- Hobson-Jobson: A Glossary of Colloquial Anglo-Indian words and phrases of Kinderd Terms, Etymalogical, Historical, Geographical and Discursive, 1886.
- The Diary of William Hedges, 1887-1889.

ان کتب کے علاوہ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا اور مختلف علمی جرائد میں جغرافیہ اور سوانح کے موضوعات پر تحقیقی مضامین بھی لکھے۔ علاوہ مشرقی تبت اور برما کے دریاؤں کے بارے میں بھی دلچسپ مضامین لکھے۔[3]

آرتھر کوک برنل (جولائی ۱۸۴۰ء۔اکتوبر ۱۸۸۸ء):

آرتھر کوک برنل کے والد ارتھر برنل ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازم تھے۔ برنل نے بڈفورڈ اور کنگ کالج سے تعلیم حاصل کی۔ مقابلے کا امتحان پاس کر کے ۱۸۶۰ء میں مدراس آگئے۔ ۱۸۷۰ء کے بعد انھیں ضلعی منصف کا عہدہ مل گیا۔ مختلف ضلعوں میں اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے خرابی صحت کے باعث ۱۸۸۰ء میں ریٹائرمنٹ لے لی۔ برنل نے اپنی زندگی میں سنسکرت کتابوں کو جمع کیا اور انھیں انڈیا آفس لائبریری میں رکھوایا۔ سنسکرت زبان سے انھیں بہت لگاؤ تھا۔ چنانچہ انھوں نے سنسکرت تراجم بھی کیے۔ علاوہ ازیں عربی، پالی، جاپانی اور تبتی زبانوں سے بھی واقفیت رکھتے تھے۔ انھوں نے تنجور لائبریری کا کیٹلاگ بھی تیار کیا۔

برنل کی تصانیف حسب ذیل ہیں۔

- Elements of South Indian Palaegraphy, 1874.
- On the aindra School of Sanskrit Grammarians, 1875.

[3] سی۔ای۔بک لینڈ(C.E.Buck Land)،*A Dictionary of Indian Biography*(لاہور:سنگ میل پبلی کیشنز،۱۹۸۵ء)،ص۱۸۔

- A Classified Index to the Sanskrit MSS in the place of Tanjore, 1880.
- A Tentative list of Books and some MSS relating to the History of the Portuguese in India, 1880.
- Hobson-Jobson, A Glossary of a Colloquial Kinderd Terms, Etymological, Historical, Geographical and Discursive, 1886.[4]

ولیم کرک(اکتوبر ۱۹۲۷ء۔اگست ۱۸۴۸ء):

ولیم کرک نے ٹیرارے(Tipperary)کے گرائمر سکول اور ڈوبلن(Dublin)کے ٹرنٹی کالج سے تعلیم حاصل کی۔ ۱۸۷۱ء میں وہ سول سروس کا امتحان پاس کر کے ہندوستان آئے۔ اودھ اور شمال مغربی صوبے میں مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدے پر فائض رہے۔ ولیم کرک نے ہوبسن جوبسن کی تدوین کی اور اس کا اضافہ شدہ ایڈیشن ۱۹۰۳ء میں لندن سے شائع ہوا۔

علاوہ ازیں ولیم کرک کی حسبِ ذیل تصانیف بھی ہیں۔

- An Introduction to the Popular Religions and Folklore of Northern India, 1894.
- The Tribes and Castes of the North-Western Provinces, 1896.
- The North Western Provinces of India, 1897.
- Islam in India, 1912.[5]

کیٹ ٹیلٹسچر(Kate Teltscher):

کیٹ ٹیلٹسچر نے ۲۰۱۳ء میں ہوبسن جوبسن کا نیا ایڈیشن شائع کیا۔ کیٹ روہیمپٹن یونیورسٹی لندن میں ادب وثقافت کے تحقیقی مرکز کی شریک ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے ۲۰۱۳ء میں ہوبسن جوبسن پر تحقیق کی، اس کا مبسوط تعارف لکھا اور لفظوں کو منتخب کر کے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس سے اس کا ایک مختصر ایڈیشن شائع کیا جو اب اس کا تیسرا

---

[4] ایضاً، ص ۱۶۔

[5] ایضاً، ص ۱۷۔

ایڈیشن ہے۔

کیٹ نے انگریزی اور اس سے متعلقہ ادب میں یونیورسٹی آف آکسفورڈ سے پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔اس وقت وہ سامراجی عہد میں برطانیہ اور ایشیا کے مابین ثقافتی اور سائنسی روابط کی تاریخ جیسے موضوعات پر تحقیق کر رہی ہیں۔لغت نگاری ان کا ایک دلچسپ موضوع ہے۔

کیٹ ہوبسن جوبسن پر مختلف ریڈیائی پروگراموں کے لیے مشاورت بھی کرتی ہیں اور اس پر دستاویزی پروگراموں کی تیاری کے لیے مواد بھی فراہم کرتی ہیں۔[6]

ترجمہ:

ترجمہ عربی زبان کا ہے۔اس کے لغوی معنی ایک زبان سے دوسری زبان یں بیان کیا ہوا ہے۔ادبیاتِ عالم میں طبع زاد اور ترجمہ کی اصطلاحیں رائج ہیں۔یوں ترجمہ بھی ادب کا حصّہ ہے۔اگرچہ دوسری زبانوں سے ماخوذ ہونے کی بنا پر اسے بالعموم الگ پہچان دی جاتی ہے۔

کسی تحریر، تصنیف یا تالیف کو کسی دوسری زبان میں منتقل کرنے کا عمل ترجمہ کہلاتا ہے۔یوں کہا جاسکتا ہے کہ ترجمہ کسی متن کو دوسری زبان میں منتقل کرتے ہوئے اس کی تعبیر کرتا ہے یعنی ترجے کا عمل ایک علمی یا ادبی پیکر کو دوسرے پیکر میں ڈھالنے کا عمل ہے۔[7]

ترجے کے حوالے سے پہلا سوال تو یہی بنتا ہے کہ آخر ترجے کا جواز کیا ہے۔اس حوالے سے کئی جوازات سامنے آتے ہیں لیکن مختصراً یہ ہے کہ ترجے کے ذریعے زبان کئی اعتبار سے پھلتی پھولتی ہے۔ترجمہ جہاں الفاظ اور زبان کی نشو و نما کے ذریعے انسانی علوم میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔وہیں ذہنی سرحدوں کو بھی کشادگی بخشتا ہے۔

ترجمہ عملی طور پر دو زبانوں اور تہذیبوں کے درمیان پُل بنانے کا کام کرتا ہے۔[8] ترجمہ ایک ثقیل عمل ہے۔ اس کے لیے مترجم کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ترجمہ کے ذریعے نا صرف ایک زبان کو دوسری زبان میں منتقل کیا جاتا ہے۔بلکہ اس زبان کی تہذیب و ثقافت کو بھی منتقل کیا جاتا ہے۔

بطور طالب علم راقمہ نے ہوبسن جوبسن کے (ای تا ایل) حصّے کو ترجے کے لیے منتخب کیا ہے۔اس سے پہلے

---

[6] عظمیٰ جبین،فرہنگ ہوبسن جوبسن اردو ترجمہ مع حواشی و تعلیقات آر تا زیڈ ،غیر مطبوعہ مقالہ برائے ایم۔ایس۔شعبہ اُردو(اسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی،۲۰۱۸ء)، ص۳۴۔

[7] مرزا حامد بیگ،مغرب سے نثری تراجم (انگریزی و دیگر مغربی زبانوں سے ادبی تراجم کی روایت) (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان،۱۹۸۸ء)، ص۵۔

[8] ایضاً، ص۱۹۔

اس حوالے سے کافی بحث کی گئی ہے۔ اس کی تعریف، ضرورت کی اہمیت اور دیگر خصوصیات جب کہ اس حصّے میں راقمہ کو خود در پیش مسائل پر سیر حاصل بحث کی جائے گی۔

ترجمے کے جدید نظریات:

ترجمے کی تاریخ کو اس سے منسلک نظریاتی رجحانات کے آئینے میں دیکھا جائے تو اسے پانچ بنیادی نظریاتی ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

قبل لسانیاتی   لسانیاتی   بیانی یا توضیحی   تفاعلی   ثقافتی

آغاز میں اعتقاد یہ تھا کہ ترجمے کو اصل ماخذ یا متن کی کاربن کاپی یعنی لفظی ترجمہ ہونا چاہیے۔ مترجمین کے لیے لازم تھا کہ ماخذ متن کے الفاظ کو بعینہ ہدفی متن میں ترجمہ کریں۔ اس کا فطری نتیجہ یہ نکلا کہ ترجمہ کار کی حیثیت ماخذ متن کے غلام کی سی ہوگئی (آج کل ہم اس مترجم کو "میکانکی مترجم" کہہ سکتے ہیں۔ ماخذ متن ایک ایسے مقدس صحیفے کی مانند تھا جس سے انحراف کا نتیجہ مترجم پر اصل سے بے وفائی کی صورت میں نکلتا تھا۔[9]

سسرو (Cicero)(۱۰۶۔۴۳ق م) نے اسے چیلنج کیا اور آزاد ترجمے کا استعمال کیا۔ لفظی اور معنوی ترجمے کی بحث بیسویں صدی کے پانچویں اور چھٹے عشرے تک جاری رہی۔

نیڈا کے نظریات:

نیڈا بائبل کے ترجمے کا معروف محقق تھا۔ ان کے مطابق ترجمے کے عمل میں تین بنیادی مراحل پیش آتے ہیں۔

۱۔ تجزیہ:

ماخذ متن کی سطحی ترکیب کا تجزیہ اس کی ساختی بُنت اور الفاظ کے مطالب کے حوالے سے کیا جاتا ہے۔ (پہلے ماخذ متن کے الفاظ کے مابین ساختی تعلق اور الفاظ کے مطالب کو اپنے ذہن میں سمجھتا ہے۔ یعنی ماخذ متن کے فقروں کی سطحی ترکیب کو متعلقہ عمیق ترکیب میں منتقل کر دیتا ہے۔

۲۔ منتقلی:

یہ عمیق ترکیب مترجم کے دماغ میں ہی ہدفی متن میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

---

[9] محمد سلمان ریاض "علم ترجمہ سے متعلق رجحانات کا اجمالی جائزہ" مشمولہ بنیاد مدیر نجیبہ عارف (لاہور: یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز لاہور، پاکستان، جلد ۷، ۲۰۱۶ء)، ص ا۔۲۔

۳۔ دوبارہ ترتیب سازی:

اس مرحلے میں ہدفی متن کی عمیق ترکیب صفحۂ قرطاس پر ہدفی متن کی سطحی ترکیب کے پیکر میں سامنے آتی ہے۔ اس کے علاوہ نیڈا نے ایک اور اہم ساختی نظریے، جزیاتی تحلیل کو اپنی تحقیق کا حصّہ بنایا۔ اس کا مقصد ماخذ متن کے کسی لفظ کے قطعی معنی کو سمجھنا تھا۔

ترجمہ کرنے کے حوالے سے نیڈا نے دو طریقے بیان کیے ہیں۔

۱۔ حرکی مساوات

۲۔ ہیتی مساوات[10]

۱۔ حرکی مساوات:

نیڈا نے ترجمے کی اس قسم کو پیش کرتے ہوئے چند ایسے خیالات کا اظہار کیا جو بعد کے سالوں میں آنے والے ترجمے کے کچھ اہم نظریات کا پیش خیمہ ثابت ہوئے جن میں نظریہ تفاعل اور قاری کا ردِّ عمل اہم ہیں۔ اس نظریے میں نیڈا نے الفاظ و معنی کے ترجمے کی بحث سے ہٹ کر یہ تصور دیا کہ ہدفی متن ایسا ہونا چاہیے کہ ہدفی قارئین کے اذہان پر وہی تاثر قائم کرے جو ماخذ متن، ماخذ قارئین پر کرتا ہے۔

۲۔ ہیتی مساوات:

ہیتی مساوات سے مراد یہ ہے کہ ترجمہ ماخذ متن کی ہیتی اور معنوی ساخت کے ممکنہ حد تک قریب ہو جو ماخذ کی زبان اور ثقافت سے مخصوص ہوں اور بغیر وضاحت کے ان کا سمجھنا ہدفی قارئین کے لیے ممکن نہ ہو۔ یہ ترجمہ سیاقی حقائق کو مدِّ نظر نہیں رکھتا لیکن جو دوسرا نظریہ نیڈا نے پیش کیا اس میں اس نے سیاق کی اہمیت پر خاص زور دیا۔

پیٹر نیومارک:

پیٹر نیومارک نے معنوی ترجمے اور ابلاغی ترجمے کے تصورات پیش کیے۔ اگرچہ اس نے ان تصورات کا اظہار نیڈا کے ہیتی اور حرکی مساوات کے نظریات کی نفی میں کیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ دونوں محققین کے خیالات آپس میں گہری مشابہت رکھتے ہیں۔[11]

---

[10] ایضاً، ص ۱۔۲۔

[11] ایضاً، ص ۴۔

نیڈااور نیومارک کے تصوّرات میں فرق:

معنوی ترجمے کا تصور ہیتی مساوات کے نظریے کے مانند ماخذ متن کو فوقیت دیتے اس کی معنوی ترکیب کو ہدفی متن میں منتقل کرنے کا نکتہ پیش کرتا ہے۔ اسی طرح ابلاغی ترجمہ حرکی مساوات کے نظریے کی طرح ماخذ متن کے ایسے ترجمے پر زور دیتا ہے جو ہدفی زبان کے پیرائے میں ہو۔ ہدفی قارئین کو فطری لگے اور اسے پڑھنے سمجھنے میں وقت نہ ہو۔ البتہ ان دونوں نظریات میں بنیادی فرق یہ ہے کہ نیومارک نیڈا کے مساوی اثر پذیری کے تصور کا انکاری ہے۔ نیومارک کے مطابق ماخذ اور ہدفی زبانوں اور ثقافتوں میں اتنا بُعد ہوتا ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ ہدفی متن اپنے قارئین پر عین وہی اثر چھوڑے جو ماخذ متن اپنے قارئین پر چھوڑتا ہے۔ چنانچہ نیومارک یہ تصور دیتا ہے کہ مترجم ماخذ متن کے اثر کو اس حد تک ہدفی متن میں ڈھالے جتنا ممکن ہو۔[12]

دونوں حضرات کے نظریات میں ایک اور بڑا فرق یہ ہے کہ جہاں نیڈا، ہیتی اور حرکی دونوں اقسام کو ہر صنف کے ترجمے کے لیے موزوں گردانتا ہے وہیں نیومارک معنوی ترجمے کو کچھ اصناف سے منسوب کرتا ہے اور ابلاغی ترجمے کو دیگر اصناف کے لیے موزوں قرار دیتا ہے۔ چنانچہ معنوی ترجمہ سنجیدہ ادب خود نوشت اور کسی اہم سیاسی یا دیگر بیان کے ترجمے کے لیے موزوں ہے جبکہ معلوماتی متون، غیر ادبی متون اور تشہیر وغیرہ کے لیے ابلاغی ترجمہ موزوں ہے۔

ترجمہ کاری کے کئی طریقے مروّج ہیں۔ مثلاً لفظی ترجمہ، معنوی ترجمہ اور مفہوم کا ترجمہ جبکہ راقمہ نے اپنے موضوع کی نوعیت کے پیش نظر معتدل ترجمہ کیا ہے تاکہ قاری کو پڑھنے اور سمجھنے میں الجھن کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ دراصل اس ترجمے کا مقصد مفہوم کی وضاحت اور مصنف کے جملوں اور الفاظ کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ہے۔ کئی مقامات پر گنجلک عبارات کا آزاد ترجمہ بھی کرنا پڑا۔ اس ترجمہ میں ضرورت کے پیش نظر مختلف طریقہ کار کو بھی استعمال کیا گیا۔

الفاظ کے معانی کے ساتھ قواعدی حیثیت بھی ترجمے میں درج کی گئی ہے۔ متن کا ترجمہ اس طریقے سے کیا گیا ہے کہ اسلوب بھی قربان نہ ہو اور مفہوم بھی واضح ہو جائے۔ ترجمہ کرتے وقت پس منظر اور سیاق وسباق کو بھی سمجھنے کی کوشش کی گئی تاکہ معلومات کی فراہمی میں کسی دقت کا سامنا نہ ہو۔ جہاں تک ممکن ہو سکا وضاحت طلب مقامات پر حواشی بھی دی گئی تاکہ اس متن کو سمجھنے میں کوئی مسئلہ در پیش نہ ہو۔

اصل فرہنگ کی طرح دو کالمی صورت میں تحریر کیا گیا۔ دائیں طرف سے شروع کیا گیا تاکہ فرہنگ کی ترتیب اردو زبان کے مطابق رہے۔ ترجمہ کرتے وقت انگریزی لفظ کو بھی لکھا گیا تاکہ ترجمہ سمجھنے میں آسانی رہے۔

---

[12] ایضاً، ص ۵-۶۔

مسائل ومشکلات:

ہوبسن جوبسن ایک قدیم لسانی، اشتقاق اور علمی فرہنگ ہے۔ اس میں بہت سے موضوعات جیسے علمی، مذہبی، سائنسی، ثقافتی موضوعات کا احاطہ بھی کیا گیا ہے۔ لہذا اس کا ترجمہ کرنا قطعاً آسان نہ تھا۔ قدم قدم پر بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔

بہت سے موضوعات کو سمجھنے کے لیے بہت محنت اور وقت درکار ہوا۔ بہت سی لغات کا مطالعہ کیا گیا۔ راقمہ نے پہلے ترجمہ عام طرز پر کیا لیکن بعد میں یہ طے پایا کہ ترجمہ دو کالمی صورت میں دائیں سے بائیں کیا جائے تا کہ فرہنگ کا تاثر برقرار رہے۔

انٹرنیٹ سے بھی تصاویر اور پروناؤنسی ایشن (تلفّظ کی ادائیگی) سن پر الفاظ کو سمجھنے میں کافی مدد ملی۔ بعض اوقات کسی زبان، مقام یا شخصیت کو سمجھنے کے لیے اس کا جامع پس منظر بھی دیکھنا پڑا۔ ترجمہ کرتے ہوئے بعض الفاظ کی قواعدی حیثیت بھی نہیں دی گئی جن کو سمجھنے میں کافی دقت کا سامنا کرنا پڑ .راقمہ کا مقالہ (ای تا ایل) آٹھ حصّوں پر مشتمل طویل حصّہ ہے جن میں جی حصّہ خاصا طویل ہے۔

جن امور پر وضاحت ضروری تھی راقمہ نے ان پر حواشی بھی دیئے۔ متن کو سمجھنے کے لیے جن ذرائع کا استعمال کیا ان کو بھی حوالہ جات میں درج کیا۔ متن میں بہت سے جیسا کہ زبانوں، شخصیات، سائنسی ناموں کے دیے گئے ہیں جن کو سمجھنے کے لیے جمیل جالبی کی قومی انگریزی لغت آکسفورڈ انگلش ڈکشنری جون شیکسپیئر اور ٹی پلیٹس کی لغات سے استفادہ کیا گیا۔ ایسے الفاظ جن کی اردو واضح نہ ہو سکی ان کو ساتھ ہی قوسین میں انگریزی میں درج کیا گیا جیسا کہ لفظ ناوؤپا ہے تو اس کے ساتھ قوسین میں انگریزی متن بھی دیا گیا تا کہ یہ واضح ہو جائے مثلاً ناوؤپا (Naovpa) اور نائیر (Nairs)۔

جہاں تک ہو سکا راقمہ نے کوشش کی کہ ترجمہ واضح ہو اور اس کو سمجھنے میں کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ ہو۔

مختلف زبانوں کے الفاظ:

فرہنگ کے متن میں انگریزی کے علاوہ بھی دیگر کئی زبانوں جیسے عربی، مراٹھی، عبرانی، مالے زبانوں کے الفاظ کو بھی استعمال کیا گیا۔ جن کو مختلف لغات کی مدد سے جہاں تک ہو سکا اردو میں منتقل کیا گیا۔ علاوہ ازیں چونکہ اس میں الفاظ کی اشتقاقی تاریخ سے بحث کی گئی ہے۔ اس لیے ان تمام زبانوں کے الفاظ بھی تحریر کیے ہیں جس سے متن کی تفہیم کے مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔ للہٰذا ایسی عبارات کو حذف کر دیا گیا۔ چونکہ یہ مقالے کی حدود میں نہ تھا۔ راقمہ

کے لیے ان سب کا ترجمہ ممکن نہ تھا۔ لہذا ان کو حذف کر کے ترجمے کی بنیادی زبان انگریزی طے کی گئی اور حتی الامکان کوشش کی گئی کہ ان کے بغیر بھی ترجمہ بالکل واضح ہو۔

علامات و مخففات:

مقالے میں علامات اور مخففات کی خاصی بڑی تعداد دی گئی ہے جیسا کہ

عربی	Ar.	فرانسیسی	F.
فارسی	Pers, P	مراٹھی	Mahr.
ہندوستانی	H.	پرتگالی	Port.
بنگالی	Beng.	دکنی	Dakh.
تامل	Tam	قدیم انگلستانی	Old English.
سنسکرت	Skt.	ترکی	Turk.
مالے	Malay	ملیالم	Malyal.
اطالوی	Ital	کنارا	Canar.
عامیانہ بولی	Vulg.	برمی	Burm.

الفاظ کی قواعدی حیثیت کے لیے کچھ مخففات یوں درج ہیں۔

اسم معرفہ	p.n.	اسم ذات	s.
اسم صفت	Adj.	اسم	o
فجائیہ کلمہ	Interj.		

Literal کو Lit. لکھا گیا یعنی لفظی معنی۔ لاطینی =L.

جب کہ q.v. اور i.q. جیسے لاطینی مخففات کو as we see کے معنوں میں استعمال ہوئے۔

ان مخففات کے باعث متن کو سمجھنے میں بہت مدد ملی اور متن کو واضح کرنے میں بہت آسانی رہی۔

نقل حرفی کی کلید:

مقالے کے آغاز میں راقمہ کو نقل حرفی کے خاصے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ بہت سے ایسے الفاظ مثلاً u, i, i, u, i اور بھی ایسے کئی الفاظ کا سامنا کرنا پڑا لیکن ان سے مکمل ناآشنائی تھی۔ دراصل ک، گ کھ، گھ، ح اور غ کے

لیے واضح علامتیں نہیں دی گئیں۔اس لیے کافی مسائل پیش آئے جبکہ ہماری سہیلی سائرہ ناز نے ہمیں جون شیکسپئر کی لغت سے نقل حرفی کے رولز فراہم کیے جس سے دیگر مسائل حل ہوئے جبکہ ط، ت اور ٹ کے لیے بھی چونکہ ایک ہی لفظ دیا گیا تھا جس سے کافی مسائل پیدا ہو رہے تھے جبکہ جون شیکسپئر، پیٹر اور پلیٹس کی لغت سے استفادہ کرنے سے یہ مسائل کافی حد تک حل ہو گئے۔

حذف و اضافہ:

فرہنگ کے متن میں کوئی اضافے نہیں کیے گئے البتہ مفاہیم کی وضاحت کے لیے کچھ انگریزی اصطلاحات کو کھول کر بیان کیا گیا ہے جیسا کہ انگریزی میں N.E.D ہے تو اسے کھول کر ساتھ اردو میں نیشنل انگریزی ڈکشنری لکھا گیا۔ایسی ہی مثال E.I کمپنی کی بھی ہے کہ اسے ایسٹ انڈیا کمپنی کھول کر لکھا گیا۔اسی طرح Ed. کو کھول کر ایڈیشن لکھا گیا۔عبارت کو آسان اور تفہیم کو بہتر بنانے کے لیے حوالہ جات کو حذف کر دیا گیا یہ بات مقالہ شروع کرنے سے پہلے اصولی طور پر طے کر لی گئی تھی۔

تحقیقی مواد کا ترجمہ:

فرہنگ ہوبسن جوبسن کو کئی دہائیاں گزر چکی ہیں۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت سی تبدیلیاں آئیں۔ یہی وجہ ہے کہ قاری بہت سی اشیا، جگہوں، ناموں سے ناواقف ہو چکا ہے۔الفاظ اور اس کے تلفظ میں بھی بہت فرق آچکا ہے۔ان حالات میں متن کا ترجمہ اس بات کا متقاضی ہے کہ ان امور پر متعلقہ حواشی دیے جائیں تاکہ ان کی وضاحت ہو سکے۔اسی طرح اضافی معلومات، تعلیقات میں شامل کی گئی ہیں۔ان میں بھی تحقیقی کام کے لیے ترجمہ کرنا پڑا۔

علاوہ ازیں فرہنگ کے ترجمے میں راقمہ کو کئی محاورات اور محاوراتی تراکیب، بین المتنیت اور طویل جملے موضوعات کے تغیرات جیسے کافی مسائل کا سامنا کرنا پڑا جن کو مختلف لغات، فرہنگ اور انٹرنیٹ کی مدد سے ممکنہ حد تک حل کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی تاکہ مقالے کو زیادہ سے زیادہ جامع بنایا جا سکے، جو کہ قارئین کے لیے کسی قدر مفید ثابت ہو۔

راقمہ نے جب مجوزہ مقالے پر کام کا آغاز کیا تو مشکلات کا اس حد تک اندازہ نہ تھا۔دو سالہ ایم۔ایس کا خواب لکھ کر اس کو کافی جوش سے شروع کیا لیکن نوکری اور بعد میں کچھ گھریلو ذمہ داریوں اور کچھ طبی مسائل کے باعث خاصہ طویل عرصہ لگ گیا۔البتہ فرہنگ ہوبسن جوبسن سے خاصی مانوسیت ہو گئی۔اس سے میری معلومات میں بہت اضافہ ہوا۔بالخصوص ترجمے کی ہچکچاہٹ بھی ختم ہوئی۔راقمہ نے پوری تندہی اور جانفشانی سے اپنی ذمہ داری پوری

کرنے کی کوشش کی۔ اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر میں امید کرتی ہوں کہ اردو داں طبقہ اس سے کسی حد تک مستفید ہوگا۔ جہاں تک کام کے معیار کا تعلق ہے تو کوئی بھی شے مکمل نہیں ہوتی۔ لہٰذا میری اس محنت کو کسی قدر غیر اہم نہ قرار دیا جائے۔ اس حوالے سے میں اپنی اساتذہ، گھر والوں اور احباب کی ممنون ہوں کہ انھوں نے میری رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی اور شدید مصروفیات کے باوجود میرا کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

"E"

EAGLE WOOD

ایگل ووڈ، اسم ذات

ایگل ووڈ کمبوجا اور دوسرے ہندوستانی علاقے بالخصوص گنگا کے پار کے علاقے میں پائی جانے والی ایک جانفل کی لکڑی کا نام ہے۔ کماوئس (Camoes)نے چامپو کے تحت اس کا حوالہ دیا ہے جس کے مطابق یہ ایک خوشبودار لکڑی ہے۔ ہم نے کہیں ایسی تفصیل بھی پڑی ہے جس میں زیر بحث شے کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ یہ لہریا دور نگین دھبوں والی ہوتی ہے۔ اور اس طرح عقاب کے رنگین پروں سے مشابہہ سمجھی جاتی ہے۔ دراصل یہ لفظ سنسکرت زبان میں لکڑی کے نام اگاروا اور اگورو کی مسخ شدہ شکل ہے۔ غالباً اس لفظ کی ایک شکل ارل اور اکل ہے جو گنڈرٹ کے مطابق ایک ملائی لفظ ہے۔ باربوسا کے مطابق پرتگالیوں نے اسی لفظ سے لفظ اگویلا (agwila)یا پاو(ووڈ) pao(wood) دی اگولا(d'aguila) بنایا جو لفظ اگولا (aguila)میں تبدیل ہو گیا۔ اس سے فرانسیسی لفظ بوئس دیگل (bois dagle) اور انگریزی لفظ ایگل۔ووڈ(eagle.wood) بنا۔ ملائی کے لوگ یہ لفظ کیا گہارو(kayugahru)بولتے ہیں جو ظاہری طور پر وہی لفظ ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ اس لفظ کا اشتقاق کس جانب نکل پڑا۔ مسٹر سکیٹ کے مطابق یہ ایک مشکل سوال ہے کلنکرٹ[1] کے مطابق یہ لفظ گارو (garu)گاروئے(garoe) اور گہاروئے (gaharoe) (gaharu) ہے۔ جبکہ گارو (Garrow) اور Garru اس کے تجارتی نام ہیں۔ یقیناً یہ اس لفظ کی جدید معیاری شکل کلنکرٹ کی بنائی گئی اشکال کے موافق ہی ہے ہیں ایسے ہی لفظ gaharu کو gharu یعنی g کی حلقی آواز کے ساتھ ادا کرنا چاہیے جیسے کہ ملائی کے لوگ یہ لفظ بولتے ہیں۔ دوسری جانب یہ امر بالکل واضع ہے کہ اگارو(agaru (u یا شاہد aguruاس لفظ کی جدید متبادلہ اشکال ہیں ورنہ لفظ اگر (ugger) اور تگر (tugger) سے یہ تجارتی نام نہ بن پاتے۔ اس لکڑی کی بہترین خاصیت اس کی خوشبو ہے جس کی بدولت یہ یورپ میں بہت معروف ہوئی۔ یہ خوشبودار اصل کمبوجا اور جنوبی کوچن چین میں اگنے والے درخت N.O Leguminosae ,the Aloexyloagallochum, loureiro میں پیدا ہو جانے والی ایک بیماری کے نتیجے میں ہوئی ہے۔ اس لکڑی کی ایک ادنی قسم بھی ہے جو اسی طرح کی خوشبو رکھتی ہے۔ یہ سلہٹ جیسے دور افتادہ شمالی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ انگریزی انجیل میں ایگل ووڈ الاوز

[1] کلنکرٹ: ایک ولندیزی مینونی کا پیرو کار اور مترجم تھا۔

ووڈ یا الاوز(aloes.wood یا aloes)کا ایک اور نام ہے۔

EARTH.OIL

معدنی تیل،اسم ذات

معدنی تیل جو برما سے برآمد کیا جاتا ہے۔ یہ اصطلاح اس لفظ کا لفظی ترجمہ ہے جو ہندوستان کی تقریباً تمام مقامی بولیوں میں پایا جاتا ہے۔

ECKA

یکہ،اسم ذات

یہ ایک چھوٹی ایک گھوڑے والی گاڑی ہے۔ جسے مقامی لوگ نقل و حمل کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ ہندی لفظ اِکا (ekka) جو اک یعنی ایک سے ہے۔ لیکن ہم نے یہ لفظ ایکرے لکھا ہوا بھی دیکھا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اس سواری سے سفر کیا ہے ذو معنی انداز میں اس کو ایک آدھ کہتے ہیں۔

EED

عید،اسم ذات

عید عربی[1]* لفظ ہے۔ عربی میں اس کا تلفظ عید (Id)ہے۔ یہ مسلمانوں کا ایک مقدس تہوار ہے لیکن ہندوستان میں عام طور پر یہ لفظ دو یعنی بڑی[2] اور چھوٹی عید کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اوّل الذکر حضرت ابراھیم اور حضرت اسماعیل کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس کے کئی اور نام جیسا کہ بکر عید، بیل عید، بکرا عید اور گائے کا تہوار بھی ہیں۔ دوسری عیدِ رمضان ہے جو کہ رمضان کے بعد منائی جاتی ہے۔

EEDGAH

عیدگاہ،اسم ذات

عربی۔فارسی۔ فارسی میں اس لفظ کا تلفظ عید گاہ ہے یعنی عید کی جگہ (دیکھیے لفظ عید)۔ اس سے مراد مسلمانوں کے تہواروں کے موقع پر اجتماع اور نماز کی جگہ ہے۔ ہندوستان میں عام طور پر یہ سفید پلستر کی اینٹوں سے بنا پلیٹ فارم ہوتا ہے۔ اس کے گرد چاروں جانب چھوٹی دیوار ہوتی ہے اور یہ گاؤں اور قصبے سے باہر ہوتی ہے۔

EKTING

ایکٹنگ (قائم مقام)،اسم صفت

لفظ ایکٹنگ سرکاری عہدے کی نمائندگی کرتا ہے۔ جو بالخصوص متبادل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ وہ

---

[2] بڑی عید: بڑی عید سے مراد عید الاضحیٰ ہے۔ یہ ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ یعنی حج کے زمانے میں منائی جاتی ہے۔ یہ سنت ابراھیمی ہے۔

انداز ہے جس میں سول سروس[3] کے ملازمین اپنے آپ کے لیے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں یا اس سے (اپنی شخصیت کا اظہار کرتے ہیں)۔

ELCHEE

ایلچی (سفیر)، اسم ذات

ایک سفیر ترکی زبان میں یہ لفظ ایلچی (ulchi) ہے۔جو لفظ ایل (il) سے مشتق ہے۔ایک خانہ بدوش قبیلہ ہے یوں اس سے مراد قبیلے کا نمائندہ ہے۔دراصل یہ لفظ سر جوہان میلکم اور سر سٹیٹفورڈ کیننگ سے وابستہ ایک خطاب ہے غالباً اس لیے ان دونوں نے ذاتی طور پر اہل مشرق کے ہاں سفارت کاروں کے طور پر خدمات انجام دیں۔

ELEPHANT

ایلیفنٹ، اسم ذات

اس لفظ ہاتھی کے منبع کے حوالے سے اس آرٹیکل میں مختلف تجاویز دی گئی ہیں۔یہ ایک وسیع موضوع ہے۔ اس لفظ کا سب سے پرانا استعمال ہومر کے ہاں ملتا ہے۔ ہومر ہیسیڈ (Hesiod) اور پھنڈر ہیروڈوٹس (PinderHerodotus) کے ہاں اِس سے مراد ہاتھی دانت ہے۔ہیروڈوٹس پہلے پہل یہ لفظ ایک جانور کے نام کے طور پر استعمال کرتے ہیں ۔غالباً یہ ایک غلط مفروضہ ہے درحقیقت اس سے مراد کوئی شے ہے اور وہ چوپایا ہاتھی نہیں ہے جس کے یہ دانت ہوتے ہیں۔فارسی میں اس حیوان کے لیے ایک عام اصطلاح Pil ہے جس سے آرامی زبان کا لفظ Pil ہے۔ (جو کہ O.T کے Chaldee اور Syriac توضیحات میں پہلے ہی سے موجود ہے) اور عربی لفظ fit بھی اس سے ملتا جلتا ہے۔پرانے ماہرین علم اشتقاق نے لفظ ایلیفنٹ کو لفظ fil سے بنانے کی سعی کی لیکن اس کے ساتھ ہسپانیوی لفظ آئیوری جوڑنے کی کوشش کرنا فطری بات ہے۔ لیکن ابھی تک اس لفظ کے پہلے حصے کی کوئی تسلی بخش وضاحت نہیں کی گئی۔یہ زیادہ یقینی بات ہے کہ سویڈن اور ڈنمارک کی ابتدائی زبانوں سویڈش اور ڈینش میں ایلیفنٹ کے لیے لفظ fil استعمال کیا جاتا ہے ۔آئس لینڈ کی زبان میں fil ایسی اصطلاح ہے جو ان پرانے تاجروں نے متعارف کروائی جو روس کے راستے مشرق میں آئی ۔آئیوری کے لیے سویڈن کی پرانی زبان میں لفظ فِلسبن (filsben) ہے۔اس ہیبریو اولڈسٹ (Hebrew oldest) ہاتھی دانت کا سب سے قدیم ذکر یہودیوں کے ہاں ان اشیا کی

[3] سول سروس: سرکاری ملازموں کو بھرتی کرنے کا قاعدہ جس کے تحت سیاسی سرپرستی کے بجائے مقابلے کے امتحان میں کامیابی کی بنیاد پر ملازمت فراہم کی جائے۔

فہرست میں ملتا ہے جو حضرت سلیمانؑ[4] کے لیے افہریا ہندوستان سے لائی گئیں۔ ان اشیا میں لمبے لمبے ہاتھی دانت سنھابم (Shenhabbim) یعنی ہبم (habbim) کے دانت ہیں۔ اس لفظ کی توضیح سنسکرت لفظ اِبھا (ibha) یعنی ہاتھی کے طور پر کی جاتی رہی ہے۔ لیکن یہ سراسر مشتبہ بات ہے کہ لفظ ہابم (habbim) جو صرف یہاں ہی ملتا ہے اس کے کیا معنی ہیں؟ دوسرے ذرائع سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ[2*] کے دور سے پہلے مصر اور مغربی ایشیا کے لوگ ہاتھی دانت سے واقف تھے۔ اور دوسری کئی صورتوں میں اووِڈ (Ovid) اور کئی دوسرے لاطینی لکھاریوں کے حوالے سے ڈنسنڈس (densindus) میں ہاتھی دانت کے لیے سادہ لفظ (Shen) ہے۔ لفظ سینگ کا استعمال ان مڑے ہوئے لمبے دانتوں کے لیے کوئی الجھاؤ نہیں پیدا کرتا۔ ہم نے سنسکرت زبان کے ایک لفظ اِبھا (ibha) کا ذکر کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے۔ آئیوری (ہاتھی دانت) کے لیے ایک مرکب لفظ اِبھا دانتا (ibha.danta) ہے اور یہ عربی مقالے میں مذکور شروع کے تاجروں کے لفظ کے ساتھ مل کر اَل اِبھا دانتا (al.ibha.danta) بنا۔ پوٹ اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ لفظ ایک پودے Tiaridium کا نام ہے۔ اور کبھی بھی ہاتھی دانت کے لیے مستعمل نہیں رہا۔ پوٹ کا اپنا اشتقاق الف ہندی یعنی انڈین آکس جو عبرانی اور آشوری زبانوں میں متعدد متشابہ شکلوں میں (alipalap) موجود ہے۔ اگرچہ یہ بات ذرا دیر سے ہضم ہوتی ہے کہ ہومر سے قبل ہندی زبان کسی شکل میں موجود تھی لیکن اس بات کو پسند کیا گیا۔ اس لفظ کے دوسرے منبع جان پکٹیٹ کے airvata سے ہیں (جس کے لغوی معانی پانی سے نکلنے والا ہیں۔ اور یہ علم کائنات میں اندرا کے ہاتھی یا مشرق کے ہاتھی کے لیے موضوع نام ہے)

اس بات میں اتنی سادگی پائی جاتی ہے کہ اس سے اس کے قابل یقین ہونے پر شبہ ہوتا ہے۔ عام ڈگر سے ذرا ہٹ کر سوچیں تو مسٹر کیٹل کے مطابق اس لفظ کا پہلا حصہ دراوڑی زبان کا ہے۔ اور لفظ اینے (ane) یعنی ایلیفینٹ کی بدلی ہوئی شکل ہے۔ جب پکٹٹ کی پہلی تجویز قبول نہ کی گئی تو اس نے کہا کہ ہاتھی کے لیے سنگھالی زبان کا لفظ عالیا استعمال کیا جاتا ہے یہ لفظ اعلیٰ یعنی گریٹ سے لیا گیا ہے۔ پھر وہ لفظ عالیا یعنی اعلیٰ مخلوق اور مزید لفظ اعلیٰ یعنی گریٹ سنسکرت لفظ فاتا کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ بعض اوقات اس لفظ سے مراد ایک دانت لیا جاتا ہے اس طرح عالی فاتا یعنی بڑا دانت ہے۔ پوٹ میں اِس کے معنی بار یعنی جنگلی

---

[4] حضرت سلمانؑ: حضرت سلمانؑ ایک مشہور پیغمبر تھے۔ وہ بنی اسرائیل پر حکومت بھی کرتے تھے۔ آپ حضرت داؤدؑ کے بعد بادشاہ بنے۔

سوروں کی قدیم نسل ہیں۔ یہ اس علاقے کے قبائل کے ہاں ایک جانور ہے۔ ہوگسن اسے یونانی اور لاطینی زبان میں ہاتھی کے لیے پائے جانے والے الفاظ کا منبع قرار دیتے ہیں۔ پھر ہمیں گاتھ اقوام (قدیم ٹیوٹانی) کی زبان کا لفظ آلبینڈس ملتا ہے۔ یعنی ایک اونٹ جسے کچھ لوگ ایلیفینٹس ہی سمجھتے تھے۔

ELEPHANTA

ایلیفنٹا، اسم معرفہ

ا۔ بمبئی بندرگاہ میں ایک جزیرہ ہے۔ اس کا مقامی نام "گھڑاپوری" ہے۔ بعض اوقات اسے مختصراً "پوری" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ جگہ اپنے ایک دریافت شدہ شاندار مندر کی بنا پر مشہور ہے جو آٹھویں صدی کے وسط سے آج تک لوگوں کی توجہ کا مرکز رہا۔ پرتگالیوں نے اس جگہ کا یہ نام یہاں پر پائے جانے والے ایک جسیم ہاتھی کی شبیہ کی وجہ سے رکھا جسے ایک خاص طرح کے سیاہ پتھر کو کاٹ کر بنایا گیا ہے۔

ب۔ واحد۔ پرتگالیوں نے دراصل یہ نام مون سون کے خاتمے پر اور کچھ سیاحوں کے مطابق اس موسم کے آغاز پر آنے والے شدید طوفان کو دیا۔ تاہم انہوں نے یہ لفظ ہندی لفظ ہتھیا اور سنسکرت لفظ ہستا سے لیا ہے۔ ہستن سے مراد ہاتھی ہے جسے وہ لوگ بعض اوقات صرف "ہاتھی کا نشان" بھی قرار دیتے ہیں۔

ELEPHANT-CREEPER

ایلیفنٹ کریپر، اسم ذات

اس پودے کے پتے مقامی ادویات میں مرہم وغیرہ کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔

ELK

ایلک، اسم ذات

جنوبی ہندوستان کے کھلاڑیوں نے ہندوستان کے بالائی اور مغربی علاقوں میں ایک بڑے سانبھر کوای ملک کا ایک معقول نام دیا۔

ELLORA

ایلورا، اسم معرفہ

عام طور پر یہ لفظ ایلورا بولا جاتا ہے۔ صحیح طور پر یہ لفظ ایلورا(Elura) ہے۔ تلیگو میں یہ لفظ ایلو یعنی اصول اور یورو یعنی گاؤں ہے۔ علاوہ ازیں نظام کے علاقہ میں دولت آباد سے ۷ میل کے فاصلے پر واقع ایک گاؤں کا نام ویرول ہے۔ اس جگہ کا یہ نام یہاں کی معروف چٹانی غاروں اور مندروں اور اس کے قرب وجوار میں کھود کر دریافت کی گئی۔ ہلالی شکل کے سطح مرتفع کی ڈھلوانی دیوار ہے۔ اس کی لمبائی ۱/۲ ۱ میل ہے۔ اس کی بنا پر اسے یہ نام دیا گیا۔ یہ ۴۰۰۔۷۰۰ صدی کے بدھ مت اور ۶۵۰۔۷۰۰ صدی کے برہمن اور ۸۰۰۔۱۰۰۰ صدی کے جین مت کی دریافت ہے۔

ELU, HELU

ایلو، ہیلو، اسم معرفہ

یہ نام سنگھالی زبان کی وہ قدیم شکل سمجھی جاتی ہے جس سے سیلون کی زبان کے جدید مقامی الفاظ اخذ کیے جاتے ہیں۔ بنیادی طور پر ایلو اور سنگھالی ایک ہی زبان ہیں اور ان میں شکلوں کا یہ فرق جزوی طور پر ان میں کئی ایک قواعدی تبدیلیوں جو جدید زبان یعنی انگریزی میں بتدریج در آئیں اور مقابلتاً دورِ جدید کی بغیر کسی ردوبدل کے سنسکرتی اسما کے شامل ہونے سے ہے۔

EMBLIC

امبلک

ہلیلہ مزید لفظ Myrobalans کے تحت دیکھیے۔

ENGLISH-BAZAR

انگریز آباد، انگریزاباد، اسم معرفہ

انگریز قصبہ کی مسخ شدہ شکل ہے۔ سترھویں صدی میں یہ مقامی لوگوں نے بنگال میں مالدا میں فیکٹری کے قرب وجوار کو دیا۔ اب یہ ضلع مالدا کا ہیڈ کوارٹر ہے۔

ESTIMAUZ

التماس، اسم ذات

لفظ استماز (Estimauze) عربی۔۔۔فارسی میں آنے والے لفظ التماس (iltimas) کی مسخ شدہ شکل ہے جس سے مراد ایک دعا، استدعا اور عاجزانہ پیشکش ہے۔

EURASIAN

یوریشیائی

یوریشیائی ملے جلے یورپی اور ہندوستانی شخص کے لیے استعمال کیا جانے والا جدید نام ہے۔ یہ ہاف کاست (کم ذات) سے زیادہ خوش کلام اور ایسٹ انڈین[5] سے زیادہ مختصر ہے۔

EUROPE

یورپ، اسم صفت

یہ لفظ ہندوستان میں عمومی سطح پر مغربیوں کے لیے مقامی اشیا کی بجائے یورپ سے درآمد کی جانے والی اشیا کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ غالباً یہ لفظ اب متروک ہو گیا ہے۔ لیکن ابھی تک عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یورپی دوکان یعنی ایک ایسی دوکان جس میں ہر قسم کی یورپی اشیا اندرون ملک بھیجی جاتی ہیں۔

---

[5] ایسٹ انڈین: ایسٹ انڈین سے مراد شرق الہند یا اس سے متعلق: یعنی شرق ہند کا باشندہ یا جس کی جائے پیدائش شرق الہند کی ہو۔

EYSHAM,EHSHAM

حشم، حشام

عربی میں یہ لفظ حشام ہے یہ حشم کی جمع ہے یعنی خدام کی قطار یہ ٹیپو سلطان کی ایک عسکری ترکیب ہے۔ اور کریکپیٹرک کے مطابق

(Tippoo'sLetters,App.p cii.)

اس کا اطلاق فوجی دستے پر کیا جاتا ہے۔ جبکہ مائلز کے مطابق یہ ایک بے قاعدہ پیادہ فوج کا دستہ ہے جو تلواروں اور فتیلے سے چلنے والی بندوقوں سے مسلح ہوتا ہے۔ یہ اصطلاح بعد میں آنے والے مغلوں نے بھی کی۔

حوالہ جات

۱۔ کلنکرٹ،http://en.m.wikipedia.org،تاریخ ملاحظہ ۲۵ فروری ۲۰۱۹ء،وقت ملاحظہ 11:08am

۲۔ اردو انســــــــائیکلوپیڈیا، تیسرا ایڈیشن (لاہور۔ کراچی۔ اسلام آباد: فیروز سنز لمیٹڈ، ۱۹۸۴ء)، ص ۷۰۹۔

۳۔ جمیل جالبی،قومی انگریزی اردو لغت(اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۲۹ء)، ص ۳۶۴۔

۴۔ اردو انسائیکلوپیڈیا، ص ۱۰۳۷۷۰۹۔

۵۔ جمیل جالبی،قومی انگریزی اردو لغت، ص ۶۴۰۔

“F”

FACTOR

فیکٹر۔اسم ذات

بنیادی طور پر فیکٹر سے مراد ایک تجارتی کارندہ ہے۔ فیکٹر فیکٹری کے انتظامی سربراہ کو کہا جاتا ہے۔ تقریباً پچپن سال پہلے فیکٹر ان چار درجہ بندیوں میں سے تیسرے درجے کے لوگ ہوتے تھے جن میں کمپنی[1] کے سول سرونٹس کو مجتمع کیا جاتا تھا۔ یعنی جہاں ان کا ذکر ایک ہی جگہ کیا جاتا تھا۔ اصولی طور پر ان کی تقسیم اس طرح کی گئی یعنی سینئر تاجران (اعلیٰ تاجران) اور ادنیٰ تاجران۔ مزید برآں فیکٹرز اور فیکٹری کے انتظامی سربراہ۔ لیکن عرصہ دراز سے ان اصطلاحات کا استعمال ان افسروں کے پیشے کے حوالے سے ختم ہو چکا ہے اور اب ان کا اطلاق سوائے ایک برائے نام سی فہرست کے کہیں نہیں ہوتا۔ تاہم سرکاری ملازمین کی اس مخصوص فہرست میں موجود یہ نام اپنی متعلقہ کمپنی کی تنسیخ تک بھی باقیات کے طور پر شامل رہے۔ یہاں تک یہ فہرست ایسٹ انڈیا کمپنی کے رجسٹر کی اشاعت تک بھی نہ ہو سکی جبکہ ۱۸۲۲ء کے پہلے نصف عرصے تک یہ فہرست سرکاری ریکارڈ سے مکمل طور پر غائب کر دی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں تک تو سرکاری ملازمین کی یہ درجہ بندی کہیں بھی نظر نہیں آتی۔ لیکن ۱۸۴۲ء کے دوسرے نصف عرصے میں ان کی چھ حصّوں میں درجہ بندی کی گئی جیسے کہ درجۂ اول، درجۂ دوم سے درجہ ششم تک وغیرہ اور ماسوائے درجہ ششم یہ درجہ بندی اب بھی ملتی ہے۔ ممکن ہے کہ لفظ فیکٹر اور فیکٹری پرتگالی زبان کے الفاظ فیٹر (Feitor) اور فیٹوریا (Feitoria) سے لیے گئے ہوں۔ ان شہریوں کی درجہ بندی کا باضابطہ اختیار سن ۱۶۷۵ء میں منقول ہے۔

FACTORY

فیکٹری۔اسم ذات

ایک بیرونی بندرگاہ یا تجارتی مرکز پر قائم کردہ ایک تجارتی ادارہ۔ ہم ایسٹ انڈیا کمپنی کے زیر اہتمام قائم کردہ کمپنیوں کی ہر ممکنہ حد تک ایک جامع فہرست بنا رہے ہیں۔ اس میں میلبرن، سینسبری ایسٹ انڈیا کمپنی کے چارٹرز اور رابرٹ برٹن کو بھی شامل کیا ہے جس میں برطانوی کمپنیوں کی صفحہ (۱۸۴) پر مشتمل ایک طویل فہرست بھی شامل ہے۔ ابھی تک ہمارے لیے یہ ممکن نہیں کہ ہم اس فہرست کو مناسب تنقیدی جائزے کے لیے پیش کر سکیں۔ علاوہ ازیں ان فہرستوں سے منسلک کچھ خطوط مسٹر ملبرن، ایس سینسبری، سر چارٹرز، بی برٹن کی سند کی نشاندہی کرتے ہیں جو اس لحاظ سے نہایت اہم ہیں۔

[1] ایسٹ انڈیا کمپنی: یہ ایک تجارتی کمپنی ہے۔ ۱۶۰۰ء میں تاجروں نے گرم مصالحوں کے جزائر پر قبضہ کرنے کے لیے حاصل کی۔

FAGHFUR

فغفور۔اسم معرفہ

فغ فور چین کے مسلمان بادشاہوں کے لیے استعمال کی جانے والی ایک عام اصطلاح ہے۔ Kamus میں اس لفظ کا پہلا حصّہ زمانڈ ہے۔ کتاب (المسعودی، سبق ۱۵) میں یہ لفظ بغفور اور الادریسی میں باغبوغ یا باغبون ہے اور الاسماء میں باغ= گوڈ (دیوتا) ہے۔ پہلوی اور فارسی میں اس سے مراد بت ہے۔ ایسے ہی کچھ کے نزدیک بغداد اور باغتان ہے اور اس سے مراد پگوڈا (بت کدہ) ہے۔

FALSOOF

فالسفوف۔اسم ذات

فالسوف عربی سے ہندی میں آیا۔ ہندی میں اس لفظ کا تلفّظ فیلسوف ہے۔ عام زبان میں یہ لفظ ایک سازشی اور ماہر چال باز کے لیے استعمال کیا جاتا ہے لیکن Manilla میں اس کا استعمال [3]* فلپائن [2] کے ایک شہر کے ایک ایسے مقامی باشندے کے لیے کیا جاتا ہے جو کالج میں زیرِ تعلیم رہتا ہے اور اپنے آبائی گاؤں میں تمام تر مغربی رسم و رواج اور حصولِ علم کے بھرپور احساس کے ساتھ لوٹتا ہے۔

FAKEER

فقیر۔اسم ذات

ہندی لفظ ہے۔ یہ عربی لفظ فقیر (غریب) سے ہندی میں آیا۔ دراصل ایک مفلس انسان لیکن خاص طور پر ایک ایسا انسان جو اپنے رب کی نظر میں مفلس ہو۔ مسلمانوں کے ہاں خالصتاً یہ لفظ مذہبی درویشوں کے لیے جبکہ ہندوؤں کے ہاں ہندو زاہدوں اور نیم برہنہ جوگیوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

FALAUN

فالان۔اسم ذات

عربی میں اس لفظ کا تلفّظ فالان بھی ہے اور فولان بھی۔ اور ہندی میں فولانا اور فالانا ہے۔ جیسا کہ ایک شخص، ہسپانوی اور پرتگالی زبان میں یہ لفظ فولانو جبکہ عبرانی میں فولونی ہے۔ جبکہ "Elphinston's Life" سے معلوم ہوتا ہے کہ فالان وہ اصطلاح تھی کہ جس سے وہ اور ان کے دوست سٹراچی یہ لفظ اپنے آقا اور عزت مآب سربیری کلاز (Sir Barry Close) کے لیے استعمال کرتے اور بتدریج ہوبسن جوبسن کی کاوش سے یہ لفظ فارلون میں بدل گیا۔

FANAM

فانام۔اسم ذات

فانام جنوبی ہندوستان میں بہت عرصے تک استعمال کیے جانے والے سکے کا نام ہے۔ تامل اور ملائی زبان

---

[2] فلپائن (Philippines): یہ ملک دنیا کے نقشے پر جنوب مشرقی ایشیاء میں واقع ہے۔ یہ مختلف جزیروں پر مشتمل ہے۔ اس کا دارالحکومت منیلا (Manila) ہے۔

میں یہ لفظ پانام یعنی "روپیہ" ہے۔ دراصل یہ سنسکرت لفظ پانا سے ہے۔ اس کی ایک دکنی شکل فالام بھی ہے۔ تلیگو میں اسے رُوکا(Ruka) کہا جاتا ہے۔ اس کا اصل منبع عربی زبان ہے۔ کیوں کہ یہ پرتگالیوں کے دور سے بہت پہلے ملتا ہے۔ زمانۂ قدیم میں فانام سونے کے سکے کو کہا جاتا تھا۔ لیکن بعد میں چاندی کے سکے کو یا بعض اوقات اس سکے کو بھی جو کھوٹے سونے کا بنا ہوا ہو۔ اس سکے کی کئی ایک مقامی قیمتیں پائی جاتی تھیں۔ لیکن ۱۸۱۸ء تک مدراس میں رائج سکوں کے مالیاتی نظام کے مطابق ایک اسٹار پیگوڈا ۴۲ فانام کا ہوتا تھا۔ اسی طرح مدراسی فانام کی قیمت 2d. پائی جاتی تھی۔

FAN-PALM

فان پام (پنکھ تاڑ)، واحد

عام طور پر یہ لفظ Borassuss Flabelliformis کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ بلاشبہ یہ تاڑ کی وہی قسم ہے جس پر ہماری خواتین کے پنکھ کے ڈیزائن بنائے جاتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات یہ لفظ تالی پوٹ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

FANQUI

فانقی۔ اسم ذات

چینی میں یہ لفظ فان کوی(Fan-Kwei) یعنی بھوت پریت کے معنوں میں مستعمل ہے۔ کبھی کبھار یہ لفظ تزو(Tzu) یا تسو(Tsu) یعنی Son(بیٹا) کے اضافے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور مغربیوں کے لیے استعمال کیا جانے والا معروف چینی نام بنایا جاتا ہے۔

FARASH, FERASH, FRASH

فرش۔ اسم ذات

عربی۔ ہندی میں اس کا تلفظ فرّاش (Farash) فرش یعنی قالین بچھانا، ایک ایسا گھریلو ملازم جس کا کام قالینیں بچھانا، قناتیں لگانا وغیرہ ہو۔ یعنی گھریلو کام کاج کے لیے رکھا گیا ملازم جبکہ ایران میں اسے بید سے پیروں کے تلوؤں پر مارنے کے لیے بھی رکھا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں ہندوستان میں یہ لفظ آج کی نسبت تقریباً دو صدیوں پہلے بہت عام استعمال کیا جاتا تھا۔ اور سندھاز کورٹ کے سب سے بڑے افسران کو بھی "فرش خانہ والا" بولا جاتا تھا۔ [جبکہ دوسری طرف یہی لفظ ایک درخت ٹمارسک گلیکا] کے لیے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔

FEDEA, FUDDEA

فدیہ، اسم ذات

فدیہ بمبئی اور اس کے ملحقہ ساحلی علاقوں میں روپے کی ایک رائج الوقت قیمت ہے۔ مہر کے طور پر اس کا

باقاعدہ آغاز سولھویں صدی میں ۱۵۵۴ء میں رائبوں کے ہاں ہوا۔

علاوہ ازیں ۱۸۱۳ء میں Milburn میں یہ تانبے کا ایک سکہ ہے جس کے ۵۰ حصے ایک روپے کے برابر ہوتے ہیں۔ پروفیسر رابرٹ سن سمتھ کے مطابق فدیہ دراصل مصری کانسی کے سکے فدا کا ہی ایک اور نام ہے۔ لیکن اس پر بھی ایک اعتراض اٹھایا جاسکتا ہے کہ اس میں استعمال ہونے والا لفظ زواد عام طور پر ہندوستان میں .Z(زیڈ) کے طور پر بولا جاتا ہے۔ فدا ایک ترکی پارا ہے جو کہ ایک پیسے کا ۱/۴۰ حصہ ہوتا ہے۔ جس کی آج کل کوئی قدر و قیمت نہیں۔

لین کے مطابق پندرہویں صدی کے آغاز میں آدھے درہم کے سکے کو "فدا" کا نام دیا گیا۔ جس کی قیمت .۲/۳d تھی۔ جبکہ ۱۵۵۴ء میں فدیہ کی قیمت .۱/۴d تھی اور ان سکوں کی مختلف قیمتوں سے ہی ان کے مختلف ناموں کی نشاندہی ہوتی ہے۔

FERAZEE

فراضی (فرضی)، اسم ذات

دراصل یہ عربی لفظ "فرائضی" ہے۔ یہ لفظ (فرض کی جمع) سے ہے اس سے مراد حکمِ ربّی ہے۔ یہ نام بنگال میں عرب کے وہابی فرقے سے تعلق رکھنے والے مذہب پرست گروہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مشرقی ہندوستان میں اس بدعملی اور ملحدانہ اعمال کے خلاف احتجاج کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے شمال میں مقامی عیسائیت کی طرح مسلمانیت بھی زوال پذیر ہوئی۔ ردّعمل کی یہ تحریک ضلع فرید پور میں دولت پور کے ایک مقامی باشندے حاجی شریعت اللہ نے شروع کی تھی جو ۱۸۳۱ء میں زرعی بغاوت میں مارے گئے تھے۔ ان کے بعد ان کا بیٹا دودو میاں اس مسلک کا سربراہ ہوا۔ تقریباً تیس سال قبل جب اس کی وفات ہوئی تو اس جماعت کا اثر رسوخ ختم ہو گیا۔ لیکن پھر بھی بنگال کے زیریں علاقوں میں یہ اثر رسوخ بہت بڑے پیمانے پر پھیلا ہوا تھا۔

FEROZESHUHUR, FEROSHUHR, PHERUSHAHR

فیروشہر، اسم معرفہ

ان میں سے سب سے آخری لفظ یعنی (Pherushahr) اکیس اور بائیس دسمبر ۱۸۴۵ء کو لڑی جانے والی "گھمسان کی جنگ" کے اصل منظر کی عکاسی کرتا ہے۔ کال آر۔ سی۔ ٹیمپل کے مطابق بعد میں اس گاؤں کا نام ضلع لاہور کی میاں کہ تحصیل میں دفن ایک سکھ بزرگ کے نام پر اس کا نام "بھائی پیرو" رکھا گیا۔

FETISH

فیٹش، اسم ذات

فیٹش سے مراد ایک قدرتی شے یا جانور ہے جس کو پالا

جائے۔ یہ پرتگالی لفظ فیٹیسو (Fettiso) پرانے ہسپانوی لفظ فیکوزو (Fechizo) سے ہے۔ ظاہری طور پر یہ لفظ فیٹیشئس (Facticious) سے ہے۔ جس سے مراد نقلی یا غیر حقیقی یعنی جادو ٹونے سے بنائی گئی شے ہے۔ یہ اینگلو انڈین لفظ تو نہیں ہے۔ پہلے پہل پرتگالی افریقہ اور ہندوستان کے مقامی لوگ یہ لفظ جادوئی اشکال کے لیے استعمال کیا کرتے تھے اور پھر انگریزی اور فرانسیسی زبان میں اس لفظ کو اپنایا گیا۔ حال ہی میں اس لفظ نے خاص طور پر کامتی (Comte) کی تحریروں میں خاص اور تکنیکی معانی حاصل کر لیے ہیں۔

FIRINGHEE

فرنگی، اسمِ ذات

فارسی[3] میں یہ لفظ فرانگی اور فرنگی ہے۔ جبکہ عربی زبان میں الفرنج افرنجی اور فرنجی یعنی ایک فرانک ہے۔ ایشیاء میں یورپیوں کے لیے استعمال کی جانے والی یہ اصطلاح بہت پرانی ہے۔ لیکن اب ہندوستانی مقامی باشندے (خصوصاً جنوبی علاقوں کے) یہ اصطلاح استعمال کرتے ہیں بالخصوص اس کا اطلاق ہندوستان میں پیدا ہونے والے پرتگالیوں پر کیا جاتا ہے۔ عمومی طور پر یہ لفظ اہل مغرب سے عداوت یا تحقیر کے معنوں میں بولا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ہندوستان میں تامل فرنگی سنگھالی پرنگی سے بھی مراد صرف اور صرف پرتگالی ہی ہیں۔ [یا وہ اہل مغرب جن کو مسلمانوں یا پرتگالیوں نے نومرید کر لیا ہو] (فرہنگ مدراس جملہ فعلیہ) ایس ٹی تھامس ماؤنٹ اس کو تامل زبان میں پرنگی ملائی کہتے ہیں۔ جو بنیادی طور پر پرتگالی نوآبادی سے متعلق ہے۔ تلیگو میں پرنگی سے مراد توپ ہے۔ علاوہ ازیں قرونِ وسطیٰ کے مسلمان تاریخ دانوں میں کچھ منگولز آف سیجز کے لیے مغربی یا ویسٹرن کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ [یوں فرنگی یا پرنگی ایک ایسی ترکھی تلوار کو بھی کہا جاتا ہے جو سیدھا زخم لگانے کے لیے استعمال ہو۔ یہ بیرونی ہتھیاروں کی طرز پر بنائی گئی اور ہندوستان میں اسے پرتگالیوں نے متعارف کرایا۔ مزید برآں بابر بھی پانی پت کی جنگ (۱۵۲۶ء) کے بیان میں اپنے توپ خانے کو فرہنگیا بھی قرار دیتے ہیں۔

FIRMAUN

فرمان، اسمِ ذات

فارسی میں اس کا تلفظ فرمان ہے۔ اس سے مراد حکم سند حق یا گذرنامہ ہے۔ یہ مصدر فرمودن سے ماخوذ ہے یعنی "حکم دینا"۔

---

[3] فارسی: ف۔ اسم مونث۔ ملک ایران میں بولی جانے والی زبان۔ وہابی۔ 5 (وہ۔ہا۔بی) شیخ عبدالوہاب کے فرقے سے تعلق رکھنے والا اردو میں بغیر تشدید مستعمل ہے۔

FISCAL

فسکل،اسم ذات

ولندیزی فسکل سیلون میں یہ لفظ شیرف کے لیے استعمال کیا گیا۔اس جزیرے میں ولندیزی حکومت کی ایک یادگار نشانی ہے جبکہ بنگال میں یہ لفظ ولندیزی نوآبادکاوں کے لیے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔

FLORICAN, FLORIKIN

فلوریکان،اسم ذات

ہندوستان میں فلوریکان چھوٹے بسٹرڈ کی دو نسلوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ N.W.P شمال مغربی صوبے میں بنگالی فلوریکان کے لیے چرس کی جمع چرز کا نام ملتا ہے۔ جبکہ بمبئی میں کرمور کے لیے فلوریکان کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ فاربز کے مطابق فلوریکان خارمور یا پھر بالکل مور جیسا ہی دکھتا ہے۔ علاوہ ازیں مرہٹی لفظ ٹینامور بھی انہی معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔مزید برآں فلوریکان کا آغاز وارتقا بہت حد تک مبہم ہے۔

FLOWERED-SILVER

فلاورڈ سلور

فلاورڈ سلور برما میں یورپیوں کے ہاں "آزاد برما" کی کرنسی میں استعمال کی جانے والی اعلیٰ معیار کی چاندی کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ برما کے لوگوں کے ہاں اسے پوتینی یا ریڈ لیف کہا جاتا تھا۔ انگریزی کی یہ اصطلاح اس سکے کے ستاروں اور اس کی خاص قسم کی مرکب دھات سے منعکس ہونے والی روشنی کی شعاعوں سے لی گئی ہے۔اس میں ۱۵ فیصد بھرت اور پیتل کے علاوہ سیسے[4] کا تھوڑا سا حصّہ ہوتا ہے۔

FLY

فلائے،اسم ذات

ہندوستان میں خیمے کے ترپال کے اوپر والے ڈھلوان حصّے کو فلائے کہا جاتا ہے۔ لیکن اس لفظ کے منبع کے حوالے سے کچھ نہیں کہا جا سکتا اور نہ ہی کسی انگریزی لغت میں ہمیں یہ لفظ مل سکتا ہے۔ لیکن (NationalEnglishDictionary) اس لفظ کے حوالے سے ایک بنیادی خیال یہ ظاہر کرتی ہے۔یہ جیسا کہ کسی کنارے سے منسلک کوئی شے ہو یا کسی کپڑے میں بٹن کے سوراخوں کو بند کرنے کے لیے کوئی تنی۔ یہی وجہ ہے کہ عام طور پر افسران جو خیمہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ ان کے لیے دروازے کا کام دینے والے دو پردے ہیں۔ جس کے عمودی ترپال قنات کہلاتے ہیں۔ جبکہ دوسرے معانی میں یہ ایک برطانوی ہلکی پھلکی گاڑی جو ایک تیز رفتار ذریعہ نقل وحمل ہے۔

---

[4] سیسہ: اسم مذکر ایک دھات کا نام جو رانگ کی قسم میں سے نیلاہٹ لیے ہوئے ہوتی ہے۔ سکہ، سُرب، آنک، بندوق کی گولیاں اسی سے بنائی جاتی ہیں۔

FLYING FOX

چگادڑ، اسم ذات

فلائنگ فاکس سے مراد چگادڑ ہے جو دن میں زیادہ تر کالونیوں میں اپنے پنجروں میں ہی رہتے ہیں۔ جبکہ ان میں سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں ربڑ کے درختوں انجیر کی شاخوں سے لٹکے رہتے ہیں۔ جبکہ جارڈن کا ان کے بارے میں یہ کہنا ہے کہ اگر قریب ہی کسی سمندر، دریا یا حوض میں پانی دست یاب ہو تو یہ اس کھڑے پانی کی طرف نہایت احتیاط سے نیچے پرواز کرتے ہیں اور نیچے پانی تک پہنچ کر بھی اس کی ایک چسکی تک نہیں لیتے۔ بلکہ محض اپنے جسم کے کچھ حصے پانی میں ڈبوتے ہیں۔

جب کہ حقیقت یہ ہے جیسا کہ سر جارج پال نے اپنے مشاہدے سے بتایا کہ چگادڑ اپنی پرواز کے دوران صرف اپنی چھاتی کو پانی میں ڈبوتے ہیں۔

FOGASS

فوگاس، اسم ذات

بنیادی طور پر یہ پرتگالی لفظ ہے۔ جنوبی ہندوستان میں یہ فویاقا بولا جاتا ہے جو فوگو یعنی آگ سے ہے۔ اس سے مراد انگاروں پر بنایا جانے والا کلچہ جو مولی میں مرچ مصالحے دار قیمے کو ملا کر بنایا جاتا ہے اور چاولوں کے ساتھ ایک طرح کے سالن کے طور پر کھایا جاتا ہے۔

FOLIUM INDICUM

فولیم انڈیکم

فولیم انڈیکم کے لیے (لفظ MALABATHRUM دیکھیے) اس حوالے سے ایک آرٹیکل (۲۳۸، ۱۸۱۳ء) Milburn میں تجارت کے حوالے سے ملتا ہے۔

FOOL,S RACK

فولز راک، اسم ذات

فول راک دراصل ٹوڈی یا سورا کے پھولوں کے انتہائی پُرجوش عمل کشید کار سیا اور اکوستا سے ہے۔

اس لفظ کی یہ انگریزی مسخ شدہ شکل ایک ادنیٰ اور مہلک قسم کے مشروب کے لیے استعمال کی جاتی تھی۔ پرانے لکھاریوں کے کئی ایک بیانات کے مطابق اس مشروب کو اور بھی مست بنانے کے لیے اس میں سمندری جانوروں کی چربی اور انہی پھولوں کا عرق ملایا جاتا تھا۔

FOZILOIN- TO

فوزیلوٹو، فعل

یہ لفظ ہندی فعل پُھسلانا (Phustana) کا حکمیہ فعل Phuslao ہے۔ پُھسلانا سے مراد چاپلوسی کرنا یا ورغلانا ہے۔ اینگلوانڈین کے ہاں یہ لفظ ایک مصدری فعل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

FOUJDAR, PHOUSDAR

فوج دار، اسم ذات

فوج دار دراصل ایک فوجی کمانڈر۔ فارسی میں یہ لفظ فوج ہے۔ اس سے مراد فوجی قوت، فوج دار، فوجی اختیار رکھنے والا یا ایک ضلع کا فوجی گورنر ہے۔ لیکن ہندوستان میں یہ مغل حکومت کا وہ افسر ہوتا تھا جس کے پاس پولیس اور فوج داری معاملات کا اختیار ہوتا تھا۔ اٹھارہویں صدی میں یہ اصطلاح ایک فوج داری منصف کے لیے بھی استعمال کی جاتی تھی۔ Ain کے مطابق فوج دار ایک فوج، سپاہ، سالار یا وائسرائے یا کمانڈران چیف کے تحت کئی ڈویژنز کا انچارج ہوتا ہے۔

FOUJDAR,PHOUSDAR

فوج دار اسم ذات

فوج دار دراصل ایک فوجی کمانڈر (فارسی زبان میں یہ لفظ فوج ہے اس سے مراد ایک فوجی قوت فوج دار ایک فوجی اختیار رکھنے والا) یا ایک ضلع کا فوجی گورنر ہے۔ لیکن ہندوستان میں فوج دار مغل حکومت کا وہ افسر ہوتا تھا جس کے پاس پولیس اور فوجداری معاملات کا اختیار ہوتا تھا۔ اٹھارہویں صدی میں بنگال میں یہ اصطلاح ایک فوجداری منصف کے لیے بھی استعمال کی جاتی تھی۔ عین میں فوج دار ایک فوج سپاہ سالار یا وائسرائے اور صوبے کا کمانڈران چیف کے تحت کئی ڈویژن کا انچارج ہوتا ہے۔

FOUJDARY,PHOUSDARY

فوجداری، اسم ذات

فارسی لفظ فوجدار یعنی فوج دار کے ماتحت ایک ضلع ایک فوج دار کا دفتر اور علاقہ، بنگال اور ہندوستان کے بالائی علاقوں میں پولیس کی عملداری فوجداری ہے۔ (مزید لفظ Foujdar ملاحظہ کیجیے)۔ ۱۸۶۳ کے بعد مدراس اور ممبئی میں چیف کریمینل کورٹ کا نام نظامت عدالت آف بنگال کی طرح فوج داری عدالت رکھا گیا تھا۔

FOWRA

فوورا (پھاوڑا)، اسم ذات

ہندوستان کے بالائی علاقوں میں فوورا سے مراد ایک پھاوڑا یا ایک بڑا کھرپا لیا جاتا ہے۔ ہندوستان کے زیادہ تر علاقوں میں یہ اوزار کھدائی کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہندی زبان میں صحیح طور پر یہ لفظ Phaora بولا جاتا ہے۔

FOX,FLYING

فاکس فلائنگ

فاکس فلائنگ[5] کے لیے لفظ Flying Fox (چمگادڑ) دیکھیے۔

---

[5] فاکس فلائنگ: فاکس فلائنگ سے مراد چمگادڑ ہے جو دن میں زیادہ تر کالونیوں میں اپنے پنجروں میں ہی رہتے ہیں۔

FRAZALA, FARASOLA, FRAZIL, FERAIL

فاراسولا، اسم ذات

عربی لفظ فارسلا سے مراد ایک وزن ہے۔ ماضی میں یہ ہندوستان کے سمندری علاقوں میں بہت زیادہ استعمال کیا جاتا تھا۔ حسبِ معمول اس کا وزن بدلتا رہتا تھا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وزن ۲۰۔۳۰ پاؤنڈ کے درمیان ہے اور یہ چھوٹے من اور بہار کے درمیان پایا جاتا ہے۔ عام طور پر فارسل ۱۰، ۱۵ یا ۲۰ فارسلا س کے برابر ہوتا ہے۔

FREGUEZIA

فریگوزیا، اسم ذات

فریگوزیا پرتگالی لفظ ہے۔ یہ ایک پالا کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ماضی میں مغربی ہندوستان میں یہ لفظ بہت زیادہ استعمال کیا جاتا تھا۔

FULEETA

فلیتا، اسم ذات

دراصل یہ فارسی لفظ ہے۔ فارسی میں اس کا تلفّظ پلیتا ہے۔ اس سے مراد توڑے دار بندوق ہے جس میں گولی چلانے کے لیے ماچس استعمال کی جاتی ہے۔ اکثر یہ لائٹر چاندی کی خوبصورت نالیوں سے مزین ہوتا ہے جب کہ اس قسم کے سگار لائیٹر کو مدراس میں راما سامی بولا جاتا ہے۔

FULEETA PUP

فلیتا پپ

فلیتا پپ بنگال میں عام باورچیوں کے ہاں ایک مشہور ڈش کا نام ہے۔ یہ فریٹر پف (Fritter Puff) کی مسخ شدہ شکل ہے۔

FURLOUGH

فرلاگ، اسم ذات

فرلاگ اینگلو انڈین کی مقامی بولی میں ہندوستان میں اہم خدمات سرانجام دینے والے سپاہیوں کو ملنے والی رخصت کے لیے مخصوص ہے۔ اسے ۱۸۹۶ء میں باقاعدہ نظام کا حصّہ بنایا گیا۔ ایسا لگتا ہے کہ سترھویں صدی کے آغاز میں یہ لفظ ان ہم وطنوں کہ جنہوں نے نیدرلینڈ کی جنگوں میں اہم کردار ادا کیا کی رخصت برائے غیر حاضری کے لیے استعمال کیا جاتا رہا۔ اس کا استعمال بن جونسن نے کیا جس نے خود یہ جنگیں لڑیں تھیں۔

FURZNAVEES

فرض نویس، اسم معرفہ

فرض نویس مہاراتا کے ایک مشہور وزیر نینا فرض

نویس کا معروف خطاب تھا۔ دراصل یہ فارسی لفظ فرد نویس یعنی بیان نویس یا سیکرٹری ہے۔

FUSLY

فصلی، اسم صفت

فصلی عربی سے فارسی میں آیا۔ یہ فصل کی مناسبت سے موسم یا فصل ہے۔ فصلی کا اطلاق ہندوستان میں مسلمانوں کے دورِ حکومت میں آمدن اور لین دین کے حوالے سے ہجری کیلنڈر کی دقتوں پر قابو پانے کے لیے شمسی ادوار پر کیا گیا کہ اس میں قدرتی موسموں سے کم مطابقت پائی جاتی تھی۔ ایسے ہی تین ادوار اکبر کے عہد میں رواج پا گئے جن کا اطلاق اکبر کے زیرِ تسلط مختلف حصّوں میں وہاں کے مقامی کیلنڈر سے ہم آہنگ کرنے کے لیے کیا گیا۔ اس کا آغاز سن ہجری میں اس کی تخت نشینی (A.H 963= A.D. 1555-56) کے مطابق کیا گیا۔ اگرچہ اس کا آغاز مختلف ہے۔ اس کے بعد فصلی سال عہدِ شاہ جہاں (۱۸۶۳ء) میں اس وقت متعارف کرایا گیا۔ جب مہاراشٹا کے مالیاتی نظام کو درست کیا جا رہا تھا اور چوں کہ یہ ہجری سال کی تاریخ سے شروع ہوتا ہے۔ اس لیے گنتی میں یہ دوسرے سالوں سے آگے ہوتا ہے۔ جہاں تک مالیاتی معاملات کا تعلق ہے ان فصلی سالوں میں سے دواب بھی مستعمل ہیں۔ یعنی ہندوستان بالا کا فصلی سال (۱۲۸۶ء) جس کے مطابق ۲ اپریل سن ۱۸۷۸ء میں شروع ہوا اور دوسرا مدراس کا فصلی سال (۱۲۸۶ء) جس کے مطابق یکم جولائی (۱۸۷۷ء) کا آغاز ہوا۔

FUTWA

فتویٰ، اسم ذات

فتویٰ عربی لفظ ہے۔ اس سے مراد قانون محمدی کے علماء کی بنائی گئی کونسل کا کسی بھی قانونی یا اخلاقی معاملے پر فیصلہ ہے لیکن بالخصوص تکنیکی طور پر اس سے مراد ایک ایسا مسلمان افسر قانون ہے جو گزشتہ صدی کے وسط سے بعد تک کچھ عرصہ کورٹ آف برٹش انڈیا سے منسلک رہا ہو۔ یہ اس کا کسی کیس کے حوالے سے سرکاری اور تحریری طور پر دیا گیا فیصلہ ہے اور پھر یہی فیصلہ کافی حد تک کسی جج کے فیصلے کی بنیاد ٹھہرتا تھا۔

حوالہ جات

۱۔ جسٹس ایس۔اے۔رحمان،اردو جامع انسائیکلوپیڈیا، جلد اوّل(لاہور: غلام علی پرنٹرز، ۱۹۸۷ء)، ص ۱۷۶۔

۲۔ بشریٰ افضال عباسی،جغرافیائی معلومات انسائیکلوپیڈیا(لاہور: سائنس بورڈ، ۲۰۰۲ء)، ص ۷۴۵۔

۳۔ مولوی سید احمد دہلوی،فرہنگ آصفیہ، جلد سوم(لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، چوک اردو بازار)، ص ۳۹۹۔

۴۔ ایضاً، ص ۳۲۰۔

۵۔ مولوی سید احمد دہلوی،فرہنگ آصفیہ، جلد سوم(لاہور: مرکزی اردو بورڈ، ۱۹۷۷ء)، ص ۱۴۹۔

۶۔ ہنری یول، آرتھر برنل(Hery Yules, Arther Burnal)، *Hobson Jobson: A Glossary of Colloquial, Anglo-Indian Words and Phrases and of Kindered Terms, Etymological, Historical, Geographical and Discursive*، ص ۳۵۶۔

"G"

GAURIAN

گوریاں، اسم صفت

گوریاں ایک ایسا سہل نام ہے جو پچھلے کچھ عرصے سے ہندوستان کی موجودہ آریائی زبانوں کے لیے ایک جینی یا نسلی نام کے طور پر اپنایا گیا مثلاً وہ زبانیں جو بنیادی طور پر سنسکرت زبان سے آئی ہیں یا اس کی ہم اصل ہیں۔

GINGHAM

جنگم، اسم ذات

جنگم ایک قسم کا اونی کپڑا ہے۔ Drapers's Dictionary کے مطابق یہ سوتی دھاگے سے بنا ہوتا ہے اور بننے سے پہلے اس کو رنگا جاتا ہے۔ بعض اوقات ہندوستانی جنگم دھاگے کے ساتھ کچھ دوسرے مادے ملا کر بنایا جاتا تھا۔ اس لفظ کا منبع مبہم ہے اور کئی ایک مباحث کا بھی موضوع بنا رہا۔ اگرچہ طویل عرصے سے یہ لفظ انگریزی زبان میں ہے لیکن بہت حد تک ممکن ہے چنٹز (Chintz) اور کالیکو (Calico) کی اصطلاحات کی مانند یہ اصطلاح بھی ہندوستانی تجارت میں شروع ہوئی۔

GODOWN

گودام، اسم ذات

گودام سے مراد مال رکھنے کے لیے ایک کوٹھی، مال جمع کرنے کے لیے استعمال کی جانے والی ایک الگ عمارت یا ایک اسٹور کمرہ ہے۔ یہ لفظ چینی بندرگاہوں اور ہندوستان میں ابھی تک مستعمل ہے۔ ہندی اور بنگالی زبان میں اس کا تلفظ گودام (Godam) ہے جو ظاہراً ایک اینگلو لفظ ہے اور یہ اس کی اصل شکل نہیں ہے۔ یہ لفظ خطۂ ہندوستان کے مشرقی رہائشیوں سے آیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ جہاں ملائی لفظ گودانگ (Godong) اسی اسٹو روم کے معنوں میں مستعمل ہے لیکن یہ لفظ اینٹوں یا پتھر سے بنائے گئے گھر کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ بنیادی طور پر یہ لفظ جنوبی ہندوستان کا معلوم ہوتا ہے جہاں تلگو میں یہ لفظ Gidangi اور Giddangi ہے۔ تامل میں اُس کا تلفظ Kindangu ہے جو دراصل Kidu یعنی (رکھا ہوا ہونا ہے) جس سے مراد ایک ایسی جگہ ہے جہاں مال رکھا جاتا ہے۔ سنگھالی میں یہ لفظ Gudama ہے۔

GONG

گانگ، اسم ذات

یہ لفظ ملائی زبان کا معلوم ہوتا ہے یا کرافورڈ

(Crawfurd) کے مطابق دراصل یہ جاوا زبان کا لفظ ہے۔ [اکثر یہ لفظ چینی زبان کا سمجھا جاتا ہے۔ زیادہ تر یہ لفظ ایک چھوٹی دھاتی گھنٹی کے طبق یا ٹکیہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جب اس پر ایک متارب سے ضرب لگائی جاتی ہے تو اس سے موسیقی پیدا ہوتی ہے۔ مشرق میں یہ لفظ ایک گھنٹی کے متبادل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

GOMUTI

گومتی، اسم ذات

گومتی ملائی زبان کا لفظ ہے۔ اس سے مراد گھوڑے کے بالوں کی سی کوئی شے ہے جس سے بہترین ڈوریاں یا رسیاں بنائی جاتی ہیں۔ بعض اوقات غلط طور پر اسے نارالیعنی (ناریل کی رسّی) کہہ دیا جاتا ہے جو بحر الجزائر میں اگنے والے کھجور کے درخت سے بنایا جاتا ہے۔ اس درخت سے لکھنے کے لیے قلمیں اور دھونکنی کے ساتھ استعمال کیے جانے والے زہریلے تیروں کا مادہ بنایا جاتا ہے۔ ملائی زبان میں اس درخت کا نام انایو (Anau) ہے۔

GOORUL

گورل، اسم ذات

ہندی میں یہ لفظ گورال (Gural) اور گورال (Gural) ہے یعنی ہمالیہ کا پہاڑی بکرا۔

GOORZEBURDAR

گرزبردار، اسم ذات

گرزبردار فارسی لفظ ہے۔ اس سے مراد ایک عصا بردار ہے۔

GOOZERAT, GUZERA

گزرات، اسم معرفہ

گجرات مغربی ہندوستان میں ایک مشہور صوبے کا نام ہے۔ سنسکرت میں یہ لفظ Gurjjara, Gurjara-rashtra ہے۔ یہ لفظ پراکرت سے ہندی اور مراٹھی زبان میں آیا۔ مراٹھی میں یہ لفظ Gujarat اور Gujrat ہے۔ اس صوبے کا یہ نام گجر قبیلہ سے لیا گیا ہے۔ اکثر اوقات یہ لفظ سراشترا یا کاٹھیواڑ کے جزیرہ نما کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں ۱۸۰ چھوٹی چھوٹی ریاستیں شامل ہیں۔

GOPURA

گوپورا، اسم ذات

سنسکرت میں گوپورا سے مراد شہر کا دروازہ گو (Go) یعنی آنکھ (eye) اور Pura یعنی شہر ہے لیکن جنوبی ہندوستان میں گوپورام فنِ تعمیر کا ایک غیر معمولی انداز ہے جو خصوصی طور پر جزیرہ نما سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ایک مندر کے قریب دخول پر تعمیر کیا گیا ایک مخروطی بُرج ہوتا ہے۔

GOSBECK, COSBEAGUE

گوسبک

گوسبک ایران گامبروم (Gombroom) اور دوسری جگہوں پر مذکورہ ایک سکّہ ہے۔

GORYT

گوریت، اسم ذات

ہندی لفظ Goret-Gorait [سنسکرت لفظ Ghur (یعنی چلانے کے لیے) سے جڑا ہوا ہے]؛ ایک گاؤں کا پہرہ دار اور قاصد۔ این۔ڈبلیو۔پی (N.W.P) میں عام طور پر اس سے مراد چوکیدار سے نچلے درجے کا ملازم لیکن اس جیسا نہیں۔ اسے نقد اجرت دی جاتی ہے اور معاوضے کے طور پر بغیر کرائے کے زمین کا ایک حصّہ دیا جاتا ہے۔ گاؤں کا ایک پہرے دار جو فصلوں اور غلّے کے لیے کھیتوں کی دیکھ بھال کرے۔

GORDOINAR GOORDORE

گوردوار، اسم ذات

بنگال میں گوردوار ایک قسم کی کشتی ہے یعنی ایک بحری جہاز جو چپو دے چلایا جاتا ہے۔ اس لفظ کا اشتقاق مبہم ہے۔ لفظ Ghurdao (گھڑ دور) یعنی ایک گھڑ دوڑ کا میدان۔ بعض اوقات مقامی باشندے یہ لفظ مغربیوں کے کھلے میدان میں اکٹھے ہو کر تفریح کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔

[غالباً یہ لفظ فارسی لفظ Girdawa یعنی گشت کرنا کی مسخ شدہ شکل ہے۔ Girdawar یعنی ہر طرف گھومنے والا یعنی ایک نگران۔ بنگال میں سرکاری اہل کار اپنے معائنے کے دوران میں ایسی کشتیاں استعمال کرتے تھے۔

GOSAIN, GOSSYNE

گوسین، اسم ذات

ہندی اور مراٹھی میں اس لفظ کا تلفظ Gosain, Gosai, Gosavi, Gusa in وغیرہ ہے۔ یہ سنسکرت لفظ Goswami یعنی بے حد جوش و خروش والا ہے۔ لغوی معنوں میں (گائے کا مالک) جیسا کہ وہ شخص جس نے اپنے جوش وجذبے کو رام کر لیا ہو اور دنیا سے دست بردار ہو گیا ہو۔ ہندوستان کے مختلف حصّوں میں یہ لفظ نہ صرف مجردوں بلکہ ان لوگوں کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے جو مذہبی فقیری کے ساتھ جینے کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو خانقاہ میں اعلیٰ مرتبت شخص کے ساتھ اکٹھے رہائش پذیر ہوتے ہیں اور دوسرے لوگ جو تجارت میں مصروف کار ہوتے ہیں اور بمشکل ہی مذہبی زندگی گزارنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

GOUNG

گانگ، اسم ذات

برمی زبان میں یہ لفظ گانگ یعنی ایک گاؤں کا سربراہ ہے۔ ان سے مراد گاؤں کے سربراہ ہیں جو محصولات وصول کرنے میں مدد کرتے تھے اور کسی حد تک پولیس کے اہل کار ہوتے تھے۔

GOUR

گوُر، اسم ذات

ہندی زبان میں اس لفظ کا تلفظ Gaur, gauri, gae ہے (لیکن لغات میں نہیں ہے)۔[1] پلیٹس کے مطابق یہ لفظ gaur ہے۔ سنسکرت زبان میں یہ لفظ gawra یعنی سفید زردی مائل، سرخی مائل اور پیلا سرخ ہے۔

ب۔ دراصل یہ لفظ کنارا کی زبان کا ہے۔ gauda, gaur, gaud یعنی کنارا کی زبان بولنے والے ممالک میں ایک گاؤں کا سربراہ جیسا کہ پٹیل یا بنگال کا زمیندار۔

GOUR

گوُر، اسم معرفہ

گوُر بنگال کے قرونِ وسطیٰ کے ایک دارالحکومت کا نام ہے جو کہ مالدا کی جدید تہذیب و تمدن کے جنوب میں واقع ہے اور اس کے آثار مسلمانوں کی کہیں کہیں نظر آنے والی عمارات کے علاوہ دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں اور جنگلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ یہ لفظ قدیم لفظ گودا (Gauda) کی ایک شکل ہے۔ اس جگہ کو شکر کا ملک کہا جاتا ہے۔ یہ نام بنگال کے ایک بڑے حصّے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ بالخصوص ان حصّوں کے لیے جہاں یہ کھنڈرات پائے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کے شروع شروع کے حملوں کے دور میں یہ ہندو شاہی خاندان کی رہائش ہوتی تھی اور عوامی سطح پر لکھنوتی کے نام سے جانی جاتی تھی۔

GOIN, GAOU

گاؤ، اسم ذات

دکنی اور ہندی اِس لفظ تلفظ گاؤ (Gau) ہے۔ جنوبی ہندوستان اور سائیلون میں یہ فاصلہ ماپنے کی ایک قدیم پیمائش ہے۔ سائیلون میں اس کا تلفظ Gawwa ہے یعنی ۱۴ انگریزی میل کے برابر۔

پالی میں یہ لفظ گاویوتا (Gavata) ہے جو Yajana کے ایک چوتھائی حصّے کے برابر ہوتا ہے۔ سنسکرت میں یہ Gavruti ہے جس کے یہی معنی ہیں۔

---

1 پلیٹس (۱۸۳۰ء-۱۹۰۴ء): پلیٹس ایک اردو، ہندی اور انگریزی لغت کے مصنف و ترتیب کار تھے۔ انہوں نے بہت ساری فارسی تحاریر کا ترجمہ بھی کیا۔

GRAB (ایک قسم کا بحری جہاز)

گریب، اسم ذات

اب یہ لفظ تقریباً متروک ہو چکا ہے۔ ماضی میں یہ نام ایک قسم کے بحری جہاز کے لیے استعمال کیا جاتا تھا جس کا ذکر پرتگالیوں کی آمد سے لے کر ۱۸ویں صدی کے تقریباً آخری ایام تک ہند کے بحری لڑائیوں میں تواتر کے ساتھ ملتا ہے۔

ہندوستان میں یہ اصطلاح انگریزوں کے لیے ہمیشہ سے ایک الجھاوا رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک قسم کا بحری جہاز تھا جو کہ بحری قذاقوں کے ہاں بہت زیادہ استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جو سمندری راستے سے گزرنے والی ہر چیز کو ہتھیا لیتے تھے لیکن اس لفظ کا حقیقی ماخذ بالکل مختلف ہے۔

GRASS-WINDOW

گراس وڈو، اسم ذات

ہندوستان کی عام بولی میں یہ لفظ بعضاً اُن عورتوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو اپنے شوہر سے الگ رہتی ہوں۔ بالخصوص ان عورتوں کے لیے کہ جن کے شوہر زیریں میدانی علاقوں میں ڈیوٹی پر ہوتے ہیں اور وہ تفریح کی غرض سے کسی پہاڑی تفریحی مقام پر الگ سے رہتی ہیں۔

یہ لفظ اصلاً کیا ہے؟ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔

Slang Dictionary میں اس فقرے کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے یعنی "ایک غیر شادی شدہ ماں، ایک واماندہ داشتہ" لیکن ہندوستان میں اس لفظ کا کوئی ملامت یا ذلت آمیز مفہوم نہیں۔

GUARDAFUI-CAPE

گارڈیفی کیپ، اسم معرفہ

گارڈیفی کیپ سے مراد ہندوستان کی جانب آگے کو نکلا ہوا افریقہ کا مشرقی سنگ نما علاقہ ہے۔ یہ نام پرتگالی زبان سے لیا گیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ سی۔ای۔ بک لینڈ (C.E.Buckland)، *Dictionary of Indian Biography*(لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۵۰ء)، ص ۳۳۷۔

"H"

HANSLERI

ہنسلری،اسم ذات

ہندی زبان میں گھریلو ملازمین ہنسلری کے لیے ہارس ریڈش کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ جو کہ اس کی انتہائی مسخ شدہ شکل ہے۔ اور ظاہری طور پر اس لفظ پر ہنسلری سیلری (Saleri) اور سیلری (Celery) کا اثر ہے۔

HANSIL

ہنسل،اسم ذات

روبک (Roebuck) کے مطابق یہ انگریزی لفظ پٹ سن یا لوہے کی تار سے بنی ہوئی ایک موٹی رسی کے لیے استعمال ہوتا ہے جو بحری جہاز کو کھینچنے یا باندھنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

(HANSPEEK) USPUCK

ہنسپیک،اسپک،اسم ذات

ہندی بحری ہندوستانی کی رُو سے یہ لفظ اسپک ہے جو کہ دراصل انگریزی لفظ ہینڈ سپائیک سے نکلا ہے۔

HARAKIRI

ہاراکری،اسم ذات

ہاراکاری جاپانیوں کے ہاں باعث عزت یا عدالتی تعمیل کے متبادل کے طور پر کی جانے والی خودکشی کی ایک رسم کا مقامی نام ہے۔ جو کہ بہت عرصے تک خوش کن خاتمہ کے طور پر جانی جاتی رہی۔ لیکن اس عجیب و غریب رسم کا آغاز کب سے ہوا؟ اس کے بارے میں ہم کچھ نہیں جانتے۔ N.E.D[لغت] کے مطابق یہ ایک پر مزاح رسم ہے جبکہ اس سے مراد حد سے زیادہ حقیقت پسندی ہے۔

ہاراکا مطلب پیٹ اور کاری کا مطلب چاک کرنا ہے۔ یعنی پیٹ چاک کرنا سے مراد اپنے جسم کو چاک کرنا یا خودکشی کرنا ہے۔

HAREM

حرم،اسم ذات

لفظ حرم عربی زبان کا لفظ ہے جو حریم بھی بولا جاتا ہے۔ گویا کہ بنیادی طور پر ایک حرمت والی چیز۔ یہ لفظ گھر کے اُس حصے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جو خواتین کے لیے مختص کر دیا گیا ہو۔ یہ لفظ زنانہ بھی ہے۔ جو کہ اب ہندوستان میں متروک ہو چکا ہے۔

HARRY

ہاری۔اسم ذات

یہ لفظ اب متروک ہو چکا ہے ولسن اس لفظ کو بنگالی زبان کا لفظ بتاتے ہیں یعنی انتہائی نچلے درجے کا ایک نوکر جیسا کہ خاکروب۔ سنسکرت میں یہ لفظ ہڈا یعنی ہڈی ہے۔ ہڈا سے مراد ہڈیاں اکھٹی کرنے والا شخص ہے۔

مسٹر جنرل کیٹنگ کے مطابق [ہاری] آسام میں سنار اور بنگال میں دیہاتی پہرے دار کو کہتے ہیں۔ (مزید Pyke دیکھئے)۔ ہاری پانی لانے والی ملازمہ کو بھی کہتے ہیں لیکن اس طرح کی خواتین اب بنگال میں رہائش پذیر انگریز گھرانوں میں بھی نہیں پائی جاتیں۔

HATTY

ہاٹی،اسم ذات

ہندی زبان میں یہ لفظ ہاتھی ہے۔ جو کہ ہاتھی [جانور] کے لیے بولا جانے والا عام لفظ ہے۔ یہ لفظ سنسکرت الفاظ ہستہ یعنی ہاتھ اور ہستی یعنی ہتھی سے ہندی میں آیا۔ علاوہ ازیں ہاتھ اور ہتھی دونوں ایک ہی معنی رکھتے ہیں۔ پلنی[1] (Pliny) کے مطابق چونکہ ہاتھی کی سونڈ ہاتھ جیسی ہوتی ہے اس طرح یہ ہاتھ کو ہی ظاہر کرتی ہے۔

[1] پلینی: پلینی ایک رومی مصنف ہے۔ نیچر لسٹ اور نیچری فلسفی ہے۔

HATTY CHOOK

ہاتھی چوک،اسم ذات

ملازم اور مالی اس لفظ کو آرٹی چوک (Artichoke) کے لیے بولتے ہیں جو نئے الفاظ بننے کے عمل کی مثال ہے کیونکہ یہ لفظ پہلے ہی ایک مشرقی لفظ سے اخذ کیا گیا ہے اور ہمارے ساتھ مشرق میں آ کر مزید بدل گیا ہے۔

HAUT

ہات(ہاتھ)،اسم ذات

الف۔ ہندی زبان میں یہ لفظ ہاتھ ہے (ہاتھ یا بازو کا اگلا حصہ) ایک کیوبٹ یعنی کہنی سے لیکر درمیانی انگلی کے سرے تک کی لمبائی؛ جو کہ ۱۸ انچ یا بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔

HAVILDAR

حولدار،اسم ذات

ہندی میں یہ لفظ حوالدار ہے۔ ایک سپاہی یا نان کمیشنڈ افسر جو کہ سارجنٹ کے برابر ہوتا ہے۔ اور اسی کی طرح تمغے بھی لگائے ہوئے ہوتا ہے۔ یہ اصطلاح اٹھارہویں صدی کے وسط سے اس صورت میں جدید انداز سے استعمال کی جانے لگی۔ یہ فارسی لفظ حولدار کی مسخ شدہ شکل ہے۔

یعنی ایک بااعتبار ملازم کہ جس کے پاس بسااوقات بہت ساری ذمہ داریاں ہوتی تھیں اور اس کے ماتحت مختلف افسر ہوتے تھے۔ اور ایسے ہی مراٹھوں کے ہاں بھی قلعے کا محافظ احتراماً یہی کہلاتا تھا۔ جب کہ مشرقی بنگال میں یہ اصطلاح ایک نگران کے لیے استعمال ہوتی تھی اور اب بھی اس کا اطلاق زمینداروں اور چھوٹے کسانوں 'رعیت وار' کے درمیان پائی جانے والی درمیانی مدت کی عہدے داری پر کیا جاتا ہے۔

HAVILDAR's GUARD

حولدارز گارڈ، اسم ذات

ناشتے میں کھائی جانے تازہ مچھلی جو کہ وائٹ بیٹ[2] سے ذرا بڑی ہوتی ہے اسکو سیخوں پر درجنوں کے حساب سے بنانے کا رواج بہت عام ہے۔ جبکہ بمبئی میں یہ ڈش بہت ہی عجیب وغریب نام سے جانی جاتی ہے۔

HAZREE

حاضری، اسم ذات

لفظ حاضری بنگال پریذیڈنسی میں اینگلو انڈینز کے ہاں ناشتے کے حوالے سے عام طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ تو معلوم نہیں کہ اس لفظ کے یہ معنی کیسے وجود میں آئے۔ شروع میں یہ لفظ مذہبی معنی رکھتا تھا صحیح معنوں میں لفظ حاضری یعنی اکھٹا ہونا ہے۔ جو کہ عربی لفظ حاضر سے ہے۔ جس سے مراد تیار یا حاضر ہو جانا یعنی لبیک۔

HENDRY,KENDRY

ہینڈری، کینڈری، اسم معرفہ

ہینڈری کینڈری ساحل کونکن کے دو جزیرے ہیں۔ جو کہ بمبئی بندرگاہ کے جنوبی راستے سے ۷ میل کے فاصلے پر ہیں۔ اور اب یہ ضلع کولابا کی ملکیت میں نہیں ہیں۔ پی۔ ایچ۔ اینڈریسن کے مطابق یہ ہینری اور کینزی ہیں(Admy chart)میں یہ نام اناری Oonariاور قندھاری khundariہیں۔
جبکہ ان کے اصل نام بمبئی گزٹ میں اُندریاور قندری ملتے ہیں۔ یہ دونوں جزائر انیسویں صدی کے آغاز میں لوٹ مار کر کے قبضے میں کر لیے گئے۔
۱۸۱۸ میں ہمیں معلوم ہوا کہ کنڈری علاقہ پیشوا کے علاقے کے طور پر ہمیں حاصل ہوا۔ اندیری ۱۸۲۰ میں زیر تسلط آیا۔

HERBED

ہربڈ، اسم ذات

ایک ایسا پارسی مذہبی پیشوا جو کہ صرف مذہبی فرائض

[2]وائیٹ بیٹ: مختلف قسم کی چھوٹی نقرئی مچھلیوں میں سے ایک، مختلف خوردنی مچھلیوں کے بچے خصوصاً سمک مغیر اور خارماہی کے جو یورپ میں بہت مرغوب غذا سمجھی جاتی ہے۔

کی انجام دہی کے لیے مختص نہ کیا گیا ہو۔ فارسی (زبان) میں یہ لفظ ہر بد ہے جو کہ پہلوی لفظ اہر پت سے فارسی میں آیا۔

HICKMAT

حکمت، اسم ذات

ہندی میں یہ لفظ حکمت ہے۔ یہ لفظ عربی سے ہندی میں آیا؛ حکمت: جس سے مراد ایک عمدہ آلہ ہے۔ مزید حاکم کے تحت دیکھیے۔

HIDGELEE

ہجلی، اسم معرفہ

مقامی حکومت کے عہد میں یہ علاقہ [4]* اوڑیسہ[3] کا ایک ضلع یا چکلہ تھا اور ہمارے عہد میں یہ بنگال کا ایک ضلع تھا۔ (لیکن اب یہ ضلع مدناپور کا ایک علاقہ ہے کہ جس سے اُس کا جنوب مشرقی حصہ بنتا ہے جس کے نچلے ساحلی علاقے ہگلی خلیج کے مغربی جانب اور روپ نرائن کے سنگم سے نیچے ہیں۔ دراصل یہ لفظ ہجلی ہے۔ لیکن مغربی ریکارڈ کے مطابق اس لفظ نے مختلف ادوار میں مختلف عجیب و غریب شکلیں اختیار کی ہیں)۔

[3] اوڑیسہ: گونڈ وانہ کے مشرق جانب اوڑیسہ کا ساحل واقع ہے۔ یہ دراصل کم آباد ملک ہے اس میں ہمیشہ خشکی اور سیلاب جیسی آفات کا سامنا رہتا ہے۔ اسی وجہ سے یہاں کثرت سے قحط ہوتا ہے۔

HILSA

ہلسا، اسم ذات

ہندی میں یہ لفظ ہلسا ہے۔ جبکہ سنسکرت میں یہ لفظ ایلسا ہے یعنی ایک بہت عمدہ اور خوش ذائقہ شیڈ مچھلی[4] جو کہ کتابوں میں سابل فش کے نام سے پائی جاتی ہے۔ یہ نام پرتگالی لفظ سیول سے ہے۔ جو کہ اب ہندوستان اور انڈس پولا میں بالکل متروک ہو چکا ہے۔ ایسی ہی بہت بڑی شیڈ مچھلی لندن میں بھی پائی جاتی ہے جسے ماہی فروش گرمیوں کے آغاز میں فروخت کرتے ہیں وہ بھی بہت حد تک ہلسا جیسی ہی ہوتی ہے لیکن اتنی اعلیٰ نہیں ہوتی۔ ہلسا ایک سمندری مچھلی ہے جو کہ انڈے دینے کے لیے پانی سے باہر آجاتی ہے اور پھر اسے دور جمنا کنارے دہلی اور اراوادی میں مینڈالی تک لے جایا جاتا ہے۔

یہ مچھلی گجرات کے دریاؤں میں بھی پائی جاتی ہے لیکن کونکین/کونکن کی چھوٹی اور کم گہری ندیوں میں نہیں پائی جاتی اور نہ ہی دکن کے دریاؤں میں پائی جاتی ہے جہاں سنگلاخ چٹانیں اس کے راستے میں رکاوٹ بنتی ہیں۔

یہ سندھ میں پلّہ کے نام سے جانی جانے والی ایک خاص مچھلی ہے جو کہ یہاں کی ہی اجارہ داری سمجھی جاتی ہے

[4] شیڈ مچھلی: ہیرنگ کی طرح کی لیکن اس سے زیادہ لذیذ مچھلی جو شمالی اوقیانوسی ساحل پر پائی جاتی ہے۔

جیسا کہ سالمن کی اجارہ داری سکواش دریاؤں میں ہوتی ہے۔

HINDEE

ہندی، اسم ذات

یہ لفظ ہند سے بننے والا فارسی اسم صفت ہے جو ہندوستان یا انڈیا کے لیے بولا جاتا ہے۔ جس کی مزید تشریح ہمیں لفظ ہندو میں مل سکتی ہے یعنی ہندوستان کا مقامی ہندوستانی باشندہ۔ اہل مغرب کے مطابق یہ اُن ہندو اقلیتوں کی مقامی بولی ہے۔ جس میں فارسی کے اثرات بہت کم پائے جاتے ہیں اور یہ وہ ہندوستانی ہے جو ہندوستان کے شمال مغربی صوبوں اور ان کے گرد ونواح کی دیہی آبادی میں بولی جاتی ہے۔

ہندی کا اولین ادب پارہ چندر بردائی کی ایک اعلیٰ نظم ہے جو کہ دہلی کے آخری ہندو حکمران پریتھاراجا کے کارناموں کا ذکر کرتی ہے۔

مدراس پریذیڈنسی میں یہ اصطلاح ہندوی مراٹھی[5] زبان کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

HINDKI, HINDEKI

ہندکی، اسم معرفہ

ہندکی اس نام کی ترمیم شدہ شکل ہے جس کا اطلاق پشاور کے باسی اور افغانستان کے دوسرے حصوں میں پھیلے ہوئے ان ہندوستانیوں پر کیا جاتا تھا جو کہ دراصل ہندو نسل سے تھے لیکن بعد میں مسلمان ہو گئے وہ لوگ بنکاری کرتے ہیں اور تجارت کے ایک بڑے حصے کے مالک ہیں۔

HINDOO

ہندو، اسم معرفہ

فارسی زبان میں یہ لفظ ہندو ہے یعنی ہندو نسل و مذہب کا ایک فرد یہ اصطلاح مسلمان فاتحین کے استعمال سے اخذ کی گئی (مزید لفظ India دیکھئے۔)

اس صورت میں یہ لفظ فارسی میں ہے جبکہ عربی میں یہ لفظ ہندی ہے۔

HINDOO KOOSH

ہندوکش، اسم معرفہ

جغرافیہ دان لفظ ہندوکش الپائن کے اُس پہاڑی سلسلے کے لیے جو دریائے کابل کے طاس اور ہلمند کو دریائے آمو (oxus) کے طاس سے علیحدہ کرتے ہیں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

جیسا کہ رینل (Renell) نے بتایا ہے کہ یہ اس سلسلے کا وہ حصہ ہے جو کابل کے بالکل شمال میں واقع ہے۔ سکندر اعظم کے تاریخ دانوں کے مطابق یہ کوہ

[5] مراٹھی: جنوب مغربی اور وسطی ہندوستان میں رہنے والی ایک مقامی نسل۔

قاف ہے کہ جس کو انہوں نے بارہا پار کیا جو کہ اس شہر کے طول البلد سے زیادہ دور نہیں ہے علاوہ ازیں اس بارے میں ہم کچھ نہیں جانتے کہ درحقیقت اس نام (ہندوکش) کا آغاز کیسے ہوا اس کی بہت عمدہ وضاحت یہ ہو سکتی ہے کہ یہ لفظ ہندوکش کوہ قاف کی مسخ شدہ شکل ہے۔

جہاں تک ہمیں معلوم ہے ادبیات میں سب سے پہلے ابن بطوطہ نے اس لفظ کا استعمال کیا وہ اس لفظ کی جو وضاحت پیش کرتے ہیں مشکوک ضرور ہے لیکن ابھی تک معروف ہے جو کہ بعد کے کچھ لکھاری ترمیم کر کے ہندکوہ بنا دیتے ہیں۔ لیکن یہ ایک خود ساختہ لفظ ہے جو کہ اس نام کے آغاز کے حوالے سے کوئی وضاحت نہیں کرتا۔

HINDOSTAN

ہندوستان، اسم معرفہ

فارسی میں یہ لفظ ہندستان ہے یعنی (الف) ہندوؤں کا ایک ملک انڈیا جدید مقامی زبان کے حوالے سے یہ لفظ امتیازی طور پر ان علاقوں کی نشاندہی کرتا ہے۔

(ب) جو ہندوستان کے شمالی نربدا[6] اور کلکتہ بنگال اور بہار کے علاقے ہیں۔ موخرالذکر صوبوں کو پورب کہا جاتا ہے۔ (دیکھیے لفظ پورب) اور نربدا کے تمام شمالی علاقہ جات دکن کی ذیل میں آتے ہیں۔ (دیکھیے لفظ دکن Duccan) لیکن اس لفظ کو پرانے مسلم مصنفین نے بالکل ایسے ہی استعمال کیا جیسا کہ یہ لفظ انگریزی اسکولوں کی کتابوں اور اطلاسیس (Atlas) میں کیا گیا۔

(الف) یعنی ہندوستان کے خاص عین مترادف اسی طرح بابر ہندوستان کے حوالے سے کہتا ہے کہ "یہ مشرق، شمال اور مغرب ہر طرف سے دریاؤں میں گھرا ہوا ہے"۔

HINDOSTANEE

ہندوستانی، اسم ذات

دراصل یہ ایک اسم صفت ہے لیکن اس کا بھرپور استعمال دو طرح سے ہوتا ہے۔

الف۔ یعنی ہندوستانی مقامی باشندہ

ب۔ ہندوستانی زبان یعنی اس ملک کی زبان۔ لیکن دراصل ہندوستان کے بالائی علاقوں اور دکن[7] کے مسلمانوں نے خاص طور پر علاقہ دوآب اور دلی و آگرہ کے نواحی علاقوں سے تعلق رکھنے والوں نے فارسی آمیز ہندی لب و لہجہ اختیار کر لیا اور نئے بیرونی الفاظ و

[6] نربدا: ہندوستان کا وہ دریا ہے جو شمالی ہندوستان کو دکن سے الگ کرتا ہے۔ اس دریا کا طول ۷۳۵ یل ہے۔ یہ امر کنٹک کے پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ گنگا کے بعد نربدا ہندوؤں کا سب سے مقدس دریا ہے۔ یہ خلیج کھمباج میں گرتا ہے۔

[7] دکن: ہندوستان کا وسطی حصہ ہے جسے دریا شمالی ہند سے الگ کرتے ہیں۔ یہ ایک پہاڑی علاقہ ہے۔ یہاں کوہ نیلگری بھی واقع ہے۔ یہاں دو پہاڑی سلسلے ہیں جو مشرقی گھاٹ اور مغربی گھاٹ کہلاتے ہیں۔

کلمات کو بھی اپنانے لگے۔ اس کو اردو بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی لشکر کی زبان اردو یا کیمپ بہت لمبے عرصے تک یہ ملک کے ایک بڑے حصے اور مختلف جماعتوں کے درمیان بھی مسلمانوں کی مشترکہ زبان ہی سمجھی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ مدراس میں بھی جہاں یہ بہت ہی کم عرصہ مروّج رہی اور وہاں بھی یہ مسلسل مقامی رجمنٹ کے ہاں افسروں اور عام لوگوں کے درمیان بھی باہمی رابطے کا ذریعہ رہی۔ پرانے اینگلو انڈین اسے مورس (Moors) ہی کہا کرتے تھے۔

HING

ہنگ، اسم ذات

سائنسی نام ایسوفوٹیڈا (Asafoetia) سنسکرت میں یہ لفظ 'ہنگو ہے۔ جبکہ ہندی زبان میں یہ لفظ ہنگ ہے اور دکنی زبان میں ہنگو یہ ایک کراہت آمیز بدبودار کیمیائی مادہ (gun.reisen chemical) ہے۔ اس سے ہندوؤں کا پسندیدہ مصالحہ بنایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مغربی اور جنوبی ہندوستان میں مغربی باشندے بھی اسے کری کے ساتھ کھائے جانے والے کیک کے ایک جزو کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ مزید دیکھیے (Popper Cake)۔

یہ منشیات کہ جس کا اب وسیع کاروبار بھی ہوتا ہے کی تیاری کو ایک ایسی کارآمد شے سے منسلک کرتی ہے کہ جس سے اس کے آغاز کے بارے میں ایک عجیب و غریب غیر یقینی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہنبری فلوکیگر فالکنز کے نارتھکس ایسو فوٹیڈا کا ذکر کرتے ہیں۔ جبکہ ان تمام مصنفین کا ایسوفوٹیڈا اور ھنگ کے حوالے سے یہ کہنا ہے کہ یہ دونوں چھتر دار پودے اس نشہ آور شے کا ذریعہ سمجھے جاتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے اور نہ ہی یہ ایسوفوٹیڈا کی تجارت کے حوالے سے کارآمد سمجھے جاتے ہیں جبکہ کائمپر کا کہنا ہے کہ ابھی تک ہنگ جس پودے سے حاصل کی جاتی ہے وہ گم رئسن ہی ہے۔ جو کہ فارس کے ضلع لارستان میں خلیج فارس کے مشرقی ساحل کے قریب سے اکٹھا کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں حال ہی میں (۱۸۵۷) میں سر جن میٹجر بلیو اس نشہ آور شے کی ذخیرہ اندوزی کندھار کے قریب بھی بتاتے ہیں۔

اس کا موازنہ نہ صرف درج بالا پودوں سے کیا جاتا ہے بلکہ اسی طرح کے دیگر نباتات سے بھی مثلاً فیرولا جو ہمیں کشمیر اور ترکستان میں ملتے ہیں۔ اور بمبئی کی منڈیوں میں فروخت ہونے والی ہینگ 'Falliaceo ,Boiss' کی پیداوار سمجھی جاتی ہے۔

HIRAWA

حراوا،اسم معرفہ

ملیالم زبان میں یہ لفظ ایرایا ہے۔ یہ مالابار[8] میں ایک نچلی ذات کا نام ہے۔ یہ ایرایا ایک لحاظ سے چرومار (Cheruma) کا ایک حصہ ہوتے ہیں اور پلیار کی نسبت ان کا معاشرتی درجہ ذرا پست ہوتا ہے۔ مزید لفظ (Polea) کے تحت دیکھیے۔

ان (ایرایا) کا نام اس حقیقت سے ماخوذ ہے کہ ان کو اپنے مالکین کے گھروں کی صرف اولتی تک ہی جانے کی اجازت ہوتی تھی۔

HIRAWEN

حیراون (احرام)

حیروان سے مراد مسلمان زائریت کا لباس ہے یہ عربی لفظ احرام کی مسخ شدہ صورت ہے۔

HOBSON JOBSON

ہوبسن جوبسن،اسم ذات

ایک مقامی تہواری میلہ یعنی ایک تماشا (دیکھیے لفظ تماشا)۔ بالخصوص محرّم کی تقریبات۔ یہ اینگلوانڈینز کے ہاں معاشرتی مماثلت رکھنے والے طبقے کی عامیانہ زبان کی ایک روایتی تقریب ہو سکتی ہے اور ہم نے اسی لفظ سے مستعار لے کر اس فرہنگ کا اسی کے متبادل ایک مختصر لفظ بنا لیا ہے۔ اس رسم کا آغاز غالباً برطانوی سپاہیوں اور ان کے گردونواح سے ہوا اور جیسا کہ ہم سمجھتے تھے کہ ان ہی کے ہاتھوں خود ہی متروک بھی ہو گیا۔ میرے دوست میجر جان ٹریٹر کا کہنا ہے کہ اس لفظ کا استعمال انہوں نے پنجاب میں برطانوی سپاہیوں یار جمنٹل منشیوں کی زبانی سنا۔ دراصل یہ اینگلوانڈین مسلمانوں کا آہ و بکا کرنے کا ایک طریقہ ہے جس سے وہ محرم کے جلوس میں یا حسن یا حسین پکارتے ہوئے سینہ کوبی کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ رسوم ہندوستان میں صرف اہل تشیع تک ہی محدود نہیں۔ ماسوائے لکھنو اور مرشد آباد کے اس ملک میں ایک بڑی تعداد سُنیوں کی بھی ہے۔ تاہم حقائق کا یہ ذکر مقتدر اور مجاز افراد کی جانب سے ہے۔

HODGETT

حجت،اسم ذات

یہ لفظ مصر اور ترکی میں انگریزوں کے درمیان زمین کے بیع نامہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ دراصل عربی لفظ حجت یعنی ثبوت ہو سکتا ہے۔ لفظ حجاہت اس ہی لفظ کی مسخ شدہ صورت ہو جو کہ مغربی ہندوستان میں زمینداروں اور ان کے مزارعوں کے درمیان کھاتے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

---

[8] مالابار: یہ ایک ساحلی علاقہ ہے جو ہندوستان کے مغربی جانب ہے۔ ساحل مالابار بحر عرب کے کنارے واقع ہے۔

مولزورتھ (Moles. Worth) کی مراٹھی لغت کے مطابق لفظ حجت عربی میں گورنمنٹ کا اقرار نامہ یا رسید ہے۔

HOG BEAR

ہوگ بیر، [ریچھ]، اسم ذات

سلاتھ بیئر امریکہ میں پائے جانے والے بعض مہمل جانور جو درختوں پر رہتے ہیں اور سست روی کی وجہ سے جانے جاتے ہیں انکا کا دوسرا نام ہوگ بیئر ہے جس کا سائنسی نام میلارسوس یوسانوس ہے۔

یہ لفظ[9] N.E.D لغت میں نہیں ملتا۔

HOG DEER

ہوگ ڈیئر (ریچھ کی ایک قسم) ،اسم ذات

یہ ایگز پورینس جرڈن ایک جانور کا مشہور اینگلو انڈین نام ہے۔

PARA

ہندوستان کا پارا

یہ نام بھی تقریباً ویسا ہی ہے جیسا کہ کوسمس میں ایک جانور کا نام ہے۔مزید لفظ بابی روسا (Babi.Roussa) کے تحت دیکھیے۔ لیکن ان دونوں جانوروں کا اور کوئی تعلق نہیں ہے۔ہوگ ڈیئر گنگا وادی کے گھاس دار جنگلوں اور مشرقی علاقوں میں کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں اور یہ بھدے انداز سے اپنا سر نیچے کر کے بھاگتے ہیں۔اس طرح یہ اس کا ایک عام نام بنتا ہے۔

HOKCHEW, HOKSIEW,AUCHEO

ہوکچو، ہوکسیو، اوچیو، اسم معرفہ

یہ فوچاو کی بندرگاہ اور فوکائی کے دار لحکومت کے مختلف نام ہیں۔ جو کہ پہلے وقتوں کی تحریروں میں نظر آتے ہیں۔ وہ لوگ دراصل فوکائن بولی کے تلفظ کی تقلید کرتے تھے جو کہ ہولچاؤ ہے ۔ بالکل ایسے ہی فوکائن کو بھی ہوکائن بولا جاتا ہے۔

HOME

ہوم

اینگلوانڈین اور نوآبادیاتی بولی میں ہوم سے مراد انگلینڈ ہے۔

HONG KONG

ہانگ کانگ، اسم ذات

یہ چینی زبان کا لفظ ہے۔ چینی زبان میں یہ لفظ ہینگ ہے جس سے مراد ایک صف یا عہدہ ہے یعنی ایک کاروباری مرکز۔کانٹان میں اس سے مراد ایک گودام

---

[9] N.E.D: یہ مخفف نیو انگلش ڈکشنری کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

ایک فیکٹری لیا جاتا ہے بالخصوص یہ لفظ یورپی اقوام کے ایک کاروباری مرکز کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔یا عرف عام میں غیر ملکی تاجر (Hong Merchants).تاجروں کا وہ گروہ جو غیر ملکیوں کے ساتھ تجارت میں اجارہ داری رکھتے تھے اور اپنے حسن سلوک کے باعث غیر ملکیوں کی ساکھ کے رکھوالے بن جاتے اور قرضوں کی ادائیگی کے حوالے سے ان کے محافظ بن جاتے تھے۔تاجروں کی اس تنظیم گلڈ کو ہانگ کہتے تھے۔اہل حرمت کی یہ اجارہ دارانہ تنظیم پہلی بار تقریباً ۱۷۲۰-۳۰ء کے دوران قائم کی گئی اور ۱۸۴۲ میں معاہدہ نانکنگ کے تحت اس کو ختم کر دیا گیا۔موخرالذکر یعنی اے۔ہیملٹن ہر طور پر یہ لفظ استعمال کرتا ہے۔اور اس ادارے کی مبادیات کا ذکر نہ صرف اس کے اُس بیان میں ملتا ہے بلکہ ابن بطوطہ کے سفر ناموں میں بھی۔

HONG BOAT

ہانگ بوٹ،اسم ذات

ایک قسم کی چینی کشتی (Sanopan) یا ایک کشتی جس کے درمیان لکڑی کا چھوٹا سا گھر ہوتا ہے۔جسے کانٹان میں غیر ملکی استعمال کرتے تھے۔

HONG KONG

ہانگ کانگ،اسم معرفہ

اس زرخیز جگہ کا نام Hiang. Kiang ہے یعنی خوش بودار نہر ہے۔

HONORE,ONORE

ہونور اونور،اسم معرفہ

ہوناور کنارا کا ایک قصبہ اور بندرگاہ ہے جو کہ قدیم دور سے لوٹ مار کے حوالے سے پہچانے جاتے تھے۔اس لفظ کے اشتقاق کے بارے میں ہم کچھ نہیں جانتے۔ضلع بیلیری میں کنارا کی زبان میں اسی نام کی جگہ کو اونورو بولا جاتا ہے Can کا ذکر آتا ہے۔
(uru, gold' honnu' honnuru village) ونسنٹ اسے پراپلوس کا ناووپا سمجھتے ہیں۔لیکن یہ ماننا بھی مشکل ہے کہ ہونور باریگازا سے ۵۰۰۰ سٹیڈیا سے کم فاصلے پر ہے جبکہ پراپلوس کے مطابق باریگازا سے ہونور کا فاصلہ ۷۰۰۰ سٹیڈیا درست مانا جاتا ہے۔حقیقی ناووب کو کدر اصل کننور (Cannanore) یا پدوپتانا (Puddopatana) یعنی جنوب کے آخری حصے میں کہیں ہونا چاہیے تھا۔
[فرہنگ مدراس کے مطابق ناوؤپا (Naovpa) نائیر (Nairs) کا ایک ملک ہے۔
بمبئی توپخانہ کے کیپٹن ٹوریانو نے ۱۷۸۳ء-۱۷۸۴ء

میں ٹیپو سلطان کی فوج کے خلاف ہونور کا بڑا مضبوط دفاع کیا۔ اور یہ ہندوستانی فوج کا بہت ہی مستند ریکارڈ ہے۔

HOOGLY ,HOOGHLEY

ہگلی، اسم معرفہ

صحیح طور پر یہ لفظ ہگلی (Hugli) ہے۔ جو کہ بنگالی لفظ ہوگلا سے لیا گیا ہے یعنی ہاتھی گھاس مغربی ڈیلٹا کے دائیں کنارے پر واقع ایک قصبہ۔ یہ دریائے گنگا کی ایک شاخ ہے جو کہ طویل عرصے تک اوگلی دریا کے نام سے جانا جاتا رہا جس کے دوسرے کنارے پر کلکتہ بھی واقع ہے۔ اور یہ سمندر سے ۲۵ میل کے فاصلے پر ہے۔

HOOKA

حقہ، اسم ذات

حقہ ہندی زبان کا لفظ ہے۔ جو کہ عربی سے ہندی میں آیا۔ حقہ صحیح طور پر ایک گول ڈبہ یا ایک پائپ ہوتا ہے جس سے پانی کے ذریعے تمباکو نوشی کی جاتی ہے۔ جو مرکب حقہ میں استعمال ہوتا ہے وہ تمباکو مسالہ شیرہ اور پھل وغیرہ کا ایک انوکھا آمیزہ ہوتا ہے اس کی مزید تفصیل کے لیے بادن پوول کی (Punjab products,i29, دیکھیے)۔ جس کی ایک پیچیدہ شکل ہبل ہبل ہے۔ ۱۸۴۰ء میں حقہ کول کتہ میں کھانے کی میز اور رجمنٹل میس ٹیبل پر بہت عام نظر آتا تھا۔ اور کھانے پر سے کپڑا ہٹانے سے پہلے مختلف اطراف سے اس کی گڑ گڑ کی آواز سنائی دیتی تھی اس وقت وہاں یہ ایک معمول تھا۔ مزید کچھ بارہ یا پندرہ برس پیچھے چلے جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت یہ کوئی آن ہونی بات نہ تھی کہ عمر رسیدہ ہندوستانی مغرب سے واپسی پر حقہ استعمال کرتے اور موجودہ لکھاری اپنے بچپن کی ایک بزرگ عورت کو اس طرح یاد کرتے ہیں جس نے سکاٹ لینڈ میں کئی سالوں تک حقے کا استعمال کیا۔ علاوہ ازیں ۱۸۶۰ء میں جب لکھاریوں کے دوسرے گروہ نے سب سے پہلے مدراس میں بسیرا کیا تو اس وقت مدراس پریذیڈنسی میں تقریباً آدھا درجن مغربی ایسے تھے کہ جو اب بھی حقہ پیتے تھے۔ لیکن اب ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہے۔ حیدرآباد میں چند ایک لوگ ایسے ہیں کہ جو حقے کا استعمال جاری رکھے ہوئے ہیں۔

HOOKA.BURDAR

حقہ بردار، اسم ذات

حقہ بردار ہندی زبان کا لفظ ہے جو کہ فارسی لفظ حقہ بردار اور حقہ بیئرر سے ہندی میں آیا۔ یعنی وہ ملازم جس کا کام صرف اپنے مالک کے لیے حقہ بھرنا اور اس کو وقت پر مہیا کرنا ہوتا تھا۔

HOOKUM

حکم، اسم ذات

ایک حکم۔ عربی سے ہندی میں آیا۔ ہندی زبان میں یہ لفظ حکم ہے ۔مزید حکیم(Hakim) کے تحت دیکھیے۔

HOOLUCK

ہولک، اسم ذات

بنگالی زبان میں یہ لفظ ہولک ہے یہ لفظ لغات میں نہیں ملتا لیکن ممکن ہے کہ یہ سنسکرت[10] لفظ یولک اور یولیوکا یعنی ایک اُلو سے مشتق ہو۔اس طرح جانور اور پرندے دونوں کی آہ و بکا سے ان کے نام رکھے گئے ہیں۔

کالا گبن پہلے پہل یہ دور دراز شمالی سرحدی علاقوں میں اکثر پالا جاتا تھا البتہ اب یہ اپنی مختلف پیاری پیاری حرکتوں اور درد بھری آوازوں کے باعث ایک پالتو جانور بنتا جا رہا ہے۔ کھاسیہ پہاڑوں کے جنگلوں میں اس وقت بھی جب کہ وہاں کوئی آواز سنائی دیتی تھی اور نہ ہی زندگی کے آثار نظر آتے تھے ۔ اگر کوئی ہولہو ہولک (hoolhoo'Hooluck)پکارتا تو اس کے جواب میں چیخ و پکار کی ایسی دور دراز آوازیں سنائی دیتیں کہ جیسے یہاں سینکڑوں جانوروں اور پرندوں نے ایک دم زندگی کا آغاز کر دیا ہو۔

[10] سنسکرت: ایک پرانی ہند آریائی زبان ہے۔

HOOLY

ہولی

ہندی میں یہ لفظ ہولی سنسکرت میں ہولا کا ہے۔ ممکن ہے یہ الفاظ اس آواز سے بنے ہوں جو گاتے وقت سنائی دیتی ہے۔ جشن بہاراں، بہار کی آمد پر پھاگن کے مہینے میں موسم بہار میں پورا چاند نظر آنے سے پہلے دس دنوں کے دوران منعقد کیا جاتا ہے۔ یہ جشن بہاراں عید کی ایک قسم ہے۔ جو کرشنا اور گوالن کے احترام میں منائی جاتی ہے۔ اس رسم میں پچکاری میں سرخ پاؤڈر میں زرد مائع ملا کر راہ گیروں پر پھینکا جاتا ہے۔ کرشنا کی یاد میں عجیب و غریب گانے گائے جاتے ہیں اور آگ کے گرد رقص کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بنگال میں اس ضیافت کو ڈھول جاترہ یا جھولوں کا میلہ بھی کہا جاتا ہے۔

HOON

ہون، اسم ذات

ایک سونے کا پگوڈا سکہ[5]* یعنی ہندی ہون (hun) ہو سکتا ہے یہ لفظ کنارا زبان کے لفظ ہونو (honnu)یعنی سونا ہے۔

HOONDY

ہونڈی، اسم ذات

ہندی زبان میں یہ لفظ ہندی اور ہنداوی ہے جبکہ مراٹھی اور گجراتی زبان میں یہ صرف ہندی (hundi) ہے یعنی مقامی زبان میں ایک رسید۔

HOONIMAUN

ہونی مان (ہنومان)، اسم ذات

ہونی مان سے مراد ایک جسیم بے دم بندر جسے لنگور بھی کہا جاتا ہے۔

HOOWA

ہُووا

سنہالیوں کے ہاں ایک خاص قسم کی آواز ہُوا اور (huwa) ہے۔ علاوہ ازیں یہ لفظ اس فاصلے کے لیے بھی ہوتا ہے جہاں تک یہ آواز سنی جا سکے۔ آسٹریلین کوای (Coo.ee) سے موازنہ کریں۔

HOPPER

ہوپر، اسم ذات

ہوپر جنوبی ہندوستان کے بالائی علاقوں میں عام طور پر چاول کے سفوف سے تیار کردہ کیک کے لیے بولی جانے والی ایک عام اصطلاح ہے۔ جو کہ کسی حد تک بالائی ہندوستان کی گندم کی چپاتیوں جیسی ہوتی ہے۔

یہ تامل لفظ (appam) ہے۔ جو لفظ اپو (appu) سے ہے یعنی ہاتھ سے تالی بجانا بمبئی میں اسے آپ (ap) کہتے ہیں۔

HOPPO

ہوپو، اسم ذات

کینٹن میں ایک چینی منیجر ہوتا ہے۔ جبکہ ڈاکٹر ولیم اس حوالے سے ایک مختلف رائے دیتے ہیں جو اتنی تسلی بخش تو نہیں ہے لیکن N.E.D (لغت) ڈاکٹر ولیم کے اقتباسات میں درج رائے کو قبول کرتی ہے۔

HORSE KEEPER

گھوڑا بردار

ہارس کیپر ایک پرانی صوبائی اصطلاح ہے یہ مدراس پریذیڈنسی اور سائیلون میں ڈھلے کے لیے استعمال کی جاتی تھی۔ شمالی ہندوستان اور بمبئی میں اس کے لیے سائیس اور گھوڑ اوالا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

HOSBOLHOOKUM

حسب الحکم

دراصل یہ عربی زبان کا لفظ ہے جو کہ ہندی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ حسب الحکم اصطلاحاً حکم کے مطابق ان الفاظ سے مراد شاہی فرمان کے مطابق ریاست کے افسران کا جاری کردہ دستاویزی فارمولا لیا

جاتا ہے تب سے (حسب الحکم) کوایسی دستاویز کے نام کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

HOTWIND

ہاٹ ونڈ

یہ اصطلاح ہندوستان کے بالائی علاقوں میں سال کے اس موسم کے لیے بولی جاتی ہے جب مغرب کی جانب سے خشک ہوائیں چلتی ہیں جو کہ ٹیٹی اور تھرم اینٹی ڈوٹ کی طرح گرم ترین ہواؤں کو بھی ٹھنڈا کر دیتی ہیں۔اوران کے لیے سازگار ثابت ہوتی ہیں۔

HOWDAH, VULG. HONDER,&C

ہودہ

لفظ ہودہ جس کی عوامی شکل ہودر Howder ہے۔ یہ ہندی لفظ عربی لفظ ہوداج (haudaj) کی ترمیم شدہ شکل ہے یعنی ایک بڑی آرائشی کرسی جو ہاتھی پر سواری کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔دراصل عربی میں یہ لفظ (ہودے) havday ہے۔جو کہ کوڑا کرکٹ اٹھانے والے اونٹوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

HUBBA

ہبہ،اسم ذات

ہبہ سے مراد ایک دانہ ایک ذرہ یا تھوڑا سا ہے عربی میں یہ لفظ ہبہ (habba) ہے۔

HUBBLE .BUBBLE

ہبل ببل،اسم ذات

ایک صوتی ترکیب جس کا اطلاق حقے کی اُس ابتدائی حالت پر کیا جاتا ہے جو کہ ہندوستانی استعمال کرتے تھے۔تمباکو یا تمباکو کے ساتھ اور کئی اشیا کے آمیزے کو دہکتے ہوئے کوئلوں کے ساتھ سرخی مائل بادامی رنگ کے چلم میں رکھا جاتا ہے جس کو ایک نالی کے ذریعے آدھے پانی سے بھرے ہوئے ناریل کے خول میں لے جایا جاتا ہے۔اور نالی کی دوسری جانب سے دھواں نکلتا ہے جس سے گڑ گڑ کی آواز سنائی دیتی ہے۔

HUBSHEE

حبشی،اسم معرفہ

عربی میں یہ لفظ 'حبشی'(Habashi) ہے فارسی میں حبشی (Habshi) یعنی ایک (حبشہ کا باشندہ ایک سیاہ فام)۔یہ نام اکثر خاص طور پر مغربی ساحل پر جنجرہ کے افسر اعلیٰ کے لیے بولا جاتا ہے جو کہ اہل حبشہ ہیں۔

HUCK

حق

دراصل عربی میں یہ لفظ۔ حق ہے یعنی ایک بالکل صحیح قانونی دعویٰ ایک برحق مطالبہ جو مسلمہ طور پر رواج پا چکا ہو۔

HUCKEEM

حکیم

عربی سے ہندی میں آیا۔ ہندی میں یہ لفظ حکیم یعنی ایک طبیب ہے۔ مزید لفظ Hakim دیکھیے۔

HULLIA

حلیہ، اسم ذات

کنارا کے حلیہ جو کہ بالکل پلیاپالاین (poleaPulayan) جیسا ہی ہوتا ہے۔ یعنی پریہا (Pariah)۔

HULWA

حلوہ، اسم ذات

اس لفظ کا تلفظ حلوہ اور حلاوا ہے۔ یہ لفظ قسطنطنیہ سے کول کتہ تک مستعمل ہے۔ ہندی زبان میں یہ ایک قسم کی میٹھی ڈش ہے جس کے اجزائے ترکیبی دودھ شکر بادام کا آمیزہ اور الائیچی دار گھی ہوتا ہے۔ بمبئی کا بہترین حلوہ مسقط سے درآمد کیا جاتا ہے۔ عربی میں اس لفظ کا تلفظ حلوہ اور حلاوہ ہے۔ اس سے مراد ایک مٹھائی ہے۔

HUMMAUL

حمال (قلی)

عربی زبان میں یہ لفظ حمال یعنی ایک قلی ہے۔

ہندوستان میں اس لفظ کا استعمال مغرب تک ہے اور اب عام طور پر یہاں یہ لفظ ایک پالکی بردار کے لیے بولا جاتا ہے۔ سیسلی کے کچھ علاقوں میں ابھی تک یہ کمالو کی شکل میں موجود ہے۔ اندلس اور الحمل میں اس شخص کو کہا جاتا ہے جو مال بردار گھوڑا چلاتا ہو۔ اور مورو کو میں بھی یہ لفظ اسی طرح بولا جاتا ہے۔

HUMMING .BIRD

ہمنگ برڈ

ہندوستان کے کچھ حلقوں میں یہ نام خاص طور پر شمیرا کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

HUMP

کوہان یا کب، ہمپ، اسم ذات

کول کتہ کے کوہان ہندوستانی بیلوں کے نمکین کوہان[11] ہوتے ہیں جو اس شہر سے برآمد کیے جاتے ہیں۔

---

[11] کوہان: (کو۔ہان) [ف۔ا۔مذ] اونٹ کی پیٹھ کی بلندی۔
۲۔ سانڈ یا بیل کا اونچا قد۔

HURCARRA,HIRCARA

ہرکارا،اسم ذات

ہندی میں یہ لفظ ہرکارا ہے جس سے مراد ایک قاصد ایک پیغام رساں ایک مخبر ایک جاسوس ہے۔ولسن کے مطابق اس لفظ کا اشتقاق یوں بھی ہو سکتا ہے۔ہر یعنی سبھی کار یعنی کام۔یہ لفظ پچھلی صدی کے پہلے ساٹھ سال یا اسی کے لگ بھگ کول کتہ میں ایک اخبار کو جس کا عنوان بنگال بارکارو تھا اور غیر ہندوستانیوں کے علاوہ باقی لوگ اسے ہرکرو بولتے تھے اور (Gilchristian) میں یہ لفظ ان لہجوں Hurkaru کے ساتھ بہت معروف ہوا۔

HURTAL

ہرتال (زرد زہریلا پتھر)

ہرتال ہندی زبان کا لفظ ہے جو کہ سنسکرت سے ہندی میں آیا۔سنسکرت میں یہ لفظ ہریتالا کا ہرتال اور ہریتال ہے۔جس سے مراد زرد زہریلا پتھر ہے۔

HUZARA

ہزارا،اسم معرفہ

اس لفظ کے دو بالکل مختلف استعمالات ہیں الف۔فارسی میں ہزاراافغانستان کے دوردراز جنگلوں بالخصوص کابل کے شمال مغربی اور جنوب مغربی علاقوں پر قابض ہو جانے والے کئی ایک قبائل کے چینی نام کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔یہ قبائل کسی طرح بھی افغان تو نہ تھے۔لیکن دراصل ان میں زیادہ تر خدوخال اور کچھ تو زبان کے لحاظ سے بھی منگول تھے۔ایک دفعہ یہ اصطلاح عام طور پر افغانستان اور دریائے آمو(Oxus)کے دوردراز پہاڑی علاقوں میں رہنے والے اور ایک جنگلی قبیلے کے لیے بھی استعمال کی گئی جو کہ ایک صدی تک کتبوں کی شکل میں پائی گئی اور تقریباً ایک ڈیڑھ صدی تک اسکاٹ لینڈ میں بھی قبیلوں کے لیے ہی بولی گئی۔علاوہ ازیں یہ لفظ محض فارسی لفظ ہزار ۱۰۰۰ سے ہے۔منگول بادشاہ چنگیز خان اور اس کے جانشینوں کو بھی ہزار کہا جاتا تھا۔اور اگر ہم یہ مان لیں کہ افغانستان کے ہزاراافغانستان کے پیشہ ور غارت گروں کے جھتے ہوا کرتے تھے(تو اس بات کے حق میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے)اور اگر یہ لفظ داخان کے غیر منگولوں کے لیے استعمال کیا جائے تو لازمی طور پر اس کے معنی بدل جائیں گے۔

HUZOOR

حضور،اسم ذات

(عربی زبان میں لفظ حضور یعنی حاضری ہے) مقامی لوگ یہ لفظ کسی معزز شخص یا اپنے آقا کے لیے عزت کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور بعض اوقات یہ لفظ ایک اہل مغرب کے لیے کسی دوسرے اہل مغرب کی

موجودگی میں احترام کے طور پر استعمال کیا جاتا۔ علاوہ ازیں اس لفظ سے جڑے ہوئے کئی اور الفاظ جیسا کہ حضرت اور حضوری قرابت داری کے طور پر بھی بولے جاتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ پلینی، http://en.m.wikipedia.org تاریخ ملاحظہ ۷ فروری ۲۰۱۹ء، وقت ملاحظہ 4:20pm ۔

۲۔ جمیل جالبی، قومی انگریزی اردو لغت، ص ۲۳۰۱۔

۳۔ ایضاً، ص ۱۷۔۱۸۔

۴۔ گستاؤلی بان، تمدن ہند مترجم سید علی بلگرامی (لاہور: محمود ریاض پرنٹرز، ۱۹۶۲ء)، ص ۱۰۶۔

۵۔ جمیل جالبی، قومی انگریزی اردو لغت، ص ۱۱۷۸۔

۶۔ گستاؤلی بان، تمدن ہند مترجم سید علی بلگرامی، ص ۸۷۔

۷۔ ایضاً، ص ۹۷۔

۸۔ ایضاً، ص ۱۰۱۔

۹۔ ہنری یول، آرتھر برنل (Hery Yules, Arther Burnal)، *Hobson Jobson: A Glossary of Colloquial, Anglo-Indian Words and Phrases and of Kindered Terms, Etymological, Historical, Geographical and Discursive*، ص xi۔

۱۰۔ سنسکرت، http://www.britanica.com، تاریخ ملاحظہ ۲۵ فروری ۲۰۱۹ء، وقت ملاحظہ 10:22 am۔

۱۱۔ مولوی فیروزالدین، فیروز اللغات اردو جامع (لاہور۔راولپنڈی۔کراچی: فیروز سنز لمیٹڈ، س۔ن)، ص ۱۰۴۷۔

"I"

IMPALE

امپیل (ٹھوکنا)، فعل

تقریباً ایک صدی سے پہلے تک ایک انگریز گورنر کی جانب سے کسی مجرم کو سلاخوں کے پیچھے بھیجنے کا حکم نامہ[1] ملنا ایک انتہائی چونکا دینے والا عمل سمجھا جاتا تھا۔ (مزید لفظ دیکھیے کالیوٹ)

INAUM ,ENAUM

انعام، اِنعام

عربی لفظ انعام سے مراد ایک تحفہ یا (کسی اعلیٰ شخص کی جانب سے کی گئی) ایک نوازش ہے۔ لیکن بالخصوص ہندوستان میں اس سے مراد بلا معاوضہ زمین کا تحفہ یا وہ زمین جو حاصل کی گئی ہو۔ انعام ایسی زمینوں کے مالک کو کہا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں مغربی ہندوستان میں یہ لفظ بخشیش کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ لفظ کا یہ استعمال تقریباً ۳۰ یا ۴۰ سال قبل ایک انگریز مسافر کی چھوٹی سی غلطی کے نتیجے میں وہاں کے انعام داروں اور حکومت کی مبینہ سختی کے باعث استعمال کا باعث بنا۔ اس مسافر نے بتایا کہ ہندوستان کے مغرب میں اس حوالے سے عوام کے جذبات واحساسات اس قدر شدید ہیں کہ یہاں ہر پالکی بردار اپنے فرائض کی انجام دہی پر متواتر انعام! انعام! صاحب! کی التجائیں کرتے تھے۔

INDIA INDIES

انڈیا، انڈیز، اسم معرفہ

اس نام پر تو ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ اس سلسلے میں ہم محض چند نکات کو زیرِ بحث لا سکتے ہیں۔ اگر ایسا ممکن ہو تو بھی لفظ انڈیا کا حقیقی مقامی نام (ہندو) معلوم کرنا آسان نہیں لیکن اس لفظ کے حوالے سے یہ ادراک پہلے ہی سے موجود ہے۔ ظاہری طور پر پرانوں (Puranas) میں اس حوالے سے بہاراتاوارشا استعمال کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بدھ مت کی کتابوں میں اس تصور کے حوالے سے اساطیری تکوین کی ایک اصطلاح جامبودویپا استعمال کی جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ جنوبی باشندے اب بھی یہ اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ بعض یونانی اور رومی مصنفین کی جامع تعریفوں میں اس ملک کے حوالے سے یہی تصور ملتا ہے جو ہیون ٹی سانگ اور دوسرے چینی زائرین کے اندازِ گفتگو میں یہ خیال بالکل واضح ہے۔ جبکہ آشوکا کتبات ۲۵۰ قبل مسیح کے مطابق ہندوستانی سلطنت کے تحت انڈیز کا ایک خاصا حصہ آتا ہے۔ اور ۱۱ ویں صدی عیسوی میں تنجور کے ایک کتبے کے مطابق جس میں ہندوستان کے ایک بڑے حصے کا اتفاقاً ذکر کیا گیا ہے جسے ویراچولا

---

[1] حکم نامہ: مذکر۔ تحریری حکم۔ لائسنس، وہ دستاویز جو کوئی اختیار تفویض کرے۔

نے فتح کیا۔اُس میں بھی اسی طرز عمل کو اختیار کیا گیا ہے۔ ۱۱ویں صدی میں تیار کردہ کلیانا کے شاہی خاندان کی پیتل کی تختی پر ہمیں ایک تحریر ملتی ہے۔"ہمالیہ سے پل تک "یعنی راما کا پُل یا آدم کا پُل۔ جیسے کہ ہمارے نقشوں میں موجود ہے۔اور مسلمانوں کی پرانی توضیحات میں باقاعدہ نام کے ساتھ درج ذیل اقتباس میں ملتا ہے۔وہ وجیایانا گرا کے ہندو بادشاہوں کے ہاں بھی چودھویں صدی کے کتبات میں ہندوستان بھر کے حوالے سے اس تاثر کی نشاندہی ہوتی ہے۔بلاشبہ اس نام کا آغاز سنسکرت سے ہوا۔ سنسکرت میں یہ لفظ سندھو یعنی سمندر اور پھر مغرب میں اس سے مراد ایک بہت بڑا سمندر اور اس کے کنارے پر پائے جانے والے علاقے جن کو ہم آج بھی سندھ کہتے ہیں وہ لیئے جاتے ہیں (علاوہ ازیں دنیا کے مختلف حصوں اور خود انڈیا کے مختلف حصوں میں ایک تبدیلی کے باعث اس نام کی صفیری آواز ہائیانہ آواز میں بدل گئی اور آخر کار فارسی میں یہ لفظ ہندو بن گیا۔اور اسی طرح یونانیوں اور لاطینیوں کے ہاں بھی لوگوں کے لیے اول جبکہ دریاؤں کے لیے اور انڈیا میں اس کے کنارے پر واقع ملک کے لیے یہ لفظ ہندوستان بن گیا۔ علاوہ ازیں مغربی قطعے کو بھی یہی نام دیا گیا اس سے پورے ملک کا تصور بنا جس کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں۔ پہلے تو وہ نام قدرتی طور پر غیر ملکیوں نے ہی استعمال کیا لیکن آہستہ آہستہ یہ پورے ملک میں پھیل گیا۔کچھ کا خیال ہے کہ یہ نوڈ کی اس زمین کا ہے جہاں قابیل نے ہجرت کی اور جس کے معنے بھی ایسے ہی ہیں۔ لیکن اس کی ہر مشکل قابل توجہ ہے۔ایسے ہی قرونِ وسطی کے کچھ مصنفین یعنی جون میری نولی کے ہاں بھی اس حوالے سے عجیب وغریب تذکرہ ملتا ہے کہ کچھ مشرقی نسلیں قابیل ہی کی آل اولاد ہیں۔لفظ انڈیا پرسی پولس یعنی تخت جمشید کے مقبرے پر اور گندارا یا گندھارا کے آثار میں ایک مسیحی رسم الخط کی شکل میں نظر آتا ہے۔بلاشبہ کسی حد تک اس حوالے سے اس لفظ کا یہ استعمال محدود بھی ہے۔اولین یونانی مصنفین جنہوں نے ہندوستان اور ہندوستانیوں کے حوالے سے بات کی وہ مائیلٹس ہیروڈوٹس کے ہیکیٹیوس اور کٹیسیاس ۵۰۰،۴۴۰،۴۰۰ قبل مسیح تھے۔ موخرالذکر کٹیسیاس اگرچہ ہیروڈوٹس سے زیادہ افسانے کہتے ہیں وہ ہندوستان کے بارے میں زیادہ واضح ادراک پیش کرتے ہیں۔اس سلسلے میں زیادہ بحث کرنے سے پہلے ہمیں یہ بات بتا دینی چاہیے کہ لفظ انڈیا بذات خود ایک لاطینی شکل ہے۔اور یہ دوسری صدی کے وسطی دور اور یہ لیوسیئن پاولا پنوس سے پہلے کسی دوسرے یونانی مصنف کے ہاں کہیں بھی نظر نہیں آئی۔ہندوستان کا نام نا صرف اپنے بنیادی اطلاق جس سے مراد دریائے سندھ کے ساحلوں پر پائے جانے والے علاقوں سے لے کر جزیرہ نما جس میں سندھ اور گنگا کی وادیاں اور ایک طرح سے پرے

تک کے تمام علاقے بھی شامل ہیں کی بناپر بھی پھیلا ۔اس لفظ کے نسبتاً زیادہ مبہم اور درست استعمال کا امتزاج ہمیں بطلیموس[2] میں ملتا ہے۔ جہاں پر اصل ہندوستان کی سرحدوں کی مجموعی نشاندہی ہندوستان گنگا میں کر کے ایک حیران کن حد تک کر دی گئی ہے۔ جبکہ پرے تک کے تاریک علاقے 'ہندوستان گنگا سے پرے' کے نام سے ہمارے سامنے آتے ہیں ۔اور ہندوستان کا دوہرا تصور یعنی باقاعدہ ہندوستان اور ہندوستان کا مبہم تصور ہمارے دور تک آن پہنچا ہے۔یہ تصور تاریک دور میں اس قدر مبہم ہو گیا کہ انڈیا کو بعض دفعہ ایشیا کے مترادف کے طور پر اور بعض دفعہ اِسکو دنیا کے تین حصے سمجھا جاتا رہا۔تاہم اس سے پہلے مختلف انڈیا کو ممیز کرنے کا رجحان ملتا ہے۔جو انڈیا کی متنوع اشکال سے مختلف ہے۔ ہندوستان کبیر اور ہندوستان صغیر جیسی اصطلاحات ہمیں چوتھی صدی میں ملتی ہیں۔یہ الگ فطری امر ہے کہ جہاں علم محدود ہوتا ہے وہاں ان اصطلاحات کا استعمال بھی مختلف اور متغیر ہو جاتا ہے۔لیکن تقریباً ۱۰۰۰ سال تک یہ الفاظ اسی طرح مروج رہے۔ اور یوں اس دور کی آخری صدیوں میں ہمیں ایک تیسرے انڈیا کا تصور بھی ملتا ہے۔اور ایک رجحان (جس کی جڑیں ہمیں ماضی میں دور کہیں ورجل کے دور میں ملتی ہیں) نظر آتا ہے کہ ان تینوں انڈیا میں سے ایک کو افریقہ میں واقع قرار دیا جائے۔

انڈیا کے اس ہمہ پہلو تصور نے ہمیں اور کئی دوسری مغربی اقوام کو جمع اسم کی شکل میں کچھ ایسے مقامی الفاظ دے دیے ہیں جو آج تک زیر استعمال ہیں۔ مثلاً انڈیز ، لِس انڈیز، لے انڈیز وغیرہ۔ہم مزید یہ کہہ سکتے ہیں کہ فرائر اڈورک کے مطابق چین ہندوستان بالا ہے جبکہ میری نولی کے مطابق یہ انڈیا میگنا اور میکسما ہے۔ اور مالا بار انڈیا پروا اور انڈیا انفیریئر ہے۔

یہاں انڈیا کے لیے ایک اور مشرقی اصطلاح استعمال کی جاتی تھی کہ یہ دجلہ اور دریائے فراط کے دہانے پر موجود ایک ملک ہے جس کو بصرہ کے لوگ ہند ہی کہتے ہیں۔ سر ایچ۔ رالنسن اس چیز کو اس حقیقت سے منسلک کرتے ہیں کہ تلمودی مصنفین نے اوبیلا کو ھویلا سے گڈمڈ کر دیا ہے۔ چینی مسافر ہیون ٹی سانگ سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے اور اس کے ہم مذہبوں کو انڈیا کی ایک تکثیریت یہاں نظر آئی اور وہ تعداد میں پانچ تھی ۔ یعنی شمالی ، مرکزی ، مشرقی ، جنوبی اور مغربی۔یہاں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اصل لفظ سندھو سے یہ دونوں نام کیسے نکلے ۔ صفیری اور فارسی شکل اپنائے ہوئے یہ لفظ ہند جس کا استعمال اس عظیم ملک کے لیئے اِستعمال کیا جاتا ہے۔جو کہ دریائے سندھ کے اس پار واقع ہے کیسے عربوں تک رسائی حاصل کر گیا۔

---

[2] بطلیموس: ایک یونانی نژاد مصری ماہر فلکیات وریاضی وجغرافیہ دان تھا۔ اس نے مصری شہر اسکندریا میں پرورش پائی۔اس کے حالاتِ زندگی کے بارے میں خاطر خواہ معلومات دستیاب نہیں ہیں۔

لیکن جب انہوں نے وادی سندھ پر حملہ آور ہو کر اسے فتح کر لیا تو انہیں معلوم ہوا کہ اسے سندھو کہتے ہیں پھر انہوں نے یہ نام لفظ سندھ کی شکل میں اپنا لیا۔ اور اس کے بعد لفظ ہند اور سندھ کو باقاعدہ ممیز کیا جانے لگا۔ حالانکہ عام طور پر دونوں الفاظ ایک ہر طرح کے ہیں اور اس کو ایک ہی کل کے دو اجزا سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان کا اطلاق ایتھوپیا کے ایک علاقے پر کیا جاتا ہے اور یہ ۱۵۰۰ سال سے کیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے ہمارے پاس مزید بات کرنے کی فی الوقت گنجائش نہیں ہے۔

لفظ انڈیا کی اس مبہم توسیع جس کا حوالہ ہم نے یہاں دیا ہے انڈیز کے ساتھ ساتھ کسی شکل میں اب بھی موجود ہے۔ بلاشبہ انڈیا مقامی بولی میں بھی اُس مغربی قوم کے لیے تقریباً ٹھیک ہی بولا جا سکتا ہے کہ جو مشرق میں قابض ہوں یا اس پر ان کا قبضہ ہو۔ یوں پرتگالی انڈیا صرف مغربی ساحلی علاقوں کو ہی سمجھتے تھے اور اب بھی یہی سمجھتے ہیں۔ ان کے سولھویں اور سترھویں صدی کے مصنفین کے ہاں اُس انڈیا جو پرتگالیوں کا علاقہ تھا اور وہ انڈیا جو مغربی ساحل اور موگور پر ان کے قریب ترین ہمسایوں یعنی مغلوں کا علاقہ تھا میں فرق سمجھا جاتا تھا۔ جبکہ ولندیزیوں کے نزدیک انڈیا سے مراد جاوا اور ان کے وہ علاقے جو ان سے دور تو تھے لیکن وہاں حاکمیت ان ہی کی تھی لیے جاتے ہیں۔ ایک ہسپانوی کے مطابق اگر ہم غلطی پر نہیں تو انڈیا منیلا ہے۔ کیا قدیم رومی صوبے گالیا کے لوگ پونڈیچری چندر نگر اور ری یوہن نہیں لیے جاتے؟ یقیناً لیے ہیں۔

جہاں تک ویسٹ انڈیز کا تعلق ہے تو یہ ایک عظیم امیر البحر کی اپنی ہی اس غلط فہمی کے باعث ابھرا کہ جب وہ اپنی ایک یادگار بحری مہم کے دوران جس میں وہ انڈیا پہنچنے کے لیے ایک نئے راستے کا متلاشی تھا۔ اور اسے یہ زعم تھا کہ اس نے یہ راستہ لیا ہے وہ مشرق کی بجائے مغرب کی جانب چل نکلے۔ اس کا ہدف تو ہسپانیہ دی انڈیز تھا۔ پھر اس پر یہ بات بتدریج منکشف ہوئی کہ جس زمین پر وہ پہنچا ہے۔ درحقیقت وہ مشرق کی وہ قدیم سرزمین نہ تھی جو اس کی منزل تھی اور پھر یہ سب مل کر ویسٹ انڈیز کہلایا جانے لگا۔ انڈیا کولمبس کے دریافت کردہ جزیروں پر مفروضاتی طور پر ہندوستان کے اور اس سے ملحقہ براعظموں کے باشندوں کے لیئے بھی مستعمل ہے۔ رفتہ رفتہ یہ ان قبائل کے لیئے عمومی طور پر استعمال کیا جانے لگا جن کو شمال میں اسکیمو اور جنوب میں پیٹاگونیا کہتے ہیں۔ کے قبائل کے لیے استعمال کیا جانے لگا۔ اس کے غلط استعمال کی وجہ سے ہم یہ لفظ ہندوستان کے ملکی یا اپنے باشندوں کے لیے استعمال کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ ہم لفظ ہندوستانی ایک اسم صفت کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ لیکن جدید انگریز لوگ جن کا اس ملک سے کسی طور تعلق رہا ہے یہ لفظ وہاں کے

باشندوں کے لیے استعمال نہیں کرتے۔ فارسٹ اپنی تحریر Vovage to Mergui میں ایک غیر شائستہ لفظ استعمال کرتے ہیں لیکن ہندوستانز بذات خود ہندوستان میں ہندوستانی سے مراد وہ باشندہ لیتے ہیں جس کا تعلق وادی گنگا کے بالائی اور اُس کے ملحقہ علاقوں سے ہو۔

INDIAN

انڈین

مہاوت یعنی فیل بان[3] کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے۔

INDIGO

انڈیگو، اسم ذات

(Indigoferatinctorcod) ایک پودا ہے۔اس کے آرڈر کا نام N.O Leguminosaeo ہے ۔ اس سے گہرا نیلا رنگ بنایا جاتا ہے۔یونانی طبیب بقراط اپنے عہد میں یہ لفظ کالی مرچ کے لیے استعمال کرتے تھے وہیں سے یہ لفظ نکلا۔ جبکہ ڈسکورائیڈز یہ لفظ آئرن کے ریڈروکس کے لیے استعمال کرتے تھے۔ جسے انڈین ریڈ بولا جاتا ہے۔لائیڈل اور اسکاٹ اسے گہرا نیلا یعنی نیل کہتے ہیں مصریوں کے ہاں یہ رنگ حنوط شدہ لاش کے کفن کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔

INGLESE

انگلیز

انگلیز ہندی لفظ ہے۔ ہندی میں اس لفظ کا تلفظ اِنگلیز اور اَنگلیز ہے۔ ولسن اس کی وضاحت اس طرح کرتے ہیں کہ اس سے مراد وہ معذور سپاہی ہیں جنہیں پنشن کے طور پر زمین عطا کی گئیں۔ لیکن اب یہ لفظ صرف سپاہیوں کی پنشن کے مترادف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مسٹر کارنیگی پلیٹس کی پیروی کرتے ہوئے کہتے ہیں غالباً یہ انگلش کی مسخ شدہ شکل ہے۔ کیوں کہ مقامی حکومتوں کے ہاں پنشن نام کی کسی چیز کا تصور نہ تھا جس کے بدلے میں انھیں زمین پنشن کے طور پر دی جائیں۔ بہر حال یہ وضاحت تسلی بخش نہیں ہے۔ ولسن کے مطابق سر ایچ ایلیٹ کی یہ تجویز یہ انویلڈ کی مسخ شدہ شکل ہے (جو کہ سپاہیوں نے کسی طرح سے انگلش کے ساتھ گڈ مڈ کر دیا تھا) زیادہ قابل قبول ہے۔

INTER LOPER

انٹرلوپر

ماضی میں انٹرلوپر سے مراد وہ شخص لیا جاتا تھا جو بغیر لائسنس کے یا کسی تجارتی کمپنی جیسا کہ ای آئی سی جس کے پاس تجارت کرنے کا اجازت نامہ ہو کمپنی میں ملازمت اختیار کیے بغیر ہی تجارت کر لے۔ علاوہ ازیں اس لفظ کا اشتقاق بالکل مبہم ہے۔ یہ ولندیزی زبان کا

---

[3] ہاتھی بان (شطرنج کا ایک مہرہ)۔

ہی دِکھتا ہے۔ لیکن زہین ولندیزی دوست اس لفظ کا ولندیزی منبع تلاش کرنے میں ناکام رہے۔ اس کا قریب ترین لفظ انڈر لوپن ہے۔اس سے مراد زیرِ آب کرنا یا امنڈنا ہے۔ بیلی کی طرف سے بیان کردہ مخلوط اشتقاق جس کی سکیٹ بھی حمایت کرتے ہیں تقریباً ناممکن اور نا قابلِ قبول ہے۔ ہو سکتا ہے یہ انگریزی لفظ ہونٹولوپن کی مسخ شدہ صورت ہو جس سے مراد کھسکنا فرار ہونا یا بھاگ جانا ہے۔

IPECACUANHA(WILD)

ایکاکوانہاوائیلڈ، اسمِ ذات

(Asclepias Ipecauanha curassavica,L)

ایک پودے کا نباتاتی نام ہے جو کہ قدرتی طور پر تمام حاری ممالک میں اگایا جاتا ہے۔ اس کا اصل Ipecacuha سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن اس کی جڑ سخت قے آور ہوتی ہے جس کے باعث اس کا یہ نام پڑا۔ جبکہ اصل Ipecacuanha کی ہندوستان میں کاشت کی جاتی ہے۔

IRON WOOD

آئرن ووڈ

مختلف علاقوں میں یہ نام بہت سے درختوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً

Mesuaferra,L.N.OClusiaceae

() کے لیے ہندی میں ناگ کسار کے لیے جبکہ برما کے مختلف صوبوں میں یہ نام زائیلیا ڈولا بری فارمس کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

I-SAY

آئی سے

چینیوں کے ہاں انگریز سپاہیوں کو بھیڑ میں بلانے کے لیے بولا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بولوگنے میں فرانسیسی آوارہ گرد بھی ایسے بلاتے ہیں۔ اموائے میں چینی غیر ملکیوں کو بلانے کے لیے اکی! اکی! جبکہ پرتگالی اکوی! یعنی یہاں! بولتے ہیں۔ جاوا[4] میں مقامی لوگوں کے ہاں فرانسیسیوں کو اورنگ ڈیڈونگ یعنی ڈائٹس۔ ڈونک لوگ بولا جاتا ہے۔

ISKAT

اسکت

ریٹلا ئنز پرتگالی اسکاڈروبک کے مطابق ایک بحری اصطلاح ہے۔

ISLAM

اسلام

اسلام عربی لفظ سلم کا مطلق اسم ہے۔اس سے مراد

---

[4] انڈونیشیا کا ایک جزیرہ ہے۔ یہ سماٹرا اور ملائیشیا کے جنوب میں واقع ہے۔

محفوظ یا سلامت ہونا ہے۔ عام طور پر یہ لفظ مسلمانوں کے مذہب کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ISTOOP

استوپ

پرانے رسوں کا سن پرتگالی میں یہ استوپا (روبک) کی ایک بحری اصطلاح ہے۔

ISTUBBLE

اصطبل

ہندی لفظ ہے۔ ہندی میں عام طور پر یہ لفظ صطبل (Stable) کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ انگریزی لفظ کی مسخ شدہ شکل ہو۔ لیکن دراصل یہ عربی لفظ اصطبل ہے۔ اگرچہ پرانے وقتوں میں یہ لاطینی لفظ صطبولم سے کچھ پر بزنطینی یونانی شکل سے عربی میں آیا۔

ITZEBOO

اتزیبو

اتزیبو چاندی کا سب سے کم قیمت سکہ ہے۔ اتسیبو یعنی ایک درہم ۔(N.E.D لغت میں اِس کے متعلقہ الفاظ اتسی ،اچجی ،ایک ،بو ، تقسیم ،حصہ ،چوتھائی ملتے ہیں)۔

IZAM MALUCO

عزام ملوکو، اسم معرفہ

کوریا میں اکثر نظام ملوکو کی جگہ یہ شکل عزام ملوکو پائی جاتی ہے۔

KEDGEREE, KITCHERY

کھچڑی، اسم ذات

ہندی زبان میں یہ لفظ کھچڑی ہے۔ چاول کا آمیزہ جو مکھن اور دال سے بنایا جاتا ہے۔ ذائقے کے لیے اس میں تھوڑا سا گرم مسالا، کٹی ہوئی پیاز اور ایسی ہی دوسری اشیا ڈال کر اسے پکایا جاتا ہے۔ یہ ہندوستان بھر کی ایک عام ترکاری ہے۔ یہ ترکاری اینگلو انڈین کے ہاں اکثر کھانے کی میز پر پیش کی جاتی تھی اور اس میں پرانے طریقے کو اپنایا جاتا تھا۔ یہ لفظ متعدد آمیزوں (ذیل میں Fryr دیکھیے) ناموس زبان اور مشترکہ بین الاقوامی زبان کے لیے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ انگلستان میں یہ لفظ اکثر ناشتے میں پیش کی جانے والی دوبارہ پکائی گئی مچھلی کے لیے استعمال کیا جاتا تھا لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ مچھلی عموماً کدگری (Kedgeree) کے ساتھ کھائی جاتی ہے لیکن یہ اس کا حصّہ نہیں ہے۔ "فش کھچڑی" ایک پرانی اینگلو انڈین ترکاری ہے۔

حوالہ جات

۱۔ عبدالمجید بی۔اے۔،جامع اللّغات، جلد اوّل(لاہور:اردو سائنس بورڈ،۱۹۸۹ء)،ص۹۲۳۔

۲۔ بطلیموس،http://www.britannica.com/ biography/ptolemy،تاریخ ملاحظہ ۲۰ فروری۲۰۱۹ء وقت ملاحظہ10:00am۔

۳۔ فیروز اللغات عربی اردو(لاہور۔کراچی۔راولپنڈی:فیروز سنز لمیٹڈ،س۔ن)،ص۵۴۹۔

۴۔ انڈونیشیا،www.britannica.com،تاریخ ملاحظہ ۲۵فروری۲۰۱۹ء،وقت ملاحظہ 3:56pm۔

"J"

JACK

جیک

جیک ایک درخت اور اس کا پھل ہے۔ اس کا نباتاتی نام
Artocarpusintegriforia,L.Fil
ہے۔ ڈری کے مطابق یہ سنسکرت لفظ ٹچا کا جس سے مراد اس درخت کا پھل ہے کی مسخ شدہ شکل ہے۔ تاہم سنسکرت میں ایسا اور کوئی لفظ نہیں ہے۔ سنسکرت میں اس کے یہ نام ہیں۔ کانٹا کا پھالا پانا سا اور پھالا سا ہیں۔ (لیکن ملائی لفظ چکا سنسکرت لفظ چکرا یعنی گول سے ہے)۔ رہید(Rheede) صحیح طور پر ٹسجا کا (چکا) کو ملائی لفظ ہی قرار دیتے ہیں اور بلاشبہ اس ہی سے پر تگالیوں نے لفظ جکا بنایا اور یہ ہم تک پہنچا۔ گارسیا اور یٹا کہتے ہیں کہ ملا ور میں اسے جکاز کناری اور گجراتی میں یا ناز کہا جاتا ہے۔ اس کی تامل شکل سکّیِ ہے جو اس کے اس معانی سے لیے گئے ہیں جن میں یہ لفظ تامل زبان میں مستعمل ہے اس پھل کے ہیں جس کے بہت زیادہ چھلکے اور کچرا ہوتا ہے۔ سٹریچ کے مطابق یہ پھل بہت حد تک کیلے جیسا ہوتا ہے۔ اس کے نام موسا سپینٹم کی بنیاد اس عبارت میں پائی جانے والی توضیح پر رکھی گئی ہے۔ عظیم ریمفیئس نے ارہنائی کی کیلے کے ساتھ غلط مماثلت کی نشاندہی کی ہے۔ پہلے پہل نولیسن نے ذرا ہچکچاتے ہوئے لیکن پھر بھر پور یقین کے ساتھ اس خیال کو اپنایا وہ ارہنائی کو سنسکرت لفظ وازانا کے اندر تلاش کرتے ہیں۔ ایک زیرک انسان گائلڈ میسٹر کا بھی یہی خیال ہے وہ ارینا کو پلینٹنز کا لاطینی مترادف سمجھتے ہیں۔ رائٹر بھی اس ہی کی تائید کرتے ہیں اور (Unoquaterros satiet) سے بھی تذبذب کا شکار نہیں ہوتے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہمبولدت نے اکثر ہندوستانیوں کو کساوا اور تین بڑے بڑے کیلوں کے ساتھ کھانا بناتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس وقت کہ جب چار افراد کے لیے سالن ناکافی ہوتا۔ اللہ بھلا کرے جغرافیہ دانوں کے ایک مکرّم شہزادے کا کیا صرف ایک بڑا ڈبہ چار جرمن پروفیسروں کے لیے کافی ہے؟ بالکل ایسے ہی جیسے کہ صرف ایک کیلا چار ہندوستانی دانشوروں کی خوراک کے لیے کافی ہوتا ہے۔ درج ذیل عبارت میں ماہر نباتیات پلنی (Pliny) یہ کہنے کے لیے کافی ہیں کہ جیک پھل دار پودا ہے۔ یہ پھل بہت میٹھا اور جسیم ہوتا ہے اور گچھے کی شکل میں ہو تو گرتا بھی نہیں۔ اور جہاں تک اس پھل کو دانشوروں کا پھل بھی سمجھے جانے کا تعلق ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ترپونکور میں اب بھی یہ پھل بہت مرغوب ہے۔ لیکن یہ بات کہ پلنی نے چیزوں کو گڈمڈ کر دیا ہے بھی بالکل واضح ہے۔ اس کے بیان کی پہلی دو مشقیں تھیوفراستوس میں ملتی ہیں۔ لیکن ان کا اطلاق دو مختلف درختوں پر کیا گیا ہے۔ یوں ہم ان بڑے

پتوں کے الجھاوے سے بھی چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں کہ جس نے پڑھے لکھے لوگوں کو بھی گمراہ کر کے رکھ دیا۔اور اپنوں نے اس کیلے کو بہشتی کیلا قرار دیا اور تھیوفراستوس سے بھی واضح ہو جاتا ہے کہ وہ پھل جس سے مقدونیا فوج کو پیچیش لاحق ہو گئی کوئی اور ہی پھل تھا چنانچہ پلنی نے تینوں پودوں کو ایک ہی میں لپیٹ کر رکھ دیا۔

یہ امر بالکل واضح ہے کہ پلنی اور تھیوفراستوس اپنی بات کی وضاحت کرنے کے لیے ایک ہی سند استعمال کر رہے تھے مگر دونوں میں سے کوئی بھی کلّی طور پر اپنی دریافت کی نقل نہیں کر رہے تھے۔

دوسرا درخت جس کے پتے پرندوں کے پروں جیسے تھے اور ہیلمٹ کے اوپر چپکانے کے لیے استعمال کیے جاتے تھے ان کی نشاندہی کرنا مشکل ہے۔

JACK SNIPE

جیک سنائپ

جیک سنائپ انگریز کھلاڑیوں کا گالینالو گالینولا ہے۔جو عام سنائپ کی نسبت چھوٹا ہوتا ہے۔

JACKAL

جیکل (گیدڑ)

جیکل کا لاطینی نام Canisaureus ہے۔یہ دن کی روشنی میں شاذونادر ہی دکھائی دیتے ہیں سوائے اس وقت کے جب یہ گدھ سے مردار کے لیے لڑتے ہوئے نظر آتے ہیں۔اندھیرا چھا جانے کے بعد یہ چیخ و پکار کرتے ہوئے بہت بڑی تعداد میں کول کتہ کے دیہاتوں اور قصبوں میں داخل ہوتے ہیں اور کسی بھی نووارد کو اپنی بھیانک چیخم دھاڑ سے خوف زدہ کر دیتے ہیں۔ظاہری طور پر یہ لفظ اینگلو انڈین نہیں ہے بلکہ ترکی لفظ چکل سے لیا گیا ہے۔لیکن فارسی لفظ شاگہال اس کا قریب المعنی ہے۔جبکہ سنسکرت لفظ یعنی امریکی اسلوائی بندر غالباً اس کی پہلی شکل ہے۔اور مقامی ہندی لفظ گدڑ ہے (یعنی لالچی سنسکرت میں یہ لفظ گردھ ہے)۔جیکل شکار کے حوالے سے لومڑی کی جگہ بھی لے لیتا ہے۔یہ ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔علاقائی لومڑی اتنی چھوٹی ہوتی ہے کہ اُسے شکار کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

JACKAS COPAL

جیکس کوپال

جیکس کوپال ایک تجارتی نام ہے۔اور ہوبسن جوبسن کا ایک اہم جزو ہے۔سر آر برٹن کے مطابق جیکس لفظ چکاری کی مسخ شدہ شکل ہے۔زنجبار بازار میں تین قسم کے کوپال پائے جاتے ہیں۔

ا) یعنی درخت کی سندرس جو براہ راست اس درخت سے ہی حاصل کی جاتی ہے جس سے یہ نکلتی ہے۔

٢) چکاڑی یا چکازی جو زمین کھود کر نکالی جاتی ہے۔ لگتا ہے حال ہی میں دریافت ہوئی ہے۔ اور اس کی قیمت مذکورہ سندرس کے برابر ہوتی ہے۔

٣) اصل سندرس یا صحیح کوپال فوسل بھی ہے یہ انتہائی قدیم پیداوار ہے۔ اور مذکورہ بالا دونوں کی دوگنی قیمت سے بھی زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ چکازی کے معنی کے حوالے سے ہمارے پاس کوئی مستند معلومات نہیں ہیں۔ لیکن سندرس اور تیل کی بنائی ہوئی دال لنچ میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ یعنی سندرس اس طرح کے استعمال میں لائی جاتی ہے۔ اور غالباً یہ لفظ لفظ جہازی شیکوپال (جہاز کی سندرس) کی ایک مسخ شدہ شکل ہے۔

JACQUETE

جیکویت، اسم معرفہ

جیکویت قصبہ اور راس ہے۔ دراصل یہ لفظ جیکڈ ہے جو ماضی میں جزیرہ نما کاٹھیاواڑ کے انتہائی مغربی سنگم سے منسلک تھا جہاں دوارکا مندر ہے۔ پرتگالیوں کے ہاں یہ لفظ خلیج کٹھا کے لیے بولا جاتا ہے۔ آخری اہم نقشہ جس سے ہمیں اس نام کے بارے میں پتہ چلا اور ہم اس سے آگاہ ہوئے وہ انڈیا کا ایک انتہائی اہم نقشہ ایرون ایرو سمیتھ گریٹ میپ آف انڈیا ١٨١٦ ہے۔ جس میں یہ دوارکا جگت کے نام سے ملتا ہے۔

JADE

جیڈ، اسم ذات

جیڈ چین کی ایک معروف اور قیمتی دھات ہے۔ جو چین اور دوسرے ایشیائی ممالک میں حاصل کی جاتی ہے۔ اہلِ فارس کے ہاں یہ یاشم کہلاتی ہے۔ اور ماہرین معدنیات کے ہاں نیفرائیٹ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس لفظ کی اصل کا سراغ بہت عرصہ تک متنازعہ رہا۔ ایک وقت تھا جب اس کو یاداتاش سے جوڑا جاتا تھا یادا وہ پتھر تھا جو وسطی ایشیائی خانہ بدوش بارش کے لیے منتر کرتے وقت استعمال کرتے تھے۔ پی ہتیا کنتھ کے مطابق مذکورہ پتھر کا ذکر ایک نوٹ میں ملتا ہے جو مرحوم پروفیسر اینٹن سکیفنر کی نوازشوں کے نتیجے میں ہم تک پہنچا۔ ان کے مطابق یہ زہر مہرہ ہے۔

JADOO

جادو، اسم ذات

جادو ہندی لفظ ہے۔ یہ فارسی سے ہندی میں آیا۔ سنسکرت میں یہ لفظ یاتُو یعنی منتر کرنا جادو کرنا ہوکس پوکس ہے۔

JADOOGUR

جادوگر، اسم ذات

دراصل یہ ہندی لفظ ہے۔ ہندی میں اس لفظ کا تلفظ جادوگر ہے یعنی منتر گھر۔ عام طور پر مقامی باشندے یہ

اصطلاح برطانوی اسٹیشن پر فری میسن لوج کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ممبئی میں اس نام کا تصور اطالوی پادری نے دیا جنہوں نے موجود راقم الحروف کو اس بات سے آگاہ کیا کہ انہوں نے سنا ہے کہ شیطانی عمل میسونک اجلاس میں لیے جاتے تھے اور اس حقیقت کے حوالے سے اس نے اپنے دوست کی رائے بھی جاننا چاہی۔ جنوبی ہندوستان میں لوج کو Talai-vetta-kovil کورٹ سیڈ ٹیمپل کہا جاتا ہے۔ کیونکہ کسی امیدوار کا سر کاٹ کر پھینک دینا اور پھر لگا دینا اس ریت کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔

JAFNA, JAFNAPATAM

جافنا پٹم، جافنا، اسم معرفہ

جافنا۔ جافنا پٹم قدیم ترین تامل نوآبادی اور جزیرہ نما میں تامل بادشاہوں کا ایک اہم مرکز ہے۔ جو 6* سیلون[1] کا انتہائی شمالی علاقہ بنتا ہے۔ ایمرسن ٹینٹ کے مطابق اس کا اصل نام پاکستان ہے۔ غالب امکان ہے کہ یہ نام بطلیموس کے Galiba سے مماثلت رکھتا ہے۔ (فرہنگ مدراس میں اس کا تامل نام یہ لفظ Yazhppanan ہے Yazh-panan سے ہے اس سے مراد بانسری بجانے والا ہے۔)

JAFFRY

جافری، اسم ذات

ایک پردہ یا جالی جو کہ عام طور بانس کا بنا ہوتا ہے۔ اس کو بہت سے مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ باڑ لگانے کے لیے چڑھنے والے پودوں کو سہارنے وغیرہ کے لیے۔ فارسی میں مستعمل لفظ جافر ایک شخص جافری کے نام سے اخذ کیا گیا ہے۔ لیکن مسٹر پلیٹس کے مطابق یہ عربی لفظ زفیرات زفیر یعنی آرائشی تالا کی مسخ شدہ شکل ہوسکتی ہے۔

JAGGERY

جیگری، اسم ذات

بھورے یا تقریباً کالے رنگ کی شکر جو کہ کھجور کے مختلف درختوں کے رس سے تیار کی جاتی ہے۔ جنگلی کھجور کا درخت (Phoenix SylvestrisRoxb) ہندی کھجور سے خاص طور گجرات کورومنڈل اور بنگال میں پام شوگر مہیا کی جاتی ہے۔ لیکن تاڑ کا درخت مچھلی کی دم کی شکل کا کھجور کا درخت اور کوکو پام یہ تمام پودے یہی فراہم کرتے ہیں۔ پہلے والی تناولی اور شمالی

---

[1] سیلون: سیلون موجودہ عہد میں اس ملک کو سری لنکا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ہندوستان کے جنوب مشرقی ساحل کے پاس ناشپاتی کی شکل کا ایک جزیرہ ہے۔ جغرافیائی حوالے سے نقشے پر یہ ملک عرض بلد ۶ درجے شمال سے ۹ درجے ۴۵ شمال تک اور طول بلد ۷۹ درجے ۴۰ منٹ مشرق سے ۸۲ درجے مشرق تک پھیلا نظر آتا ہے۔ سری لنکا کا دارالحکومت کولمبو ہے۔

سیلون کی خاص ملکی پیداوار ہے۔ جب کہ دوسری کریوٹا خاص طور پر جنوبی سیلون میں جہاں مغربیوں کے ہاں یہ جیگری پام کے نام سے جانی جاتی ہے۔ جبکہ تیسری کوکو پام مغربی ہندوستان کے ساحلی اضلاع میں زیادہ تر تاڑی کے لیے کاشت کی جاتی ہے اور کبھی کبھار یہ شکر کے لیے ابالی جاتی ہے۔ عام طور پر یہ چھوٹے گول کیک کی شکل میں بنائی جاتی ہے۔ تناولی میں یہ بہت زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہے جہاں کیک روز مرہ معمول میں استعمال کیے جاتے تھے (جیسا کہ نمک کے کیک افریقہ اور مغربی چین کے مختلف حصوں میں استعمال کیے جاتے تھے) اور کسی حد تک اب بھی استعمال کیے جاتے ہیں ۔ بمبئی میں سارا غیر شستہ کھردرا شکر اسی نام سے ہی جانا جاتا ہے جس کے تحت ریلوے کے حکومتی ٹیکس کے حوالے سے آدھی تیار شدہ شکر کی درجہ بندی کی جاتی تھی۔ لفظ جاگری شکر کی ایک اور شکل ہے اور یہ سنسکرت لفظ سرکارا کی مسخ شدہ شکل ہے۔

JAGHEER JAGHIRE

جاگیر،اسم ذات

یہ لفظ فارسی سے ہندی میں آیا ہندی میں اس کا تلفظ جاگیر دار ہے۔ یعنی جاگیر کا مالک۔

JAIL KHANA

جیل خانہ،اسم ذات

جیل خانہ ایک مخلوط لفظ ہے۔ جو کہ بنگال پریذیڈنسی میں عام طور پر ایک قید خانہ کے لیے بولا جاتا ہے۔

JAIN

جین،اسم صفت

ایک غیر برہمن نام نہاد فرقہ جو کہ بدھ مت کا سب سے پہلا منکر تھا۔ اور اب یہ بالخصوص بمبئی پریذیڈنسی میں پایا جاتا ہے ۔ موجودہ دور میں ان میں سے کچھ میسور، کنارا اور کچھ مدراس پریذیڈنسی میں پائے جاتے ہیں ۔ لیکن قرون وسطیٰ میں یہ جزیرہ نما کے ساحل پر کثیر تعداد میں پائے جاتے تھے۔ علاوہ ازیں یہ مرکزی اور شمالی ہندوستان اور بہار کے مختلف حصوں میں ہیں ۔ جین عموماً تاجر ہیں اور ان میں سے کچھ بے حد دولت مند ہوتے ہیں۔ سنسکرت لفظ جینا سے مراد جین (مذہب) کا پیروکار ہے۔ جینا ایک خطاب ہے جو کسی ولی کو دیا جاتا ہے ۔ جس کی اس فرقے کے مطابق دیوتا کی جگہ عبادت کی جاتی ہے۔ یہ گوتم بدھ کا بھی نام ہوتا ہے اس فرقے کے پیروکاروں کے لیے ایک قدیم نام جو سامنے آیا ہے وہ نرگرانتھا یعنی بغیر کسی بندش کے جو کہ صرف جین راہبوں کا خطاب ہے۔ اور خاص طور پر داگامبرا یعنی فلک پوش لیکن برہنہ۔

JALEEBOTE

جالی بوٹ،اسم ذات

لفظ جالی بوٹ بحری اصطلاح جولی بوٹ کی مسخ شدہ شکل ہے (دیکھیے گالیوٹ)۔

JAM

جام،اسم ذات

J۔ جام کچھ، کاٹھیاواڑ اور سندھ کے زیریں علاقوں میں سرداروں کا خطاب ہوتا تھا۔اُس لفظ کا یہ استخراج بالکل غیر مبہم ہے۔دراصل غالباً یہ بلوچ خطاب ہے۔سندھ کے زیریں علاقے اور اس کی حدود میں اور بالخصوص لسبیلا اسٹیٹ سمندر کے کنارے واقع قلات کے ایک معروف علاقے میں کئی ایک جام ہیں۔

ب-زام عربی کی ایک بحری اصطلاح ہے جس کی جمع ازوام ہے۔۱۶۱۴ کے ایک اقتباس میں یہ جاسک کے تحت جیم کی شکل میں ملتا ہے۔یہ جرنل ایشیاٹک سوسائٹی بنگال J.As soc Bengal میں شائع ہونے والے Mohit of sidi'ali میں کئی بار استعمال کیا گیا۔جے پرنسپ کے مطابق اس میں یہ لفظ متعدد صورتوں میں استعمال کیا گیا ہے۔پرنسپ ایک بار پھر اس کی وضاحت اس طرح کرتے ہیں کہ روز مرہ میں زام دن اور رات کے آٹھویں حصے کو کہا جاتا ہے۔دراصل یہ بحریہ میں استعمال ہونے والی ایک گھڑی یا ہندو پہار ہے۔ایک بار پھر یہ ایک انچ کا آٹھواں حصہ ہے جیسا کہ جاؤ یا ہندوؤں کے ہاں بارلے کورن (ایک انگل یا عدد کا آٹھواں حصہ) ہے۔غالباً جاؤ زام اس کی مسخ شدہ شکل ہے۔بار دگر حسابہ یا انچ اور زم ایک انچ کے ۱/۸ حصے کو عرب جہاز رانوں کے ہاں روڈ اینگل۔انسٹرومنٹ کے لیے بولا گیا اور پرنسپ سیدی علی کی کتاب سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ عرب ملاحوں پر تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ حسابہ بہت حد تک ۱۹۶ انچ جبکہ زم ۱۲ انچ کے برابر ہوتا ہے۔یہ بھی پتا چلا کہ زم کی اصطلاح جغرافیائی سطح کے ۱/۶ حصے کے طور پر یا ۱۲ میلوں کے برابر سمجھی جاتی تھی۔اور یہ بات سابقہ اعداد و شمار کی تصدیق کرتی تھی۔یہ بات بھی کہنے میں آئی کہ اس کا اطلاق آج بھی ارضی اعداد و شمار پر کیا جاتا ہے۔

JAMBOO,JUMBOO

جامبو،جمبو،اسم ذات

روز ایپل کا سائنسی نام یوگنیا جامبوس ہے۔لاطینی میں یہ Jambosa vulgaris,Decand جامبو ساولگرس ڈیکانڈ ہے۔سنسکرت میں یہ لفظ جامبو ہندی میں جامبو اور جامرول وغیرہ ہے ا۔اس لفظ کا یہ استعمال بنگال میں کیا جاتا ہے۔لیکن اس کے استعمال کے حوالے سے بہت تذبذب پایا جاتا ہے۔ہندوستان کے کچھ حصوں میں عجیب و غریب امرود اور یوگنیا کی دوسری انوع بشمول جامن کو اکثر کتابوں میں گڈ مڈ کر

دیا جاتا ہے۔ یہ تمام بالکل مختلف پھل ہیں گرچہ لیوس ان دونوں کو یوگینیا کے زمرے میں رکھتے ہیں۔ مسٹر سکیٹ کا کہنا ہے کہ ملائی لوگ یہ لفظ روز ایپل[2] اور امرود دونوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ جب کہ ولسن کے مطابق یہ بہت سے پھلوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ گارشیاڈی اور ٹاامبوس کے نام سے اس کاذکر کرتے ہیں اور ان کا یہ کہنا ہے کہ حال ہی میں یہ ملاکا بنے گاؤں میں متعارف کرایا گیا۔ سنسکرت میں یہ لفظ جامبو ہے۔ اور ملائی میں یہ امتیازی خصوصیات کے ساتھ اس کی تمام انواع کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

JAMES AND MARRY

جیمزاینڈ میری، اسم معرفہ

جیمزاینڈ میری کول کتہ سے نیچے اوگلی میں ایک مشہور ریتلے ساحل کا نام ہے۔ جو کئی بحری جہازوں کے لیے پر خطر بنا رہا، لانگ کی کتاب کے صفحہ نمبر ۱۰ پر ۱۷۴۸ء میں کیے جانے والے دریا کے سروے کے ریکارڈ میں اس حوالے سے ایک بیان یہ ملتا ہے کہ یہ نام ہندی کی مسخ شدہ شکل ہے۔ اکثر اوقات محض ایک الزام کے طور پر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ہندی الفاظ چل میری کی مسخ شدہ شکل ہے۔ جس کے مفروضاتی معنی آب مردہ کے ہیں۔ سر جی برڈووڈ اس کا اصل منبع انڈیا آفس ریکارڈ سے ڈھونڈ کر یہ بتاتے ہیں کہ اس کا اصل لفظ ستمبر ۱۶۹۶ء میں اس ریتلے ساحل پر ایک رائل جیمزاینڈ میری نامی بحری جہاز کے تباہ شدہ ملبے سے سامنے آیا۔ دریا یا سمندر کی اس کم گہری جگہ کا ذکر ہمیں ۱۷۱۱ء میں ایک برطانوی پائیلٹ کی ملکیت میں پائے جانے والے ایک چارٹ میں اسی نام سے ملتا ہے۔

JAMMA

جامہ، اسم ذات

جامہ فارسی سے ہندی میں آیا۔ ہندی میں اس کا تلفظ جامہ ہے یعنی ایک مقامی لباس۔ اس کی بناوٹ کے حوالے سے پیجامازدیکھیے۔ اس سے مراد کسی بھی قسم کا کپڑا ہو سکتا ہے مثلاً موم جامہ 'ویکس کلاتھ وغیرہ۔

JAMOON

جامن، اسم ذات

ہندی میں یہ لفظ جامون جامن جالی وغیرہ کے نام سے پایا جاتا ہے۔ یہ ایک کم مایہ پھل ہے جو کہ ہندوستان میں عام پایا جاتا ہے۔ اور ظاہراً مشرقی افریقہ میں یوگینا جامبولا نالامک کے نام سے پایا جاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ لیڈن کی کتاب۔ بابر میں موجود ایک نوٹ کے لکھنے والے نے یوگینیا جامبوز یعنی جامن اور روز ایپل کو گڈمڈ کر دیا ہے۔ جس کی مسٹر ارسکائن نے ابن بطوطہ کے مترجمین سے تصحیح کروائی ہے ظاہری

---

[2] روز ایپل سے مراد گلاب جامن ہے۔

طور پر سرآر۔ برٹن نے اس کے نباتیاتی نام کی تصیح کی۔ موخرالذکر (سرآر۔ برٹن) جالی کو ہندی جبکہ زم کو عربی نام قرار دیتے ہیں بمبئی میں اس پھل کے لیے جامبو کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جس سے اس اُلجھن میں اضافہ ہوتا ہے۔ عام طور پر اس پھل کی گٹھلی زیابیطس کے علاج کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ لیکن مغربی ان تجربات کو نہیں مانتے یعنی اس کی طبی حیثیت کو قبول نہیں کرتے۔ نیز یہ نام ان ذمہ دار محافظین کو دیا گیا جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے والے مسافروں کو اپنی زندگی خطرے میں ڈال کر زندگی کے تحفظ کی ضمانت دیتے تھے۔ جیسا کہ گجرات کے بھٹ دراصل یہ ملائی[3] لفظ ہے۔ ملائی میں اس لفظ کا تلفظ چاندام یعنی چنگدام ہے۔ فرہنگ مدراس میں چنگدام کے مطابق یہ لفظ سنگھاتا یعنی یوین سے ماخوذ ہے ان ہی ہجوں کے ساتھ یہ لفظ جینگر اور جینگاڈا یعنی ایک بیڑا کشتی ہے یہ جینکاڈا اور جینگاڈا دوسرے خفیہ اور خطرناک امور کے لیے بھی مستعمل رہے۔

JANGAR

جینگر، اسم ذات

جینگر یعنی ایک بیڑا کشتی۔ پرتگالی میں اس لفظ کا تلفظ جینگاڈا ہے۔ یہ تامل (ملائی) کی روزمرہ زبان کا لفظ ہے۔ یہ لفظ خصوصی دلچسپی کا حامل ہے کیونکہ یہ دراوڑی زبان کے ان چند مخصوص الفظ میں سے ایک ہے۔ جن کا منبع بالاخر سنسکرت زبان ہی ہے اور جو قرون سابقہ میں نادر سمجھ کر محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ اس کا ذکر پراپلوس میں ملتا ہے۔ بلوٹین کے مطابق یہ کوئی ہندوستانی اصطلاح نہیں ہے

ZANGOMAY,JAMAHEY JANGOMAY

زینگوے جینگوے، جمانے، اسم معرفہ

سیامیز لاؤس کا ایک قصبہ اور ریاست ہے۔ سترھویں صدی کی حکایات کے مطابق برما کے لوگ اسے زمے (Zimme) سیام کے زنگے ((Xiengnai) یا کیانگے (Kiamgnai) کہتے تھے۔ سترھویں صدی کے آغاز میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے اس کے ساتھ تجارت کرنے کی سنجیدہ کاوش کی۔ یہ جگہ پھر سے تجارتی اور سیاسی مفادات کی آماجگاہ بن گئی ہے۔ یہاں پر ایک برطانوی وائس قونصلیٹ قائم کیا گیا ہے اور ریلوے سروے بھی کیا گیا ہے۔

JAPAN

جاپان، اسم معرفہ

مسٹر گائلز کے مطابق یہ لفظ دراصل جے پن (Jeh-pan) سے ہے جو کہ جاپانی لفظ نی پون

[3] ملائی: آسٹر نیسہ شائی خاندان کی ایک بڑی زبان ہے۔ یہ انڈونیشیا، ملائیشیا، برونائی اور سنگاپور میں بولی جاتی ہے۔

(Ni-pon) کے ولندیزی ہجے ہیں۔ یہ بات ہماری فہم سے بالاتر ہے کہ ولندیزیوں کا اس سارے معاملے سے کیا تعلق ہے۔ایسا لگتا ہے کہ جاپان جاپانی لفظ نی ہون یانی یان لفظ جہیان کی مسخ شدہ شکلیں ہیں جو اس کا چینی تلفظ ہے۔ جس کے معنی سورج نژاد ہے۔ جیسا کہ لفظ جاپان بولنے میں آتا ہے اس کی ایک قریبی شکل تیرھویں صدی کے آغاز میں کم از کم غیر ملکوں کے ہاں چین میں ہو کیوں کہ مارکو پولو اس کو جی۔ پان۔ گیو یا جی۔ پان۔ کیو کہتے ہیں یہ ایک ایسا نام ہے جو چینی لفظ زی۔ پان۔ کوی کی نمائندگی کرنے والا نام سلطنت سورج نژاد 9 یعنی طلوع آفتاب کی سلطنت یا مشرق کی انتہائی تابندہ سلطنت ہے۔ جاپان میں مستعمل الفاظ نیپان یانی پون اسی بولی کا جدلنالی یا مخصوص تعبیر ہے لیکن جیسا کہ سولھویں اور چودھویں صدی کی معمولی روایات میں واضع اختلاف پایا جاتا ہے تو بلاشبہ ہم نے بلکہ پرتگالیوں نے یہ لفظ ملاکا کے تاجروں سے ملائی شکل میں حاصل کیا جسے کرافرڈ جاپنگ اور جاپانگ کے طور پر لیتے ہیں۔

JARGON, JARCOON, ZIRCON

جارگون، جارکون، زرکون، اسم ذات

زرکون ایک قیمتی پتھر کا نام ہے۔ جس کا ذکر سولھویں صدی کے لکھاریوں کے ہاں اکثر پایا جاتا ہے لیکن اس کی شناخت کے حوالے سے کسی حد تک ابہام پایا جاتا ہے۔ *The English Encyclopedia* اور *Time reviewer of emanvels book on precious stones(1866)* اس کی شناخت ہیاسنتھ یا زرقون زعفرانی سے کرتے ہیں لیکن لارڈ اسٹینلے آف ایلڈرلے اپنے باربوسا (Barbosa) کے ترجمے میں گیاگونزا اور جاگونزا ناموں کے تحت اس پتھر کا کئی بار ذکر کرتے ہیں اور ایک ماہر جوہری کی طرف سے سند کی بنیاد پر کرنڈ کے ساتھ اس کی نشاندہی کرتے ہیں غالباً یہ غلط ہے۔ جاگونزا جاسینتھس کی مسخ شدہ شکل لگتی ہے اور ہادی کے علم معدنیات میں جارگون اور ہیاسنتھ کے لیے ایک ہی لفظ زرقون استعمال کیا گیا ہے۔

غالباً یہ لفظ مغربی زبانوں میں ہسپانوی لفظ اے۔ زرقون کے ذریعے آیا۔ جس کی ڈوزی (Dozy) اور اینگل مین (Engelmann) میں عجیب و غریب تاریخ ملتی ہے۔دو ہسپانوی الفاظ اور ان کے واضح عربی اصلیات کو باریواز اور اس کے معتقدین نے (۱۶۱۱) Span .Dict.of cobarruvisa میں گڈمڈ کر دیا ہے۔ ہسپانوی زبان میں زرقا نیلی آنکھوں والی عورت کو کہا جاتا ہے۔ اور یہ دراصل عربی لفظ زرقا جو ازرق یعنی نیلا کی تانیثیت سے آیا ہے۔ جس نے لغت نویسوں کو بہکا دیا

اور انہوں نے ازار قون کی تعریف جلے ہوئے سیسے کی بنی ہوئی نیلے رنگ کی زمین کر دی لیکن پرتگالیوں کے مطابق دراصل ازار قون سرخ یا شوخ سرخ رنگ کا سیسہ ہوتا ہے جیسا کہ پرتگالی الفاظ زر قاؤ اور ازار قاؤ ہیں ۔اور Dict of the Sp. Academy کے مطابق ازار قازار قا کے حقیقی معنی انتہائی تاریخی رنگ ہے۔ اور یہ عربی لفظ زر قون سے بنا ہے جس کو ابنِ بیطار (Ibne Baithar) میں سیلیکون اور اسرنج کے مترادف کے طور پر جانا گیا ہے۔ اور جیسا کہ ڈوزی نے کہا کہ پلنی کے ہاں سیریکم کی شکل میں نظر آتا ہے۔ آخر کار اس لفظ کا اشتقاق یقیناً فارسی زبان ہے یا زرگون یعنی زرد رنگ ۔ جیسا کہ مارسل ڈیوک کا کہنا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ صحیح طور پر یہ لفظ ازار گون ،آزر یعنی آگ سے ہو۔ یعنی شعلے کا رنگ جیسا کہ ڈوزی کا خیال ہے۔

JAROOL

جارول،اسم ذات

لفظ جارول ہندی سے بنگالی میں آیا۔ بنگالی میں اس لفظ کا تلفظ جارُول بھی ہے اور جارال بھی۔ یہ مشرقی و مغربی ہندوستان اور پیگو کے جنگلوں میں پھیلا ہوا وسیع پیمانے پر پایا جانے والا درخت ہے ۔ اس سے عمدہ کشتیاں بنانے کے لیے لکڑی حاصل کی جاتی ہے۔ اور یہ ایک اعلیٰ پھول دار درخت ہے۔

JASK, JASQUES, CAPE

جاسک، جاسکس کیپ، اسم معرفہ

عربی میں یہ لفظ راسِ جاشک ہے جو خلیج اومان کی مشرقی جانب خلیج فارس کے داخلی راستے کے قریب ایک مقام ہے۔ اور اسی نام کی ایک بندرگاہ کے جنوب میں ۶ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ جب پرتگالی ہرمز میں قابض تھے تو موخر الذکر میں برطانوی کمپنی کے بحری جہاز بہت آتے جاتے تھے۔ جب ۱۶۲۲ ءمیں پرتگالیوں کو ہرمز سے مار بھگایا گیا تو گومبرون میں مغربی تجارت کی جانے لگی ۔ وہ جزیرہ نما جس کا مرکزی مقام کیپ جاسک ہے اور بشائر سے آپ دوزوں کی آخر حد ہے پر مقامی پیادہ فوج کی ایک کمپنی تعینات کی گئی ہے۔ یا کوت میں جاسک اومان اور جزیرہ کچھ کے درمیان ایک بڑے جزیرے کے طور پر نظر آتا ہے۔ لیکن اس شکل کا کوئی جزیرہ نہیں ہے۔ اور غالباً یہ ایک غلط حوالہ ہے ایک عجیب غلط فہمی کے باعث کیپ جاسکس کو کیپ جیمز بنا کر انگریزی رنگ دے دیا گیا ہے۔

JASOOS

جاسوس،اسم ذات

لفظ جاسوس عربی سے ہندی میں آیا۔ ہندی میں اس کا تلفظ جاسوس ہے۔ یعنی ایک مخبر۔

JAUN

جون، اسم ذات

جون کول کتہ [4] اور بعض اوقات مدراس میں استعمال کی جانے والی وہ اصطلاح ہے جس کے آغاز کے حوالے سے موجودہ لکھاری کچھ نہیں جانتے۔ یہ اُس چھوٹی پالکی کے لیے استعمال کیا جاتا تھا جو کہ عموماً کاروباری لوگ اپنے دفتر وغیرہ جانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

JAVA

جاوا، اسم معرفہ

جاوا ایک اعلیٰ نادر جگہ کا جغرافیائی نام ہے۔ غالباً یہ پراکرت لفظ یاوادویپا کی مشہور و معروف شکل ہے۔ (مزید دیوا اور مالدیپ دیکھیے) اور سنسکرت کے حوالے سے اس کی توضیح بالکل درست ہے۔ یہ ایک سوال ہی رہے گا کہ آیا یاوا کا اطلاق کسی ایسے اناج پر نہیں کیا گیا جو عرض بلد کے علاقے میں پائے جانے والے جو کی نسبت زیادہ پسند کیا جاتا ہو۔ اور کیا یہ ایک کوشش تو نہ تھی کہ اسی طرح کے سنائی دیتے ہوئے ایک قدیم نام کو ہندوستانی معنی دے دیے جائیں۔ لیکن مسٹر حولے کے مطابق یہ بٹاویا کے عجائب گھر میں سنسکرتی انتساب کی نقل اور ترجمہ ہے۔ جس کے لیے ہم پروفیسر کرن کے بے حد ممنون ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اناج کے حوالے سے دولت کا مفہوم تہذیب ہند کے آغاز سے ہی اس نام (جاوا) سے منسلک تھا۔ جتنا یہ انتساب قدیم ہے۔ اتنا ہی دلچسپ بھی ہے۔ کہ اس کی دریافت جاوا کی زمین پر ہوئی۔ ماضی قریب تک سنسکرت ادب میں جاوا کا ذکر کہیں نہیں ملتا۔ اور ایسا تب ہوا جب ۱۸۴۹ء میں لیسن نے Indian Antiquities کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا۔ دراصل رامایانا میں جاوا کا ذکر موجود تھا اگرچہ اس کی مسخ شدہ شکل نے اصل حقائق کو سامنے نہ آنے دیا تاوقتیکہ ۱۸۶۳ء ممبئی ایڈیشن آگیا۔ یاوا کوٹی یا جاوا پوائنٹ جن کا ذکر ان لکھاریوں نے کیا ہے کو پروفیسر کرن اس جزیرے کا بالکل مشرقی کنارہ کہتے ہیں۔ ہم پہلے ہی اس حقیقت کی جانب اشارہ کر چکے ہیں کہ جاوائی اصطلاحات عموماً مجمع الجزائر کے لیے اور اکثر اوقات خصوصاً سماٹرا کے لیے استعمال کی جاتی تھیں۔ پروفیسر کرن نے اپنی ایک تحریر جس کے لیے ہم ان کے بے حد ممنون ہیں میں اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ اس اصطلاح کا وسیع تر اطلاق درحقیقت ہندوستانی ہے۔ انہوں نے اس کا ذکر "Golden and silver island"(suvarnadvipa and Rupyadvipa کی اصطلاحات کے ساتھ کیا ہے

[4] کول کتہ: بھارت کا دوسرا سب سے بڑا شہر اور صوبہ بنگال کا صدر مقام ہے۔ اس میں مشرق ہند کی بہت اہم تجارتی بندرگاہ اور بڑا صنعتی شہر ہے۔

۔ جو Ramayana کے اقتباس یا پھر کہیں سنسکرت ادب میں ملتی ہیں جو واضح طور پر چرائس (Chryse) اور (Argyre) آرگائیر کی بنیادیات ہیں جنہوں نے رومی اور یونانی جغرافیہ دانوں کی تحریروں میں مختلف اشکال اختیار کرلیں۔ ہم اس بحث کی مکمل تفصیل تو نہیں پیش کرسکتے لیکن اُس کے نتائج کا لب لباب کچھ یوں ہے۔

۱۔ مروجہ صورت حال کے مطابق سورنادویپا اور یاوادویپا ایک ہی ہے۔

۲۔ بنیادی طور پر یہ دو مختلف جزیروں کے نام تھے جو ایک دوسرے کے ساتھ گڈمڈ ہوگئے۔

۳۔ سورنادویپا اپنے اصل معنوں میں یاوادویپا ہی ہے جبکہ یاوادویپا دراصل جاوا ہے۔

۴۔ بلاشبہ سماٹرا یا اس کا کوئی ایک حصہ اور جاوا ایک ہی سمجھے جاتے تھے کیونکہ بلاشبہ وہ سیاسی لحاظ سے ایک ہی اکائی ہے۔

۵۔ یاواکوٹی سے جاوا کا مشرقی حصہ مراد لیا جاتا تھا۔

سماٹرا اور جاوا کی یہ ہندوستانی کلی یا جزوی شناخت بہت ساری گتھیاں سلجھا دیتی ہے۔ مثلاً یہ کہ عرب نہ صرف جاوا کا استعمال اپنے طریقے سے کرتے ہیں بلکہ اس کو سونے کے بڑے بڑے ذخائر سے منسوب کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہمیں کئی تحریروں سے پتا چلتا ہے۔ حالانکہ اُس جزیرے جس کا یہ اصل نام ہے۔ وہاں تو سونا پایا ہی نہیں جاتا۔ سونا اگلنے کی یہ روایت ہمیں بطلیموس راما یانا اور ہولے کی تحریروں اور مارکوپولو کے اقتباسات سے ملتی ہے۔ جب ہمیں یہ بتلایا جاتا ہے کہ جاوا اور سماٹرا دونوں ہی جاوا کے نام سے پہچانے جاتے تھے تو یہ بات بہت جلد سمجھ آجاتی ہے۔ کیونکہ سماٹرا اپنی سونے کی پیداواری صلاحیت کی بدولت ہمیشہ سے ہی شہرت کا حامل رہا۔ مسٹر سکیٹ اس دلچسپ حقیقت کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ معیاری ملائی نام جاوا اور جاوائی نام جاوا میں اس لفظ کی اصل شکل پائی جاتی ہے۔

JAVA RADISH

جاوا ریڈش، اسم ذات

جاوا ریڈش عام مولی کی ایک قسم ہے جس کی پھلی ایک فٹ لمبی ہوتی ہے۔ یہ کھائی جاتی ہے لیکن اس کی جڑ نہیں کھائی جاتی۔ مغربی ہندوستان میں یہ مگرا کے نام سے بہت زیادہ کاشت کی جاتی ہے۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ ہندی میں اسے مولی کہا جاتا ہے جو لفظ مول یعنی جڑ سے ہے۔ اور یہ بالکل اسی طرح ہی ہے جیسے کہ لفظ ریڈش ریڈکس سے ہے۔

JAVA.WIND

جاوا ونڈ، اسم ذات

آبنائے کی بستیوں میں جاوا کی جانب سے چلنے والی ایک نقصان دہ جنوبی ہوا کو جاوا ونڈ کہا جاتا ہے۔

JAWAUB

جواب،اسم ذات

جواب ہندی لفظ ہے جو دراصل عربی سے ہندی میں آیا۔اس سے مراد ایک جواب ہے۔ہندوستان میں اس کا اس کے علاوہ ایک اور مطلب برطرفی ہے ۔اینگلوانڈین کی مقامی بولی میں یہ بالخصوص خاتون کا کسی پیشکش کے قبول کرنے سے انکار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۔ جہاں سے فعل متعدی جواب ہونا یعنی جواب دیا گیا بنا۔جواب کلب ان مردوں پر مشتمل تھا جنہیں کئی بار جواب دیا گیا تھا۔

JAY

جے،اسم ذات

عام طور پر مغربیوں کے ہاں یہ نام کوراسیاز انڈیکا نامی پرندے کو دیا جاتا ہے یعنی ہندوں کا نیل کنٹھ جو کہ ہندوستان بھر میں پایا جاتا ہے۔

JEEL

جیل،اسم ذات

ہندی میں اس لفظ کا تلفظ جھیل ہے یعنی سیلاب کو روکنے والی حفاظتی شیٹ ایک زنجیر یارسہ۔بنگال میں یہ لفظ سیلاب کی بڑی لہروں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۔تاکہ اس کے ذریعے سے سمت کو ٹھیک رکھا جا سکے ۔یعنی ایک تالاب یا دریا۔ مشرقی بنگال میں اسے بھیل بھی کہا جاتا ہے۔

JEETUL

جیتل،اسم ذات

ہندی میں اس لفظ کا تلفظ جیتل ہے۔یہ تانبے کے سکے کی بہت پرانی قسم ہے جو اب مکمل طور پر متروک ہو چکی ہے۔ یہ بہت عرصے تک مغربی ساحل پر رائج الوقت رہااور یہاں پرتگالی تانبے کے اپنے ایک چھوٹے سکے کے لیے سیٹلز زوئٹولز کی شکل میں یہ نام استعمال کرتے تھے ۔تاہم یہ ایک غیر واضح بات ہے کہ کیا شیٹل وہی لفظ ہے ۔کم از کم یہ بات تو ہے کہ قرون وسطیٰ کے پرتگال میں ایک سکہ ہوا کرتا تھا جسے سیٹل اور سیپٹل کہا جاتا تھا۔ ممکن ہے اسے ہندوستانی سکے جیتل کے ساتھ گڈ مڈ کر دیا ہو۔ مسٹر ای تھامس کے مطابق علاوہ ازیں عہد علاؤ الدین (۱۳۰۰) کے دلی سے جاری کردہ سکوں میں جیتل چاندی کے ٹنگا جو بعد میں روپیہ کہلانے لگا کا ۱/۶۴ واں حصہ تھا۔یہی وجہ ہے کہ قیمت کے لحاظ سے یہ جدید دور میں پائی کے بالکل برابر تھا۔ لیکن بلاشبہ آج کل کے سکوں کی قدرو قیمت کی طرح اس میں بھی بہت تنوع پایا جاتا ہے۔

JELLY

جیلی، اسم ذات

جیلی جنوبی ہندوستان میں اینٹوں کے کباڑ سے تیار کی ہوئی وہ مادی شکل ہے۔ جو سڑکیں بنانے کے لیے مواد کے طور پر استعمال کی جاتی تھی۔ فرہنگ مدراس کے مطابق یہ کنکر کے مترادف ہے۔ سی پی براؤن کے (مخطوطاطی / خطی نوٹس) کے مطابق تلگو میں یہ لفظ زالی اور تامل میں شالی ہے۔ جس سے مراد دراصل ریزے، قتلے یا ٹکڑے ہیں۔

JEMADAR, JEMAUTDAR&C

جمع دار، جماعت دار وغیرہ

جمع دار، جماعت دار وغیرہ ہندی الفاظ ہیں۔ یہ الفاظ دراصل عربی سے فارسی میں آئے۔ فارسی میں اس کا تلفظ جمعدار ہے۔ جمع سے مراد مجموعہ یا کل ہے مجموعی طور پر یہ لفظ ایک رہنما کی نشاندہی کرتا ہے۔ عربی اور فارسی میں اس کی کچھ اشکال جیسا کہ جماعت وغیرہ ہیں اس سے مراد اجتماع ہے۔ تکنیکی طور پر ہندوستانی فوج میں سپاہیوں کی کمپنی میں یہ دوسرے درجے کے مقامی افسر کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جبکہ صوبیدار پہلے درجے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس مفہوم میں یہ لفظ اس وقت سامنے آیا، جب ۱۷۶۸ء میں فوج کی تنظیم نو کی گئی۔ علاوہ ازیں یہ لفظ کئی ایک پولیس افسروں کسٹم افسروں اور دیگر سول شعبوں کے افسران کے لیے بھی مستعمل ہے۔ مزید براں بڑے بڑے گھریلو عملے میں اکثر اس شخص کو جمعدار کہا جاتا ہے جو ملازمین کے اصطبل کا، کیمپ کے ملازمین اور اردلیوں کا نگران ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ ایک خطاب بھی ہے جو دیگر گھریلو ملازمین بہشتی[5] سے بات کرتے ہوئے عزت کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

JEHUD

جہاد، اسم ذات

عربی میں اس لفظ کا تلفظ جہاد ہے یعنی ایک کوشش ایک جدوجہد۔ اس سے مراد کفار کے خلاف مسلمانوں کی ایک مقدس جنگ ہے جسے سرہربرٹ ایڈورڈ بہت خوش اسلوبی سے تو نہیں لیکن ہلالی جنگ یا مقدس جنگ/جہاد کہتے ہیں۔

JELAUBEE

جلیبی، اسم ذات

ہندی میں اس کا تلفظ جلیبی (Jalebi) ہے جو کہ ظاہراً عربی لفظ زالابیا اور فارسی لفظ زالیبیا کی مسخ شدہ شکل ہے۔ یہ گھی اور شکر سے بنی ایک اعلیٰ شیرا بھری مٹھائی ہے جو تھوڑے سے آٹے کو گھول کر شیرے کے

[5] بہشتی: اسم مذکر ۲۔ سقا پانی بھرنے والا۔

ساتھ تیار کی جاتی ہے تلنے کے بعد اس کی شکل جالی کی سی بن جاتی ہے۔

JENNYE

جنائی، اسم معرفہ

ہندی لفظ جنائی بنگال میں ایک بڑے دریا کا نام ہے۔ جو دراصل برہما پترا کا ایک حصہ ہے۔ (دیکھیے تفصیل کے لیے برہم پتر)۔ رینل کے بنگالی اطلس (نقشہ ۲) میں چینی نام سے اس دریا کی نشاندہی برم پتر کی ایک دور دراز کی شاخ کے طور پر کی گئی ہے۔ لیکن اس کا ذکر ان کی کتاب Memoir of the Map of Hindostan. میں نہیں کیا گیا۔ علاقہ نیٹریا نیٹور کو اب ضلع راج شاہی کہا جاتا ہے۔ جنوب کی طرف بڑھتے ہوئے اس دریا کی سمت زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ جنئی کو جمنا بھی کہا جاتا ہے۔ (مزید لفظ جمنا دیکھیے) ہوکر (Hooker) اس دریا کو جمال قرار دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ نقشوں سے انہیں یہ معلوم ہوا کہ برہم مزید آگے ۷۰ میل تک بہتا ہوا جاتا ہے۔

JENNY RICKSHAH

جینی رکشہ، اسم ذات

گائلز کا درج ذیل اقتباس پڑھیے۔

گائلز کے مطابق جینی رکشہ تین تحریری علامات جن۔ رکی۔ شاہ یعنی آدمی۔ طاقت۔ گاڑی کے جاپانی تلفظ سے لیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے دوست ای۔ سی بیبر کے مطابق یہ پُل۔ مین۔ کارٹ کا عین مترادف ہے۔ یہ آرٹیکل ہندوستان میں متعارف کرایا گیا۔ اور یہ شملہ اور دوسرے پہاڑی مقامات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سواری کی ایجاد بہت سے لوگوں خصوصاً ایک برطانوی پبلک سپائریٹڈ سمتھ ایک مقامی جاپانی اور ایک امریکی جس کا نام گلوب تھا جو آدھا تو موجی اور آدھا پادری تھا سے منسوب کی گئی ہے۔

JEZYA

جزیہ، اسم ذات

جزیہ عربی لفظ ہے۔ اس سے مراد نفر محصول ہے۔ جو مسلمانوں کے قانون کے مطابق غیر مسلموں پر لاگو کیا جاتا ہے۔

JHAUMP

جھانپ، اسم ذات

چٹائی اور بانس سے بنی ایک روک جو دروازے یا پردے کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہندی میں اس کا تلفظ جھانپ اور مراٹھی میں جھانپنا ہے جس سے متعلقہ فعل بنائے گئے ہیں۔ جیسے کہ جھانپنا، جھاپنا یا ڈھانپنا یعنی چھپانے کے لیے۔ دیکھیے جھوپرا فاعلی فعل اک (لیکن ان میں کوئی اشتقاقی تعلق نہیں پایا جاتا)

JHOOM

جھوم، اسم ذات

جھوم بنگال کی مشرقی سرحد پر ہندوستان اور انڈوچائنہ کے پہاڑی جنگلوں میں ایک خاص قسم کی کاشت کاری کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے آگ لگا کر راستہ صاف کیا جاتا ہے۔ جس میں ایک یا دو سال کاشت کاری کی جاتی ہے۔ اور پھر اس راستے کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی راہ لیتے ہیں۔ اور وہاں پر بھی اسی طرح کا عمل دہرایا جاتا ہے۔ فلپائن کے جزیروں میں اسے گنگا کہا جاتا ہے۔ آرڈینٹس میں اسے سارتج جبکہ سویڈن میں سوید جاندی کہا جاتا ہے۔

JIGGY.JIGGY

جگی جگی، اسم صفت

جاپان میں لفظ جگی جگی جلدی کرنا کا مترادف ہے۔ جس کی بنیاد چینی چی چی ہے۔ اس سے مراد سیدھا سیدھا یعنی بالکل سیدھا ہے۔

JILL MILL

جل مل، اسم ذات

جل مل یعنی وینسی پردے۔ اٹلی میں انھیں پرشیانے (persiane) بولا جاتا ہے۔ اِس لفظ کا منبع واضح نہیں ہے۔ ہندی لفظ جھلملا سے مراد چمکتا ہوا ہے۔ اور کسی جالی دار باریک کپڑے کے لیے بھی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ ممکن ہے یہ فرک کے لیے بھی مستعمل ہو۔ اور اسی طرح پلیٹس کی ہندی لغت کے مطابق پردوں کے لیے بھی ہو سکتا ہے۔ یا ان پردوں کی جھنجھناہٹ سے پیدا ہونے والی ایک صوتی ترکیب ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے یہ پرتگالی لفظ جنیلا یعنی ایک کھڑکی کی مسخ شدہ شکل ہو یہ تمام تر ایک قیاس ہے۔

JOCOLE

جوکول، اسم ذات

ہمیں نہیں معلوم کہ دراصل یہ لفظ کیا ہے۔ شاہد کھلونے ہے مسٹر ڈبلیو فوسٹر کے مطابق دراصل یہ لفظ جوکولز نہیں بلکہ جوکولٹ ہے۔ جو لفظ چاکلیٹ کی ایک عمومی شکل ہے۔ N.E.D (لغت) کے مطابق اس کی مختلف اشکال جوکولیٹ جاکولیٹ جوکالیٹ ہیں۔

JOGEE

جوگی، اسم ذات

جوگی ہندی لفظ ہے۔ جوگی سے مراد ایک ہندوراس اور بعض اوقات 'ایک عامل' ہے۔ سنسکرت میں یہ لفظ یوگن ہے یعنی وہ شخص جو یوگا کرتا ہو۔ تفکر یا مراقبہ سے منسلک تقویٰ کا ایک نظام ہے جس سے انسان کے اندر بنیادی معاملات پر قابو رکھنے کے لیے ایک معجزانہ قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ دراصل وہ مذہب جو ہندوستان میں کچھ اشخاص کے ذریعے عرفانیت اور بدھ مت کے

باطنی اصولوں کے نام سے پھیلایا گیا بنیادی طور پر جوگیوں کا نظریہ ہے۔

JOHN COMPANY

جون کمپنی،اسم معرفہ

جون کمپنی ایسٹ انڈیا کمپنی کا ایک پرانا نام تھا۔ جو ماضی میں وہاں کے مقامی لوگ بہت دھیان سے استعمال کرتے تھے ۔ کمپنی کی اصطلاح سماٹرا میں مقامی باشندوں کے ہاں ابھی تک موجودہ ولندیزی حکومت کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

JOMPON

جومپون،اسم ذات

ہندی میں اس لفظ کا تلفظ جان پان اور جپان ہے۔ یعنی ایک قسم کی پالکی یا ہلکی سفری کرسی جو بالائی ہندوستان کے پہاڑی علاقوں میں بالخصوص خواتین کے لیے استعمال کی جاتی تھی۔ جسے چار افراد دو ایک طرف اور دو دوسری طرف سے مل کر اٹھاتے تھے۔ ان افراد کو جومپونیز جیسا کہ جان پانی یا جپانی کہا جاتا تھا۔ ہر جوڑے کے کندھے پر ایک ہلکا سا ڈنڈا رکھا ہوتا تھا جس سے پالکی کی برچھیاں لٹکی ہوتی تھیں۔ اس لفظ کے ماخذ کے حوالے سے کچھ الجھاؤ پایا جاتا ہے۔ کلنکرٹ جمپانا' دجمپانا۔ سمپانا کو ایک شاہی کرسی قرار دیتے ہیں۔ اور وہ اس کا تعلق سمپانا سے جوڑتے ہیں یعنی خوش بخت شخص۔ تاہم ہندوستان میں یہ لفظ جاوا میں ۱۸۱۱ سے ۱۸۱۵ تک خدمات سرانجام دینے والے افسروں نے متعارف نہیں کرایا اس لیے کہ ہمالیہ میں اس لفظ کا استعمال کہیں پرانا ہے۔ ممکن ہے یہ جاپان سے مستعار ہو لیکن یہ حقیقت ہے ۔تبت کی زبان میں دبیان کا مطلب لٹکانا ہے جو اس کے کسی اور منبع کی طرف اشارہ کرتا ہے۔(فیلن اور پلیٹس اس کے ماخذ کی بات نہیں کرتے جبکہ فیلن اس کا ماخذ ایک ہندی لفظ جھانپ یعنی پردہ کو قرار دیتے ہیں۔ اور یہی اس کا غالب اشتقاق لگتا ہے۔ ممکن ہے بنیادی طور پر یہ لفظ ہندوستانی ہو جیسا کہ اب یہ آبنائے میں ہے۔ یعنی اعلیٰ رتبہ خواتین کی بند یا پالکی اور بعد میں یہ مغربی خواتین کے لیے استعمال کی جانے والی گاڑی کے لیے درست قرار دیا گیا ہو۔

JOOL,JHOOL

جول جھول،اسم ذات

ہندی لفظ ہے ۔ہندی میں اس کا تلفظ جُھول ہے شکسپئیر کے مطابق بلاشبہ یہ عربی لفظ جُل کی مسخ شدہ شکل ہے۔ دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔ لیکن پلٹس کے مطابق یہ جھولنا یعنی لٹکنا ہے۔ یعنی گھوڑے ہاتھی یا دوسرے پالتو جانوروں کی پناہ گاہ، ان پر اوڑھا جانے والا کپڑا یا لحاف ۔ یہ لفظ ہندوستان بھر کی مقامی بولی

میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جدید عرب اس کی جمع کو واحد کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

JOSS HOUSE

جاس ہاؤس، اسم ذات

جاس ہاؤس جاپان یا چائینہ میں ایک صنم کدہ ہے۔

JOSTICK,JOSS.STICK

جوسٹک، جاسٹک، اسم ذات

جوسٹک ایک معطر آتش گیر اگربتی (پاوڈر کاسٹس اور صندل کی لکڑی) وغیرہ ہے۔ جو کہ چینیوں کے ہاں مندروں میں خوشبو کے طور پر استعمال کی جاتی تھی۔ اور ماضی میں یہ جلانے کے لیے برآمد کی جاتی تھی۔ جاسٹک کا یہ نام اس کے مندر میں استعمال سے ہی ملتا ہے۔ مزید لفظ پچوک (PUTCHOCK) دیکھیں۔

JOW

جاؤ، اسم ذات

ہندی میں اس لفظ کا تلفظ جھاؤ ہے۔ یہ نام ہندوستانی دریاؤں میں سیلابی مٹی کے نچلے حصوں پر بکثرت پائی جانے والی جھاڑی دار تمرس کی مختلف انواع کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور یہ عام استعمال کی ٹوکریاں اور ایسی کئی دوسری اشیا بنانے کے لیے بہت مفید ہوتی ہے۔ ہندوستان میں محاصرے کے عمل میں استعمال ہونے والے گیبین اور لکڑی کے راستے کے بنانے میں یہ ایک خام مادے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

JOWAULLA MOOKHEE

جوالا موکھی، اسم معرفہ

سنسکرت - ہندی - ہندی میں اس کا تلفظ جوالا مکھی ہے۔ یعنی شعلہ دہن - یہ ایک نیم آتش فشانی قدرتی عمل کا جینیاتی نام ہے۔ لیکن بالخصوص یہ لفظ دریائے بیاس کے نزدیک پنجاب کے پہاڑی ضلع کانگڑا میں ایک خاص جگہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جہاں زمین میں سے ایک تیز دھار کی شکل میں گیس خارج ہوتی ہے جسے متواتر جلائے رکھا جاتا ہے۔ یہاں دیوی کا ایک متبرک مقام ہے اور یہ زیارت کا ایک مقام ہے۔ جو ناصرف ہمالیہ بلکہ ہندوستان کے میدانی علاقوں میں بھی معروف ہے۔ جہاں بہت سے ہندوستانی مہم جو مذہبی لوگ باکو کے مقام پر معروف آتش گیر دھاروں کی زیارت کرتے تھے۔ اور یوں وہ عظیم جوالا مکھی کے طور پر جانے جاتے تھے۔

JOWAUR,JOWARREE

جوار، جواری، اسم ذات

ہندی لفظ ہے۔ ہندی میں اس کا تلفظ جوآر بھی ہے اور جوار بھی ۔ (سنسکرت میں لفظ یاوا پراکرا

(akara) یا اکارا (Yavaparakara)
ہے۔یعنی جوجیا-فارسی میں سورگیم ونگار جبکہ لینیا اسے ہولکس سورگیم Holcus (sorghum) کہتے ہیں۔ یہ جنوبی ممالک میں سب سے اچھا اور سب سے زیادہ اگایا جانے والا باجرہ ہے۔ تقریباً ہندوستان بھر میں ان علاقوں میں اگایا جاتا ہے جہاں سیلاب نہیں آتے۔یہ جولائی میں بویا جاتا ہے۔اور نومبر میں کاشت کیا جاتا ہے۔اس کے سرکنڈوں والے تنے ۸ سے ۱۲ فٹ لمبے ہوتے ہیں۔ تامل علاقوں میں اسے چلم کہا جاتا ہے۔اس کے ڈنٹھل کربی کہلاتے ہیں۔ عربی لفظ دورا یا دھورا شاید وہی لفظ ہے جو قطعی طور پر جورا ہے۔اس کا پرانا سامی نام دوکن ہے جو اس دانے کی دھوئیں کی سی رنگت کی وجہ سے سامنے آیا۔ یہ لغات اور فرہنگوں میں لاپرواہی سے استعمال کیے ہوئے لفظ کی ایک عجیب وغریب مثال ہے۔

JOY

جائے،اسم ذات

لفظ جائے مغربی ساحل پر جوہر کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

JUPTEE, JABTEE

جبتی،جپتی،اسم ذات

گجراتی زبان میں یہ لفظ جپتی ہے۔جو ضبطی کی مسخ شدہ شکل ہے۔ جبکہ مراٹھی میں اس کا تلفظ جبتی یا وطن ضبطی ہے۔یعنی (ان علاقوں کی فصل جس کو ریاست سے الگ کر دیا گیا ہو اور جو ایک ذریعہ آمدن بن گئی ہو۔ایک وقت تھا جب گجرات میں ان کو زمینوں کی محصولات سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا لیکن اب یہ استثنا ختم کر دیا گیا ہے۔)مزید لفظ ضبط دیکھیے۔

JUDIA,ODIA

جودیہ اودیہ

اسم معرفہ ہیں۔اکثر پرانے لکھاریوں کے ہاں یہ نام ایوتھیا یا ایودھیا کے شہر کو دیا جاتا ہے۔جو کہ چودھویں صدی سے جب برمیوں نے اسے تباہ کر دیا اور سیام کی شاہی رہائش گاہ بنکاک منتقل کر دی گئی تو ۱۷۶۷ تک یہ سیام کا دار لحکومت رہا۔

JUGBOOLAK

جگبولک،اسم ذات

جگبولک ایک ہندوستانی سمندری اصطلاح ہے۔روبک کے مطابق یہ بحری جہازوں میں استعمال ہونے والی پلیوں یعنی جیک بلاک کا ہی ایک نام ہے۔

JUGGURNAUT
جگرناتھ

جگرناتھ سنسکرت لفظ جگاناتھا کی مسخ شدہ شکل ہے۔ جگاناتھاکائنات کے مالک کرشنا کو اڑیسہ کے مشہور پوری مندر میں وشنو کے نام سے پوجا جاتا تھا۔ یہ شبیہات ایک غیر متشکل بُت کی ہیں جو ان بتوں کی شبیہات سے بہت ملتی جلتی ہیں جن کی کچھ جنوبی سمندری جزیروں میں پرستش کی جاتی ہے۔ (غالباً جنرل کننگم) نے یہ بات معقول طور پر کہی ہے کہ درحقیقت یہ بدھ مت کی ایک علامت تھی جس کو برہمنی پاٹ پوجا کی ایک شے بنالیا گیا۔اور پھر اسے دیوتا کا عکس کہا جانے لگا۔اس بُت کو ماضی میں اور اب بھی سال کے سال ایک دیوہیکل گاڑی میں رکھ کر پھرایا جاتا تھا۔اور جب پرجوش عقیدت منداس کے ارد گرد جمع ہوتے یا اس کے ساتھ ساتھ چلتے تھے تو کوئی ایک حادثے بھی رونما ہو جاتے تھے۔ اور کبھی کبھی یوں بھی ہوتا کہ انتہائی تکلیف دہ امراض میں مبتلا کچھ لوگ اس گاڑی کے سامنے لیٹ جاتے تھے۔ مسٹر سٹرلنگ جو گذشتہ صدی کی دوسری دہائی کے دوران چند برس کے لیے اڑیسہ کے مہتم محصولات رہے۔اور جیسا کہ سر ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر بیان کرتے ہیں کہ انگریزی اقتدار کے بعد اس صوبے کے خطی محفوظات کے مطالعے کے بعد یہ پتا چلتا ہے کہ ان موقعوں پر چڑھاوے چڑھانے کے متواتر واقعات کا عمومی تاثر جن سے جگرنات ایک استعارے کی شکل اختیار کر گیا ایک مبالغے کے سوا کچھ نہیں۔اس نوعیت کے چڑھاؤں پر لوگوں کا یقین صدیوں تک قائم رہااور جزیرہ نماہندوستان کے بڑے بڑے مندروں میں اس نوع کی یا ملتی جلتی مذہبی خودکشیوں کے اعادہ کا ذکر کبھی کبھی حقیقت اور کبھی کبھی سینہ بہ سینہ معلومات کے ذریعے ہندوستان کی پرانی تحریروں میں ملتا ہے۔ عقیدت مندوں کی مشقت تھکاوٹ اور وبا کی وجہ سے ان موقعوں پر ہونے والی اموات کی بڑی تعداد نے اس عمومی تاثر کو قائم رکھا جو جگرناتھ کے عمومی تاثر کے متعلق پایا جاتا تھا۔

JULIBDAR
جولب دار (جالب دار)، اسم ذات

فارسی لفظ جلادار جلاؤ سے ہے۔ یعنی گھوڑے کی لگام سے باندھی رسی جس سے باندھ کر گھوڑے کو لے جایا جاتا ہے۔ جو ملازم گھوڑے کو لے کر جاتا ہے اسے بھی جانب دار جانب کش کہا جاتا ہے۔ ہیجز کے دور میں بنگال میں شاید عام طور پر یہ لفظ استعمال کیا جاتا تھا لیکن اب بالکل متروک ہو چکا ہے۔

JUMBEEA

جمبیا، اسم ذات

عربی لفظ جمبیا غالباً جانب یعنی ایک طرف سے ہے۔ یعنی ایک قسم کا خنجر جو اس کمر بند کے ساتھ ہوتا ہے جو پورے جسم کے ساتھ باندھا جاتا ہے۔ یہ ہلکا سا مڑا ہوا ہوتا ہے۔

JUMDUD

جمدود، اسم ذات

ہندی میں اس لفظ کا تلفظ جمداد بھی ہے اور جمدھر بھی۔ ایک قسم کا کٹار جو نیچے سے بڑا ہوتا ہے اور ہلکا سا مڑا ہوا ہوتا ہے۔ اور اس کا دو طرفہ دستہ کٹار کی شکل کا ہوتا ہے۔ (دیکھیے کٹار)

ایف جانسن کی لغت کے مطابق جمدار فارسی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا اشتقاق جانب دار یعنی پہلو تہی کرنے والا ہے۔ لیکن آئینِ اکبری (Ain) میں اس لفظ کے ہجے جمدھر ہیں جس سے اس لفظ کے ہندی ہونے کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ اور چند بردائی کی نظم میں موجود یہ لفظ اس ہی کی تائید کرتا ہے۔ مسٹر بیمز کے مطابق اس لفظ کا اشتقاق یامادانت ہے یعنی موت کا پنجہ۔ آئینِ اکبری میں دی گئی تصاویر میں جمدھد یا جمدھر کے کئی نمونے ملتے ہیں جن پر دوہرے اور تہرے دانتوں کے نشان ہیں۔ جس سے اس نقطہ نظر کی تائید ہوتی ہے۔ لیکن یامادھارا یعنی مرگ آور سنسکرت لغات میں ایک ہتھیار کا نام ہے۔

JUMMA

جمع، واحد

ہندی لفظ ہے جو عربی لفظ جمع سے ہندی میں آیا۔ یعنی کسی ملک کے مخصوص علاقوں یا ڈویژنوں کی جانب سے زمینی پیداوار کے محصولات کا کل تخمینہ۔ عربی میں جمع سے مراد کل یا مجموعہ ہے۔

JUMMABUNDEE

جمع بندی، اسم ذات

ہندی لفظ ہے۔ یہ فارسی سے عربی میں آیا۔ عربی میں اس کا تلفظ جمع بندی ہے یعنی ایک تصفیہ۔ جیسا کہ تعلقہ کی دیہات، جاگیر یا زمین کے خاص حصے کا ایک سال یا کئی سالوں کی آمدن کا تخمینہ۔

JUMNA

جمنا، اسم معرفہ

جمنا ہندوستان کے ایک مشہور دریا کا نام ہے جو دہلی اور آگرہ کے قریب بہتا ہے۔ سنسکرت میں یہ لفظ یمونا ہندی میں جمونا اور جمنا ہے۔۔ اور پلنی کے مطابق جومانز ہے۔ بطلیموس کے جدید ہجوں سے تقریباً جدید ہندی شکل جمونا ہی ظاہر ہوتی ہے۔ اٹھارہویں صدی میں

جمونا دریائے برہما پترا کی ایک غیر اہم شاخ کے لیے استعمال کیا جاتا تھا جو اسے دریائے گنگا سے منسلک کرتی ہے لیکن اب کئی سالوں سے یہ اوّل الذکر یعنی دریائے جمنا کا ایک بڑا آبی راستہ ہے۔(مزید لفظ جنائی دیکھیے)۔ جمونا کئی اور کم اہم دریاؤں کا نام ہے۔

JUMNA MASJID

جمنا مسجد، اسم معرفہ

جمنا مسجد عربی لفظ جامع مسجد کی مسخ شدہ شکل ہے۔ یعنی کلیسائے کبریٰ یا جامع مسجد۔ عربی لفظ جمع سے مراد جمع کرنے کے لیے ہے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ دریائے جمنا پر واقع کوئی بڑی مسجد ہوگی۔

JUNGEERA

جنگیرا، اسم ذات

جنجیرا (Janjira) بمبئی کے جنوب میں ساحل پر واقع ایک مقامی ریاست کا نام ہے۔ جس سے قلعہ اور شاہی محل ۴۴ میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ جگہ ایک چھوٹے سے جزیرے پر واقع ہے۔ جہاں سے راج پوری میں داخل ہوتے ہیں۔ جس سے اس نام (جنجیرا) کا تعلق باقاعدہ طور پر بنتا ہے۔ یہ لفظ جزیرہ کی مسخ شدہ شکل ہے۔ اس ریاست کو حابسن یعنی حبشیوں کی سر زمین کہا جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ حقیقت ہے کہ ۳ یا ۴ صدیوں تک اس جگہ کا سردار حبشی نسل کا ہی رہا۔ شروع شروع میں ایسا تو اتر کے ساتھ نہ ہوا یعنی سردار ایک خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور نہ ہی وہ حبشی النسل تھے۔ لیکن گزشتہ تقریباً دو سو سال سے ایسا ہی ہو رہا ہے۔ سیدی (دیکھیے سیدی) اور حبشی واضع طور پر اس سردار کے لیے بحثیت ایک مقبول خطاب کے استعمال کیے جاتے تھے۔ اس ریاست کی ایک بندرگاہ ہے۔ اور کچھ زمین کاٹھیاواڑ میں ہیں۔

JUNGLE

جنگل، اسم ذات

ہندی اور مراٹھی لفظ جنگل سنسکرت لفظ جنگلا سے ہے (یہ لفظ خاص طور پر طبّی مقالات میں نظر آتا ہے)۔ مقامی لفظ جنگل سے محدود معنی میں مراد ویراں اور ناقابل کاشت زمین لی جاتی ہے۔ یعنی ایسی زمین جو کاشت شدہ ہو یا وہ زمین جس میں جھاڑیاں درخت اور لمبی لمبی گھاس اگی ہوئی ہو۔ اور ایک بار پھر اس لفظ کے اینگلو انڈین استعمال کے مطابق جنگل سے مراد خس و خاشاک سے اٹی ہوئی زمین زیادہ اور غیر کاشت شدہ زمین کم ہے۔ گویا کہ ایک ایسا ویرانہ جس میں بے ہنگم جھاڑیاں ہوں۔ ایسا لگتا ہے کہ پہلے زمانے میں یہ لفظ فارسی میں در آیا اور ترکستان میں بھی استعمال کیا جاتا رہا۔ اینگلو انڈین سے یہ لفظ فرانسیسی اور انگریزی میں آیا۔ ایسا نہیں لگتا یہ لفظ Fryer میں رونما ہوا ہو جس

سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اُس وقت یہ لفظ غیر ملکیوں کے ہاں اتنا زیادہ عام تھا جتنا کہ اب ہے۔

JUNGLE.FEVER

جنگل فیور، اسم ذات

ایک خطرناک باری کا بخار (وقتاً فوقتاً کم یا زیادہ ہو جانے والا بخار) جو ملیریا یا جنگلوں سے پھیلتا ہے۔

JUNGLE.FOWL

جنگل فال، اسم ذات

جنگل فال پرندوں کی ان مختلف انواع کا معروف نام ہے جن سے ہمارے پالتو جانور مراد لیے جاتے ہیں۔ بالخصوص گیلس سُنیراتی تیمنک گرے جنگل فال اور گیلس فریگنس گیملن اوّل الذکر کا تعلق صرف جنوبی ہندوستان سے ہے۔ جبکہ موخوالذکر کا تعلق ہمالیہ سے یعنی شمالی سرکاروں سے جنوب کی جانب مشرق پر اور راجپیلا پہاڑیوں سے جنوب کی جانب مغرب میں نربدا تک ہے۔

JUNGLE. MAHALS

جنگل محلز، اسم معرفہ

ہندی میں یہ لفظ جنگل محل ہے۔ دراصل یہ متعدد قطعات بنگال اور چھٹیا ناگپور کے پہاڑی نوآباد علاقوں کے درمیان پائے جانے والے علاقوں جہاں سرداری نظام رائج ہے کا مبہم نام ہے۔ اسے ۱۸۵۵ میں باقاعدہ طور پر ضلع بنایا گیا لیکن ۱۸۳۳ میں اسے دوبارہ تقسیم کرکے ملحقہ اضلاع میں شامل کر دیا گیا۔

JUNGLE TERRY

جنگل ٹیری، اسم معرفہ

ہندی میں یہ لفظ جنگل ترائی ہے (مزید دیکھیے ترائی)۔ ماضی میں یہ نام بنگال اور بہار کے سرحدی علاقوں بشمول مونگھیر اور بھاگل پور کے اندرونی علاقوں جنہیں سنتال پرگنے کہا جاتا ہے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ ہوجز اس علاقے کو بھاگل پور کے مغربی جانب بتاتے ہیں۔ لیکن بارکوپ اس علاقے کے مرکز کے قریب دکھاتے ہیں۔ رینل کے نقشے کے مطابق یہ قصبہ بھاگل پور کے جنوب مشرقی جانب تقریباً ۳۵ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ کلیولینڈ کے کتبے سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اصطلاح علاقہ راج محل کے پہاڑی علاقے کے رہنے والوں کی اس جگہ کے لیے استعمال کی جاتی تھی جہاں وہ قابض تھے۔

JUNGLO

جنگلو، اسم ذات

گجراتی زبان میں یہ لفظ جنگلو ہے۔ آرڈرمنڈ کے مطابق ان کے دور یعنی (انیسویں صدی کے آغاز میں) غیر مہذب لوگ یہ اصطلاح مغربیوں کے لیے تمیز کرنے

کے لیے استعمال کرتے تھے۔ جانگی وہ تھے جو گجراتی زبان نہیں سمجھتے تھے۔

JUNK

جنک،اسم ذات

جنک سے مراد ایک بڑا مشرقی بحری جہاز (جو بعد میں بالخصوص ایک چینی بحری جہاز کے لیے استعمال کیا جاتا تھا) لیا جاتا ہے۔ در حقیقت اس کا یہ استعمال بہت پرانا ہے۔ اس کا عمومی اطلاق وسطی دور میں کیا گیا۔ یہ لفظ ہند یورپی ذخیرہ الفاظ میں قدیم ترین الفاظ میں سے ایک ہے۔ یہ فرائر اوڈورک کے ۱۳۳۱ میں لکھے گئے سفر ناموں میں ملتا ہے۔ اور اس کے کچھ سالوں بعد جان ڈی میری نولی کی بکھری بکھری یاداشتوں میں ملتا ہے۔ ۱۳۵۷ کے بہت اہم کیٹالان ورلڈ میپ میں ہمیں ان جہازوں کا ایک خاکہ ملتا ہے۔ جس کے باد بان بانس کے بنے ہوئے اور چٹان کی طرح کے ہیں۔ وہ انھیں ہنچی (Hnchi) کہتے ہیں بلاشبہ یہ ہچی (Hchi) کی ایک تحریر کی غلطی ہے۔ ابن بطوطہ کے فرانسیسی مترجم لفظ جنک چینی لفظ Tchouen (chwen) سے اخذ کرتے ہیں اور لنزے کا بھی یہی خیال ہے۔ ممکن ہے یہ چینی زبان کا ہی لفظ نکلے۔ لیکن یہ غالب امکان نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے پرانے عرب تاجروں نے یہ لفظ ملائی جہاز رانوں سے سیکھا ہو۔ یقیناً یہ جاوا اور ملائی کا جانگ اور اجانگ ہے۔ یعنی ایک جہاز یا بڑا جہاز۔ جاوا کی زبان میں گریٹ بیئر کو لسٹنگ جانگ کہا جاتا ہے۔ یعنی کنسلٹیشن جنک ملائی زبان میں یہ نبتنگ جانگ ہے۔

JUNKAMEER

جنک امیر،اسم ذات

لفظ جنکا میر 'ویلر' کی تحریر میں آتا ہے جہاں اسے یقیناً جنک انیر لکھا جاتا رہا ہو گا۔ یہ بہت حد تک مخمصہ ہی رہا جیسا کہ ڈاکٹر برنل کا ہمارے مرتّبہ کام کے لیے اگر یہ آخری نہیں تو تازہ ترین موضوع ضرور ہے۔ میں نے ان کے کچھ الفاظ نقل کیے ہیں۔ وی۔ لنشوٹین کے تحریر کردہ نوٹس کی درستگی کے لیے کام کرتے ہوئے بہت عرصہ پہلے تمہاری طرف سے پوچھے گئے ایک لفظ کے معنی مجھ سے واضح ہو گئے۔ اس پر میں نے اپنی کوشش کو اس وقت ترک کر دیا تھا۔ اس حوالے سے میں آپ کا ممنون ہوں۔

جُنکا میر یعنی افسر محاصل۔

JUNK.CEYLON

جنک سیلون،اسم معرفہ

جنک سیلون ملائی جزیرہ نما کے مغربی ساحل سے پرے واقع ایک جزیرے کا معروف نام ہے۔ فارسٹ کی (voyage to *merguipp*.iii and 29-30) کے مطابق یہ لفظ جان سائیلان ہے۔ اور ان کا کہنا ہے کہ دراصل یہ لفظ یو جونگ ہے یعنی ملاوی

زبان میں یہ کیپ (راس) کہتے ہیں۔ یہ تقریباً درست معلوم ہوتا ہے۔

JUNKEON

جنکیون، اسم ذات

بلاشبہ جنکیون لفظ جنگم کی ہی ایک صورت ہے جس کا ذکر جنک امیر میں موجود ہے۔ ولسن کے مطابق یہ تلگو لفظ سنگم ہے جو شاید اڑیسہ میں برٹن کے ہاں استعمال کیا جاتا تھا۔

JURIBASSO

جوری باسو، اسم ذات

اس لفظ سے مراد وضاحت کار ہے۔ رچرڈ کاکس کی ڈائری میں یہ بار بار نظر آتا ہے۔ یہ جاپان میں ایک برطانوی کارخانہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے ۱۸۸۳ میں مسٹر ایڈورڈ موند تھامپسن نے ہیکلوت سوسائٹی کے لیے بہت عمدہ طریقے سے تدوین کیا۔ درحقیقت یہ جاوا ملائی لفظ جوروبھاسا ہے۔ جس کے لغوی معنی زبان کا ماہر جورو ایک ماہر ہنر مند کے ہیں۔ اور سنسکرت لفظ بھاشا سے مراد کلام ہے۔

JUTE

جیوٹ (پٹ سن)، اسم ذات

جیوٹ لاطینی کارچوس کیپولرز، لینیا اور کارجورس اولٹرس، لینیا کی چھال کا ریشہ ہے جو گزشتہ ۴۵ برس سے ہندوستان کی ایک اہم برآمد کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اور برطانیہ اور ہندوستان میں اشیا سازی کے لیے خام مال کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ کیمبرج فلاسفیکل سوسائٹی کے آخری اجلاس میں پروفیسر سکیٹ نے کئی انگریزی الفاظ پر رائے زنی کی۔ پٹ سن ایک ریشے دار مادہ ہوتا ہے کی وضاحت انہوں نے سنسکرت جوٹا سے کی۔ یہ لفظ جاٹا کی نسبتاً عام شکل ہے۔ جس کے معنی نمبر ا۔ ایک عابد شخص کے ریشے دار بال نمبر ۲۔ ایک درخت جیسا کہ برگد کی ریشے دار جڑیں۔ نمبر ۳۔ کوئی بھی ریشے دار شے۔ جاٹا سے منسوب ثانوی معنی کافی حد تک مشکوک ہیں۔ لفظ جوٹ پہلی بار ڈاکٹر روکسبرگ کے ۱۷۹۵ء کے ایک خط میں نظر آتا ہے۔ جس میں انہوں نے کورٹ آف ڈائریکٹرز کی توجہ اس ریشے کی قدر و قیمت کی جانب مبذول کروائی جسے مقامی لوگ جوٹ کہتے تھے۔ دراصل یہ نام اڑیسہ میں بولے جانے والے ایک مقامی نام سے لیا گیا معلوم ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ لفظ دراصل جھوٹو ہے لیکن ان پڑھ لوگ اسے جھیوٹو کر کے بولتے ہیں۔

JUTKA

جھٹکا، اسم ذات

دکنی۔ ہندی۔ ہندی میں اس لفظ کا تلفظ جھٹکا ہے۔ یعنی

ایک دم۔ مدراس پریذیڈنسی کے مفصل قصبوں کی مقامی بگھی، ایک خستہ حال سواری جسے بے پرواہی سے بنایا گیا ہو۔ اس طرح وہ کول کتہ کرنچی کے جیسی ہی ہے۔ اس کا ایک بڑا ڈبہ ہوتا ہے جس کے اوپر پچھلے دو ٹائیروں کی طرف وینسی ڈیزائن کی دو کھڑکیاں ہوتی ہیں۔ اور اسے ایک ٹٹو کی مدد سے کھینچا جاتا ہے۔ اور اس میں پچھلے دروازے سے داخل ہوتے ہیں۔(اسی نوعیت کے اور معانی کے لیے لفظ شیگریم دیکھیے)۔

JUZAIL

جزیل، اسم ذات

عام طور پر لفظ جزائل بھاری افغانی بندوق کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جس میں ایک دو شاخی روک کے ذریعے گولی چلائی جاتی ہے۔ اگر یہ عربی لفظ ہے تو لازماً یہ جزائل ہو گا جو جازل یعنی بڑا کی جمع ہے۔ یہ جسیم کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے جازل اکثر بڑی اور دبیز اشیاء کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لہذا یہی معنی ہیں۔ (مزید گنگال دیکھیے) اس طرح جزائیلچی سے مراد وہ شخص ہے جو ایسے ہتھیار سے مسلح ہو۔

JYEDAD

جائیداد، اسم ذات

فارسی۔ ہندی ہندی میں اس لفظ کا تلفظ جائیداد (Jaidad) ہے۔ اس سے مراد افواج کی کے لیے تفویض کردہ علاقے ہیں۔

JYSEE

جیئش، اسم ذات

عربی اصطلاح جیئش (jaish) سے مراد ایک فوج ایک لشکر ہے۔ جو ٹیپو باقاعدہ اپنی پیادہ فوج کے لیے استعمال کرتے تھے۔ جس کے کارکن کو جیئش کچاری کہا جاتا تھا۔(مزید لفظ کچہری دیکھیے)۔

حوالہ جات

۱۔ بشریٰ افضال عباسی، جغرافیائی معلومات (انسائیکلو پیڈیا) (لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۲۰۰۲ء)، ص ۱۰۶۔

۲۔ رضا الحق، *Badashani*، ۲۱ ایڈیشن (لاہور: اظہر پبلشرز۔ ۱۴ اردو بازار) ص ۶۳۰

۳۔ ملائی، http://en.m.wikipedia.org، تاریخ ملاحظہ ۲۵ فروری ۲۰۱۹ء، وقت ملاحظہ 4:24pm۔

۴۔ اردو انسائیکلو پیڈیا، ص ۷۹۸۔

۵۔ سید احمد بریلوی، فرہنگِ آصفیہ، جلد اوّل (لاہور: مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ اردو بازار، ۱۹۰۸ء)، ص ۴۳۹۔

"K"

KAJEE

قاضی، اسم ذات

نیپال اور سکم (Sikkim) میں ریاست کے وزراء کا ایک خطاب ہے۔ بلاشبہ یہ عربی لفظ ہے۔ ہندوستان کے کئی حصّوں میں اس لفظ کا تلفظ قاضی (Kaji) ہے۔

KALA JUGGAH

کالا جگہ، اسم ذات

یہ لفظ اینگلو ہندی میں اُس تاریک مقام کے لیے استعمال کیا جاتا تھا جو رقص خانہ کے نزدیک نخرہ باری کے لیے بنایا جاتا تھا۔

KALINGA

کلنگا، اسم معرفہ

(مزید تفصیل کے لیے لفظ (KLING) دیکھیے)۔

KALA-NIMMACK

کالا نمک، اسم ذات

ہندی میں یہ لفظ (Kala-Namak) ہے یعنی کالا نمک (Black Salt)۔ ایک عام معدنی دوا ہے جو عموماً گھوڑے کے علاج کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ یہ آئرن آکسائیڈ اور کچھ کثافتوں سے بنا نمکیاتی سوڈا ہے۔

KAPAL

کاپال، اسم ذات

کاپال "بحری جہاز" کے لیے استعمال کیا جانے والا ملائی لفظ ہے۔[جو غالباً تامل لفظ کاپال (Kappal) سے بنا ہے۔ یہ لفظ کسی بھی مربع شکل کے بحری جہاز کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے جس کے بادبان اوپر کی طرف اٹھے ہوئے ہوں۔

KARBAREE

کاروباری، اسم ذات

ہندی زبان میں یہ لفظ کاروباری (Karbari) یعنی ایک کارندہ یا منتظم ہے۔ زیادہ تر یہ لفظ خاص بنگال میں استعمال کیا جاتا تھا۔

KARCANA

کارخانہ، اسم ذات

ہندی لفظ ہے جو فارسی سے ہندی میں آیا ہے۔ کارخانہ (Kar-khana) یعنی "کاروباری مقام" ہم Wilson's کی دی گئی تعریف میں ترمیم نہیں کر سکتے۔ وہ کہتا ہے کہ ایک دفتر یا ایسی جگہ جہاں کاروبار کیا جائے لیکن خاص طور پر یہ لفظ ان جگہوں کے لیے

استعمال کیا جاتا ہے جہاں مشینی کام کیا جائے جیسے "ایک ورکشاپ، کارخانہ، اسلحہ خانہ، تاثراتی طور پر یا کوئی ہنگامہ خیز جگہ" اس کا آخری متروک ہو چکا ہے۔

KARDAR

کاردار، اسم ذات

فارسی۔ ہندی کردار یعنی سندھ میں حکومت کا ریک نمائندہ۔

KAREETA

کریتا، اسم ذات

ہندی لفظ ہے۔ یہ لفظ دراصل عربی سے ہندی میں آیا ہے۔ عربی میں یہ لفظ خریتا (Kharita) اور ہندوستان میں بھی خلیتا (Khalita) بولا جاتا ہے۔ ایک ریشمی بیگ۔ مسٹر پارکر (Mr. Parkers) نے اس کو درج ذیل الفاظ میں پیش کیا ہے جس کے ساتھ کسی مقامی بڑے آدمی کو یا کی طرف سے لکھا گیا ایک خط منسلک ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بذاتِ خود خط ہی ہو۔ Kharit (ریشمی تھیلے) میں چاندی سنبھال کر رکھی۔ اس لفظ کا ترجمہ Crisping Pins کیا گیا ہے وہ دراصل "بٹوے" نہیں بلکہ Kharitim ہے۔

KAUNTA, CAUNTA

کانٹا، اسم ذات

مرہٹی اور گجراتی زبان میں یہ لفظ کانتھا (Kantha) یعنی "ساحل یا کنارا" ہے۔ [سنسکرت زبان میں یہ لفظ کانتھا (Kantha) ہے جس سے مراد قریب یا لگ بھگ ہے۔ کانتھی (Kanthi) یعنی گردن۔ یہ الفاظ بمبئی پریذیڈنسی کے شمالی حصوں میں مختلف جغرافیائی اصطلاحات بنانے کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔ جیسے ماہی کانتھا (Mahi Kantha) دریائے ماہی کے ساحل پر چھوٹی ریاستوں کے ایک گروہ کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ ریوا کانتھا (Rewa Kantha) درج بالا کے جنوبی حصے کے لیے بولا جاتا ہے۔ ایسے ہی سندھ کانتھا (Sindhu Kantha) اور انڈس ڈیلٹا (Indus Delta) وغیرہ۔ بلاشبہ یہ وہ ہی لفظ ہے جو ہمیں "بطلیموس" میں خلیج کچ کے لیے ملتا ہے۔ پہلے پہل کانتھی کوٹ (Kanthi Kot) مشرقی کچ میں ایک اہم جگہ تھی اور کانتھی (Kanthi) جنوبی ساحلی ضلع کا نام تھا۔

KEDDAH

کھیدا، اسم ذات

ہندی زبان میں یہ لفظ کھیدا (Kheda) یا کھیدنا

(Khedna) ہے۔ یعنی پیچھا کرنا۔ یہ لفظ سنسکرت لفظ اکھٹا (Akheta) سے ہے۔ جس سے مراد شکار کرنا۔ بنگال میں یہ اصطلاح ہاتھیوں کو پکڑنے کے لیے باڑا بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔[ہاتھیوں کا شکار کرنے کے لیے کسی جگہ کے گرد کھائی بنا کر سدھائے ہوئے جانور (یہاں ہاتھی) کے ذریعے دوسرے ہاتھیوں کو دام میں لا کر شکار کرنے کا عمل ہے۔

KEDGEREE

کدگری، اسم معرفہ

کھچڑی (Khijiri) یا کجاری (Kijarai) مغربی کنارے دریائے اوگلی کے زیریں دہانے پر کول کتہ سے ۶۸ میل کے فاصلے پر واقع ایک گاؤں اور پولیس اسٹیشن ہے۔ ماضی میں یہ بہت سے ہندوستانیوں کی ایک عمومی لنگر گاہ کی حیثیت سے معروف تھی۔

KEDGEREE-POT

کدگری پاٹ (کھچڑی۔ پاٹ)، اسم ذات

ہندوستان میں مستعمل ایک عوامی زبان کا لفظ مٹی کا ایک پیالہ یا ہانڈی جو ہندوستانی استعمال کرتے ہیں۔ یہ برتن پانی رکھنے کے لیے اور پکانے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

KENNERY

کینری، اسم ذات

بمبئی کے قریب سالسیٹ (Salsette) کے مقام پر غار مندروں کے ایک معروف اور انتہائی وسیع پیمانے پر پائے جانے والی جگہ کا نام ہے۔ دراصل یہ لفظ کنہیری (Kanheri) ہے۔

KEDGEREE, KITCHERY

کھچڑی، اسم ذات

ہندی زبان میں یہ لفظ کھچڑی ہے۔ چاول کا آمیزہ جو مکھن اور دال سے بنایا جاتا ہے۔ ذائقے کے لیے اس میں تھوڑا سا گرم مسالا، کٹی ہوئی پیاز اور ایسی ہی دوسری اشیا ڈال کر اسے پکایا جاتا ہے۔ یہ ہندوستان بھر کی ایک عام ترکاری ہے۔ یہ ترکاری اینگلو انڈین کے ہاں اکثر کھانے کی میز پر پیش کی جاتی تھی اور اس میں پرانے طریقے کو اپنایا جاتا تھا۔ یہ لفظ متعدد آمیزوں (ذیل میں Fryr دیکھیے) ناموس زبان اور مشترکہ بین الاقوامی زبان کے لیے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ انگلستان میں یہ لفظ اکثر ناشتے میں پیش کی جانے والی دوبارہ پکائی گئی مچھلی کے لیے استعمال کیا جاتا تھا لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ مچھلی عموماً کدگری (Kedgeree) کے ساتھ کھائی جاتی ہے لیکن یہ اس کا حصہ نہیں ہے۔ "فش کھچڑی" ایک پرانی اینگلو انڈین ترکاری ہے۔

KERSEYMERE

کریسمیر،واحد

یہ ایک انگریزی بزاز کی اصطلاح ہے اور اینگلو انڈین نہیں ہے۔ یہ اصطلاح دراصل کاسمیر (Cassimere)سے ہے۔ (انگریزی میں بھی استعمال کی جاتی ہے) کشمیر[1](Cashmere)کی مسخ شدہ شکل ہے۔اگرچہ لفظ کی یہ مسخ شدہ شکل پہلے سے موجود ایک انگریزی لفظ کرسی (Kersey) سے بنی ہے جو ایک قسم کا اونی کپڑا ہوتا ہے۔یوں لگتا ہے کہ کوئی دوسرا لفظ ہے جو ایک ہی چیز کے لیے استعمال ہوا ہے۔

منشو نے اپنی سن 14k کی کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں کرسی (Kersey)کا ذکر بغیر تعریف دیے ہوئے اس طرح کیا کہ لٹر (Littre)نے آخری لفظ کی طرح کا لفظ ہے۔اس کا اطلاق لفظ کرسی پر نہیں ہوتا جو ہمیں Creseau میں ملتا ہے۔ان دونوں الفاظ کا تعلق غالباً Criser یا Carre کے ساتھ ہے۔

پلانچی (Planche)،بلانچی (جس کے اشتقاق عموماً بے کار ہوتے ہیں) کہتے ہیں کہ "وہ چیز جو یہ لفظ اولین طور پر Kersey کے مقام پر سفلوک(Suffolk)میں بنایا گیا جس سے اس کا یہ نام پڑا۔ اور وہ برمحل مزید کہتے ہیں۔ "کریسمیر (Kersemere) نام More میں قائم ایک کارخانے کے سبب یا اس پانی کے سبب پڑا جو کرسی (Kersey)نامی دیہات میں بہتا ہوا گزرتا ہے۔" تاہم مسٹر سکیٹ(Mr. Sikkit)کا خیال ہے کہ سفلوک(Suffolk)میں کرسی ہی درحقیقت اس لفظ کا منبع ہے۔ [اور اس امر کا ذکر وہ اپنی لغت Lancare Stym Dictionary کے نئے ایڈیشن ۱۹۰۱ء بار بار کرتے ہیں اور مزید کہتے ہیں کہ یہ لفظ یعنی Kersey لفظ سے نہیں بنا جس کو ایک مواد کے نام کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔"

وہ کہتے ہیں کہ لفظ کریمیر (Cerseymene)کی ایک مسخ شدہ صورت ہے جو کسی غلط فہمی کی بنا پر لفظ کرسی(Kersey)کے ساتھ غلط ملط ہو گیا ہے۔

KHAN

خان،واحد

خان ترکی زبان کا لفظ ہے جو دراصل فارسی لفظ خان (Khan)سے ترکی زبان میں آیا۔ دراصل یہ لفظ منگول اور ترک خانہ بدوش[2] قبائل کے ہاں آقا یا شہزادہ کے مساوی استعمال کیا جانے والا ایک خطاب

[1] کشمیر: سابق جموں و کشمیر۔ بھارت کے شمال مغرب اور پاکستان کے شمال مشرق میں ایک متنازعہ ریاست جس کے ایک حصے پر بھارت نے تقسیم برصغیر کے بعد غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔

[2] خانہ بدوش: ف۔ صفت۔ آوارہ۔ پریشان۔ وہ شخص جو ایک جگہ گھر بسا کر نہ رہ سکے۔ بادیہ گرد۔ گھر کو ساتھ لیے پھرنے والا۔ کنجر، جوگی وغیرہ۔

تھا۔ اس معنی کے علاوہ (دوسرے بہت سے امراء کے لیے بھی استعمال ہونے والا) یہ لفظ اب بھی ایران میں اور خصوصاً افغانستان میں Esq یعنی گرامی قدر کی طرح کا ایک مبہم سا خطاب ہے۔ ہندوستان میں ان ہندوستانیوں کے نام کے ساتھ ایک عام سابقہ یا لاحقہ مجموعی طور پر کسی بھی سماجی مرتبے کے حامل ہوں اور خصوصی طور پر پٹھان نسل سے تعلق رکھتے ہوں۔ ہمیشہ سے ہی بڑے بڑے خطابات کی طرف رجحان کم ہوتا رہا ہے اور اس طرح جب خطاب خان کی بھی اہمیت کم ہوگئی تو دہلی میں ایک نئی ترکیب خانِ خاناں یعنی خانوں کا خان بن کر سامنے آئی اور یہ خطاب ریاست کے مقتدر افسران کے لیے استعمال ہونے لگا۔

KHALSA

خالصا، واحد، اسم صفت

ہندی لفظ ہے۔ یہ عربی لفظ خالصا سے ہندی زبان میں آیا ہے۔ (دراصل یہ لفظ خالیسا (Khalisa) ہے) یعنی خالص، اصل۔ اس لفظ کے کئی تکنیکی معنی ہیں لیکن ہمارے خیال کے مطابق یہ لفظ سکھوں کے ہاں اجتماعی طور پر ان کے فرقے اور عبادت گاہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

KHANNA, CONNAH

خانہ، واحد

فارسی اصطلاح خانہ سے مراد "ایک گھر، شعبہ اور گودام" وغیرہ ہے۔ ہندوستان میں یہ لفظ حسبِ خواہش بے میل اور مہمل الفاظ کے ہمراہ جیسا کہ باورچی خانہ، بگھی خانہ، کوچ ہاؤس، بوتل خانہ، توشہ خانہ جیسے الفاظ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

KHANUM

خانم

ترکی زبان کا لفظ ہے۔ یہ لفظ فارسی لفظ خانم اور خانِم کے سے ترکی زبان میں آیا۔ خانم اور خانِم یعنی ایک عظیم المرتبت خاتون۔ خانم خان کی مونث ہوتی ہے۔

KHASYA

خاسیا، اسم معرفہ

یہ نام سز تبتین ہمالیہ (Cis Tibetan Himalaya) میں نیپال اور دریائے گنگا کے درمیان برطانوی اضلاع کمان (Kumaun) اور گڑوال (Garhwal) میں پائی جانے والی قدیم ترین نسل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ کسیاس مذہب اور رسم و رواج کے اعتبار سے اور کافی حد تک نسلاً ہندو ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس لحاظ سے انھیں تبتی ہمسائے کہا جا سکتا ہے۔ انھیں جنوبی آسام کے پہاڑوں پر بسنے والی

کسیاس کی منگول قوم کے ساتھ نہیں ملایا جا سکتا۔ (مزید لفظ Cossya دیکھیے)

KHELAT

قلات، اسم معرفہ

"قلات" سندھ کی مغربی سرحد پر واقع بلوچ اسٹیٹ کا دارالحکومت ہے اور اس ریاست کو بھی یہی نام دیا گیا ہے۔ دراصل یہ عربی لفظ ہے۔ عربی میں یہ لفظ کالا (Kala) یعنی "ایک قلعہ" ہے۔ (مزید لفظ قلعہ دار KILLADAR دیکھیے)۔ عربی لفظ Kat'at کا آخری حرف کئی صدیوں سے صرف اسی وقت بولا جاتا ہے جب یہ حرف t کسی مرکب نام کا پہلا نصف ہو جیسا کہ Castle بلاشبہ بلوچ دارالحکومت کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے۔ اگرچہ اس صورت میں اس لفظ کا دوسرا حصّہ مکمل طور پر نکل جاتا ہے۔ Khelat Ghilji، (Kalat) بھی ایک ایسی ہی مثال ہے جس میں بعض دفعہ تو اس کا دوسرا حصّہ رہتا ہے اور بعض دفعہ نہیں رہتا۔

KHIRAJ

خراج

عربی لفظ "خراج" ہندوستان میں عام بور پر بولا جاتا ہے۔ صحیح طور پر یہ وہ جذیہ ہے جو مسلمان فاتحین غیر مسلموں پر فتح حاصل کرنے پر وصول کرتے ہیں۔ ایک طرح کا لینڈ ٹیکس ہندوستان میں تقریباً ہمیشہ ہی یہ لفظ حکومت کو زمینی پیداوار کی ادائیگی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کہ ایک عام ترکیب "لاخراج" بھی استعمال کی جاتی ہے جس سے مراد "بلامعاوضہ" ہے۔

KHOA

کھووا، واحد

ہندی اور بنگالی زبان میں یہ لفظ کھوا (Khoa) ہے۔ یہ ٹوٹی ہوئی اینٹوں اور چونے کی کنکریت کی ایک قسم ہے جو کہ فرش اور برآمدے کی چھت بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

KAUL

کال، واحد

ہندی زبان کا لفظ ہے۔ دراصل اس سے مراد وقت پھر ایک مدت یا موت اور عوامی سطح پر قحط کا پڑنا ہے۔

KEBULEE

کیبولی

(لفظ MYROBOLANS ملاحظہ کیجیے) یہ عام سا لفظ پودوں کی مختلف پھل دار اقسام کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

KEDDAH

کدہا، واحد

ہندی زبان میں اس لفظ کا تلفظ کھیدا (Kheda)، کھیدنا (Khedna) ہے۔ اس سے مراد تعاقب کرنا ہے۔ یہ لفظ سنسکرت لفظ اکھیتا (Akheta) یعنی شکار کرنا سے ہے۔ بنگال میں یہ لفظ ہاتھیوں کو پھانسنے کے لیے بنائے گئے۔ باڑا کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ زمین کے گرد کھائی بنائی جاتی تھی اور پھر دام کے ذریعے بہلا پھسلا کر ان جنگلی جانوروں کو مائل کر کے شکار کیا جاتا تھا۔

KEDGEREE

کدگری، اسم معرفہ

لفظ "کھجری (Khijiri) یا کجاری (Kijari)۔

KHADIR

کھدر، واحد

ہندی، لفظ کھدر سے مراد ایک بڑے دریا کا وہ قریبی علاقہ ہے جہاں سیلاب آوردہ مٹی جمع ہو جاتی ہے۔

KITTYSOL, KITSOL

کیٹیسول، کیٹسول، واحد

ہندوستان میں ٹرف (Tariff) جہازی مال کے محصول کی فہرست میں یہ لفظ حال تک موجود رہا ہے۔ اگرچہ یہ بہت عرصہ پہلے متروک ہو گیا تھا۔ ماضی میں یہ لفظ "چھتری" کے لیے عام طور پر استعمال کیا جاتا تھا بالخصوص بانس اور کاغذ کی بنی ہوئی چھتری۔ یہ چھتری چین سے درآمد کی جاتی تھی۔ جیسا کہ آج کل انگریز طرز کے مطابق پتی دھوپ سے بچنے کے لیے یہ چھتری استعمال کی جاتی ہے۔ دراصل یہ لفظ پرتگالی لفظ Quita-sol یعنی بارسن (Bar-sun) سورج سے بچاؤ ہے۔ علاوہ ازیں اسکاٹ کے Dicourse of Java ہے جو ذیل میں Purchas سے منقول ہے۔ [مسٹر سکیٹ بتاتے ہیں کہ Howison کی مالے ڈکشنری، ۱۸۰۷ء میں ہمیں لفظ پیانگ (Payong) ملتا ہے۔ اس میں A Kittasol, Sombrera کے ساتھ (۱۸۹۴ء چالی) اس لفظ کی نشان دہی کرتے ہیں جو کہ ۱۶۱۱ء سے ابھی تک دی گئی تمام امثال میں سے اصل پرتگالی لفظ سے ملتی جلتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ملاکا میں پرتگالیوں کے بہت زیادہ اثر و رسوخ کی وجہ سے ہوا ہو۔

KHALSA

لشتی، لستی، واحد

ہندی میں اس لفظ کا تلفظ لشتی (Lishti) ہے جب

کہ انگریزی میں یہ "اے۔لسٹ" یعنی ایک فہرست ہے۔

KHANSAMA

خانسامہ[3]

دیکھیے لفظ کنسومہ (CONSUMAH)۔

KHOTI

کھوٹی، واحد

لفظ کھوٹی سے مراد بمبئی پریذیڈنسی میں Khotدور کا ایک خاص اور بااختیار شخص ہے۔

KHUDD, KUDD

کھڈ، کڈ، واحد

یہ لفظ بالخصوص ہمالیہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لفظ Khoddسے مراد ایک ڈھلوان پہاڑی علاقہ یا ایک گہری وادی بھی ہے۔ یہ لفظ لغات میں نہیں ملتا لیکن غالباً اسے ہندی لفظ کھٹ (Khat)، گڑھا۔ دکنی، ہندی لفظ کھڈا (Khadda) سے ملایا جاتا ہے۔ [پلیٹس کے مطابق یہ ہندی لفظ کھڈ(Khad)ہے۔ یہ سنسکرت لفظ کھنڈا (Khanda)سے ہے۔ اس سے مراد ایک شگاف، ایک کھائی جب کہ لفظ کھٹ (Khat) سنسکرت لفظ کھٹا (Khata)یعنی کھوکھلا سے بنا ہے۔ یہ لفظ شملہ اور ہمالیہ کے کچھ دوسرے علاقوں میں اینگلوانڈین کی عوامی بولی میں ابھی تک استعمال کیا جاتا ہے۔

KHUT-PUT

کھٹ پٹ، واحد

یہ اصطلاح مغربی ہندوستان میں رائج فریب کاری اور بے ایمانی مروّج نظام کے لیے استعمال کی جانے والی ایک مقامی اصطلاح ہے۔ ہندی اور مراٹھی زبان میں اس لفظ سے مراد جھگڑا یا تکرار اور پریشانی ہے لیکن اول الذکر معنی (یعنی جھگڑا یا تکرار) میں لفظ (۱۸۵۰۔۵۴ء میں اس وقت شہرت پا گیا جب برودہ کی حکومت کے دوران سر جیمز اوطرم (Sir James Outram)کی وہاں کے بدمعاشوں کے ساتھ کھٹ پٹ ہوتی رہی۔

KOSHOON

کوشون، واحد

یہ اصطلاح ٹیپو صاحب کی عسکری تنظیم میں وسیع تر برّاعظم میں استعمال کرنے کی غرض سے ایک برلیڈ یریار جمنٹ کے لیے بنائی گئی۔ ان (ٹیپو صاحب) کی پیادہ عسکر (Askar)یا باقاعدہ پیادہ فوج ۵ (کچریوں) میں بنائی گئی تھی (دیکھیے لفظ

[3] خانسامہ: ف۔ سیر سامان۔ دار وغہ۔ انگریزوں یا انگریزی وضع کرنے والے لوگوں کو کھانا کھلانے والا۔ خدمت گار۔

واضح فرق بتلاتی ہوئی تراکیب کا اتعمال توجہ طلب ہے۔ "بابر" کی استعمال کی گئی زبان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے عہد تک بھی کرزئی "افغان" گوت یا برادری کے طور پر ہی جانے جاتے تھے۔

KHASS, KAUSS

خاص،اسم صفت

ہندی زبان کا لفظ ہے۔ یہ عربی لفظ خاص (Khass) سے ہندی زبان میں آیا۔ اس لفظ سے مراد "خاص"، "مخصوص" یا "شاہی" ہے۔ یہ لفظ کئی مخصوص طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے اس کا سب سے عام استعمال گورنمنٹ کے قبضہ میں رہنے والی ملکیت ہے جنہیں خاص سمجھا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہاں کے مقامی گھروں میں خاص محل "زنان خانہ" کو کہتے ہیں۔

KHOT

کھوٹ، واحد

یہ مرہٹی زبان کا لفظ ہے۔ کھوٹ بمبئی پریذیڈنسی کے کچھ حصّوں میں دیہاتوں میں ایک خاص مدت تک بسنے یا کھیتی باڑی کرنے والوں کے عہدے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جس کو کھوٹی (Khoti) کہا جاتا ہے اور یہ باقاعدہ قانونی طور پر وضع کی گئی جماعت سپیریئر ہولڈرز کے طبقے میں شمار کیے جاتے ہیں۔ کھوٹوں کے رُتبے، خصوصی طور پر ان کے مزارعوں کے حقوق و فرائض کے حوالے سے جو مسلسل بدلتے رہتے ہیں۔ بہت عرصہ تک بحث چلتی رہی لیکن ان سوالوں میں پڑنا ہمیں اور بہت ساری تکنیکی موشگافیوں میں ڈال دیتا ہے کہ شاید یہ عملی طور پر ایسا لگتا ہے کہ علاقہ کھوٹ ان صوبوں کے وسط میں ہے جہاں ریوٹ وری (Ryotwarry) نظام حکومت رائج ہے جس میں ایک غیر معمولی شخص جو بنگال میں کم مایہ زمیندار کا مقام رکھتا ہو (اس بات کا اس سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ یہاں کا مستقل آبادکار ہے یا نہیں) اور مغربی ہندوستان میں کھوٹی (Khoti) سے متعلق بہت سے پیچیدہ سوالات اسی غیر معمولی شخص کی وجہ سے اُٹھے ہیں۔ کھوٹ (Khot) خاص طور پر کنکان میں واقع ہے یہ گزشتہ صدی کے آغاز میں اس وقت تک موجود رہا جب ہم مرہٹوں کے مقبوضہ علاقوں پر قابض ہوئے۔ اس کا سراغ دکن میں کم از کم عادہ شاہی خاندان کے دور تک لگایا جا سکتا ہے۔ تاہم یہاں کھوٹوں کی مختلف ذاتیں پائی جاتی ہیں۔ جنوبی کنکان میں کھوٹی لمبے عرصے تک نسل در نسل بھرپور مالکانہ حقوق رکھنے والے زمیندار رہے اور کئی دفعہ پٹیل کو ہی گاؤں کا سردار بنا دیا جاتا تھا اور بسا اوقات کھوٹی قدیم پٹیل کی جگہ گاؤں کا ایک سربراہ لیا جاتا تھا۔ اس صورت حال میں کھوٹی ایک

صاحبِ جائیداد کی کسی اہم دفتر کے سربراہ کے طور پر شمالی کنکان میں بغیر جائیداد یا وراثتی حقوق کے وصول کنندان یا مالک ہوتے تھے لیکن کئی بار ان دونوں حیثیتوں پر قابض ہو جاتے تھے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا کہ کھوٹوں کی انتظامی دشواریاں زیادہ تر Yots جو زیادہ تر نامعقول حد تک تجاوز پسند اور عاصبانہ ذہنیت کے لوگ تھے۔ ان پر جتلائے جانے والے حقوق اور ان کے مطالبات کے حوالے سے پیدا ہوئی تھیں۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بات بھی پتا چلتی ہے کہ ملک کے بگڑے ہوئے مذکورہ حالات میں ایک کھوٹی کی پوزیشن کسی کاشتکار کی تعمیل درخواست کی وجہ سے مستحکم ہو جاتی تھی۔ ایک کھوٹی ان کے اور مقامی حکومت کے ماتحت، افسر محصولات کی استحصال پسندی کے درمیان ایک رکاوٹ کا کام دیتا تھا۔ ایک بہت قابل فہم بات یہ ہے کہ پہلے پہلے مختلف اضلاع میں کھیتی باڑی مقامی اوودر اہل کاروں کے تحت ہی کی جاتی تھی جن کا اولین مقصد ہر ممکنہ حد تک ہر گاؤں سے زیادہ سے زیادہ رقم اینٹھنا ہوتا تھا۔ اس مخاصمت کا وار ایک کھوٹ اپنے سینے پر سہتا تھا۔ کئی دفعہ وہ کسی نئی Patti (دیکھیے Foot Note صفحہ ۴۸۱ پر) کا نفاذ کر کے اپنے گاؤں کا نئے سرے سے سروے نہیں ہونے دیتا تھا (تاکہ مزید ٹیکس نہ لگ سکے) ادائیگی کے لیے ایک مناسب وقت دیتا تھا، کاشتکاری کے واسطے انہیں رقم مہیا کرتا تھا اور ایک حریص افسر محصولات کی نسبت ایک نرم خُو آجر ہوتا تھا۔ کئی سال پہلے ایک سفید باریش خانسامہ (دیکھیے کانسامہ (Consuma)) جو ایک موجودہ لکھاری کا خدمتگار تھا، ماضی کی اُن یادوں میں گم نظر آتا تھا جب گزشتہ صدی کے آغاز میں وہ لارڈ لیک کے فوجی کیمپ سے وابستہ تھا۔ اس وقت کے افسروں کو ان کے جانشینوں پر فوقیت دیتا اور ان کو سراہتا تھا۔ وہ اپنی مقامی ہندوستانی بولی میں کہتا میرا خیال ہے اس زمانے میں خاص لندن سے تعلق رکھتے تھے۔ اب تو ڈھیروں لیورپول والس یہاں سے چلے آتے ہیں۔ عظیم مغلوں اور ہندوستان کے دیگر مسلمان اور بادشاہوں کے محلات میں ہمیشہ حاضرین کے لیے دو طرح کے دالان ہوتے تھے۔ ایک دیوان عام، عام لوگوں کے لیے اور دوسرا دیوان خاص یا شاہی ہال جو خواص کے لیے ہوتا تھا۔

۱۷۸۸ء کی Indian Vocabulary میں یہ لفظ کاس (Coss) لکھا ہوا ہے۔

KHUTTRY, KHETTRY, CUTTRY

کھتری، واحد

ہندی زبان میں یہ لفظ کھتّری (Khattri) اور کھتری (Khatri) ہے اور سنسکرت میں یہ کشتریا ہے۔ ہندوؤں کی نظریاتی یا چہار جہت تقسیم میں اس

لفظ سے مراد دوسری جہت یا فوجی ذات کے لوگ لیے جاتے ہیں۔ [لیکن تاجر برادری کے لیے یہ لفظ عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے جس کا اصل تو پنجاب میں ہے لیکن ہندوستان کے دوسرے حصّوں میں بھی یہ لوگ کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اس بات میں کافی اختلاف رائے ہے کہ کیا یہ لوگ واقعتاً نسل سے ہی ہیں۔ بطلیموس کے مطابق Xaopiaiol جو ظاہری طور پر Rajputana سے تعلق رکھتے ہیں غالباً Kshatriyas ہی ہیں۔

KIDDERPORE

کدرپور، اسم معرفہ

کدرپور فورٹ ولیم کے جنوب میں دریائے اوگلی کے بائیں کنارے پر واقع "کول کتہ" کے ایک رہائشی علاقے کا نام ہے۔ یہ سرکاری جہازوں کے گودام Government Dockyard کا ایک مقام ہے۔ جنرل کائیڈ نے یہ ادارہ اٹھارہویں صدی میں قائم کیا۔ Imperial Gazetteer کے مطابق اس کے بعد اس علاقے کا نام کدرپور پڑ گیا۔ اس حوالے سے یہ ایک عام خیال ہے اور ابھی تک میرا بھی یہی خیال ہے کیوں کہ ۱۷۱۱ء کے انگریزی پائیلٹ میں اس کے چارٹ اور راستوں سے یہ اندازہ ہوا کہ کدرپور گاؤں (جو اسی چارٹ میں کتھرپور (Kitherpore) کے نام سے ہے) کا مقام اور چیٹونٹ (Chittanutte) سے ذرا کم اہمیت کا حامل ہے۔ (مزید دیکھیے CHAUTTANUTTY)۔

KILLUT, KILLAUT

خلعت، واحد

ہندی زبان میں یہ لفظ خلات (Khilat) ہے۔ وہ پوشاک جو کسی تقریباتی موقع پر کسی بڑے شخص کی طرف سے بطور عزت افزائی ملے لیکن اپنے وسیع معنوں میں اس سے مراد وہ سارے کا سارا انعام و اکرام لیا جاتا ہے جو جملہ اشیاء پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ عربی میں اس سے مراد وہ لباس ہے جو کوئی شخص اپنے جسم سے اتار لیتا ہے۔ "(بعد کے مغلوں کے ہاں) Khilat کے پانچ مدراج ہوا کرتے تھے جو تین، پانچ، چھ یا سات حصّوں پر مشتمل ہوتے تھے اور شاید یہ وہ خاص لباس ہوتا تھا جو واقع بادشاہ پہنتا تھا۔" روس میں اس لباس کو حقیر جانا جاتا تھا کہ یہ ایک لمبا اور کھلا چغہ ہے جسے "ترکستان" کا انتہائی عام لباس سمجھا جاتا ہے جس کو Dressing Gown Schuyler عام پہنا جانے والا چغہ کہتا ہے۔

KINCOB

کم خواب، واحد

براکیڈ (Gold Brocade)، فارسی، ہندی۔

سونے کے دھاگوں سے بنا ہوا کپڑا، کم خاب (Kamkhab)، کم خواب (Kamkhwab) جب کہ کم خواب (Kimkwab) اس لفظ کی عامیانہ شکل ہے۔ اس لفظ کی انگریزی شکل غالباً گجراتی زبان سے ہے کیوں کہ گجراتی زبان میں یہ لفظ کا آخری (Syllable لفظ کی مختصر ترین صوتی شکل) موقوف ہو جاتا ہے۔ یہ لفظ دو بار مشرق سے لیا گیا۔ یہ لفظ عہد وسطیٰ کے ایک مشرقی دمسک یا براکیڈ (Brocade)، Cammoca کی محض ایک اور شکل ہے۔ اس لفظ کی یہ شکل قرونِ وسطیٰ کی فارسی اور عربی شکلوں Kamkha یا Kimkhwa یعنی ریشمی دمس سے لی گئی اور غالباً یورپ میں یہ لفظ تیرھویں صدی میں آیا۔ ایف جانسن کی لغت لفظ Kamkha یعنی ایک رنگ کی دمسک سلک، Kimkha یعنی اور مختلف رنگوں کی سلک میں فرق واضح کرتی ہے۔ Haffmann کے اقتباسات نقل کرتے ہوئے ڈوزی (Dozy) کہتا ہے کہ دراصل یہ ایک چینی لفظ Kin-kha ہے جس میں بلاشبہ Kin یعنی سونا پہلا عنصر ہے جب کہ Kim اس لفظ کی عامیانہ شکل ہے۔ Kim-hoa سونے کا پھول، q.u لفظ کم خواب (Kimkhwab) دراصل فارسی لفظ (Kamkhwab) یعنی کم سونا سے ماخوذ ہے۔ کیوں کہ ایسا کپڑا کھردرا ہوتا ہے اور اس سے سونے میں دقت ہوتی ہے۔ یہ لفظ کئی نوع کے اشتقاق کی ایک مثال ہے۔ [اس لفظ کے عمومی استنباط کے مطابق جس نے یہ کپڑا دیکھا ہوا نہ ہو وہ اسے خواب میں بھی نہیں دیکھ سکتا، (Kam یعنی تھوڑا، Khwab یعنی خواب، Platts لغت اور فرہنگِ مدراس کے مطابق یہ لفظ کم، تھوڑا اور اونگھنا سے ہے۔] Ducage کا خیال ہے کہ یہ لفظ فرانسیسی الفاظ Moquete یا Mocade میں بھی موجود رہا لیکن اگر ایسا ہوتا تو انگلستان میں اس اصطلاح کا استعمال یقیناً بگڑ چکا ہوتا۔ (مزید تفصیل کے لیے Draper کی لغت Mockado دیکھیے جس میں لفظ کی اس شکل کو بناوٹی بتایا گیا ہے)

KLING

کلنگ، اسم معرفہ

یہ نام ملائی ممالک بشمول ہمارے Straits Settlements آبنا کے نوآباد علاقوں) اور براعظمی ہندوستان کے رہنے والے لوگوں کے لیے جو وہاں تجارت کرتے ہیں۔ ان علاقوں میں نسل در نسل آباد ہیں، کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ کہنا ہے کہ اس لفظ کی معیاری ملائی شکل Kaling نہیں ہے [جو کہ ساٹرا کی زبان کی ایک شکل ہے بلکہ K'ling یا Kling ہے۔ اس لفظ کا ملائی استعمال اصولی طور پر

تامل باشندوں تک محدود ہے لیکن اس کو اس کے وسیع تر معانی میں شاذ و نادر ہی استعمال کیا جاتا ہے۔] یہ نام لفظ Kalinga کی ایک شکل ہے۔ یہ علاقہ Northern Circars شمالی سرکارس کے لیے استعمال کیا جانے والا بہت پرانا نام ہے یعنی خلیج بنگال کا تلیگو ساحل۔ اصطلاح عام میں یہ لفظ اس ساحلی علاقے کے لیے مستعمل ہے جو کِستنا (Kistana) سے شروع ہو کر مہانادی (Mahanadi) تک پھیلا ہوا ہے۔ لفظ The Kalingas قدیم نسلوں کی سنسکرت فہرستوں میں Pauranic طرز پر ایک الگ نسلی یا گروہی نام کے طور پر نظر آتا ہے۔ لفظ Kalinga قدیم ترین ہندوستانی کندہ کیے ہوئے کتبوں کے بچے کھچے منتشر اجزاء کی صورت میں ملتا ہے۔ یہ کتبے ہمیں کچھ تو Girmar اور Kapurdi-giri میں مکمل طور پر خالصی (Khalsi) میں ملتے ہیں۔ اس طرح یہ ہندوستان اور یونانیوں یعنی Magas, Antigonus, Ptolemy, Antichus، اسکندر اعظم کے ناموں کی تاریخ اور ہندوستان کے تعلق کو قائم کرتے ہیں۔

بدھ مت اور سائیلون کی تاریخی روایات میں سلطنت Kaling کا ذکر مستقل طور پر پایا جاتا ہے جس سے ہمیں سلطنتِ کلنگا کی یادگار اور Kalanganagara کے دارالحکومت کا پتا چلتا ہے۔ Mahawango کے مطابق بادشاہ کی ایک بیٹی کے حوالے سے سائیلوں کے ایک مربیّ اور اس قدیم شاہی نسل کے بانی معروف Wijayo کا نام سامنے آیا۔ Kalingapatam ضلع Ganjam کی ایک بندرگاہ ہے جو مستقل طور پر Kalinga کے قدیم نام کو محفوظ رکھے ہوئے ہے۔ اگرچہ اس کی شناخت کو Kalinga-nagra کے کتبوں پر پائے جانے والے ناموں سے الگ تھلگ رکھا جانا چاہیے' لیکن بعد میں یہ لفظ قدیم مخطوطات میں گاہے بگاہے Tri-Kling ترائی کلنگا (The Three Kalingas) کی شکل میں ملتا ہے اور غالباً تلیگو ترجمے میں یہ لفظ Mudukalinga اس معنی میں یہ لفظ Pliny کے لفظ Madogalinga کا اصل ہے جیسا کہ اس کے ایک اقتباس سے معلوم ہوتا ہے نام Tri-kalinga کا Talinga اور Talingana ناموں کے ساتھ ممکنہ تعلق کو TELINGA کے تحت نوٹ کیا جاسکتا ہے۔ یہ لفظ اس علاقے میں قرونِ وسطیٰ سے مستعمل ہے۔ KALINGA کا ساحل براعظم کا وہ حصہ معلوم دیتا ہے جہاں سے Archepelago کے ساتھ تجارت اور آمدورفت بہت عام تھی۔ اور یہ نام Archepelago میں بڑے پیمانے پر ایک ہندوستانی منصب کے طور پر یا مکمل جزیرہ نمائی حصے

کے طور پر لیا گیا۔ ملائی زبان کی تاریخی روایات کی کتاب Sijara Malagu میں یہ لفظ Kling یا Kaling عمومی طور پر ہندوستان جب کہ خصوصی طور پر شمالی حصّوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور Forest کا بیان (Voyage to Mergui Archip کہ Macasser Indostan کو Neegree

Telinga بھی اسی بات کی وضاحت کرتا ہے اور دونوں الفاظ Telinga اور Kalinga کی باہمی مطابقت کو بھرپور طریقے سے بیان کرتا ہے۔ Kling ہندوستانی آبادکاروں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس کا ذکر پرتگالی روایات میں (سن ۱۵۱۱ء میں) ملاکا (Malacca) کی فتح کے فوراً بعد ملتا ہے۔ موجودہ دور میں اگرچہ ایسا نہیں کہ سنگاپور (Singapore) کے تمام Kling شمالی سرا کس سے تعلق نہیں رکھتے ہیں (یعنی کچھ یہ تعلق رکھتے ہیں) بلکہ ان کا تعلق تاجور (Tanjor) خالصتاً ایک تامل ضلع سے ہے۔ Poorde Van Eijsingn نے کتنی خوب صورت بات کی جب اس نے Kling کا ترجمہ Cozomendal یا People کورومانڈال کے لوگ کیا۔ وہ لوگ یا تو ہندو ہیں یا پھر Labbais (دیکھیے LUBBYE)۔ برطانوی ہندوستان میں موخر الذکر جماعت یعنی lABBAIS کبھی بھی اہل مغرب کے ہاں گھریلو ملازمتیں نہ کرتے جب کہ سنگاپور میں یہ لوگ بہت حد تک ایسا کر لیا کرتے۔ Dr. Brunell لکھتے ہیں کہ ۱۸۷۶ء میں Bekker کے ایک بڑے ہوٹل میں ملازمین کا سربراہ NagniLabbain کی ایک بہت عمدہ مثال تھا اور مجھے اس وقت حیرت ہوئی جب اس کو دیکھ کر مجھے تاجور کا وہ (Assistant Collector) یاد آگیا جو کوئی ایک دھائی پہلے میں خود رہا تھا۔ ہندو کلنگز زیادہ ہلکی گاڑیوں کے ڈرائیور یا ہوٹلوں کے نگران ہیں۔ سنگاپور میں ایک سیوا مندر (Siva Lemple) جس کے متولی یا خدمت گار Pandrams ہیں۔ یہاں چند برہمن تھے جو مجرم تھے یہ یاد رہے کہ Calingas دراصل شمالی Luzon کے مشرق میں ایک ملائی ملحد قبیلے کا نام ہے۔

KOHINOR

کوہِ نور، اسم معرفہ

فارسی زبان میں یہ لفظ Koh-i-nur یعنی روشنی کا پہاڑ ہے۔ یہ دنیا کے مشہور ترین ہیروں میں سے ایک ہیرے کا نام ہے یہ سن ۱۳۱۶ء میں علاؤالدین خلجی کے دکن سے حاصل شدہ مالِ غنیمت میں سے قیمتی چیز تھی جو انہوں نے بابر (زیادہ تیقن کے ساتھ اس کے بیٹے ہمایوں) میں آگرہ سر کرنے پر دے دی۔

یہ (ہیرا) مغل شاہی سلسلے کی ملکیت میں اس وقت تک رہا جب نادر شاہ نے سن ۱۷۳۹ء میں اسے دلی میں مفتوح محمد شاہ سے جبراً لے لیا۔ نادر کی وفات کے بعد یہ افغان ملوکیت کے بانی احمد شاہ کے ہاتھ آگیا۔ پھر احمد شاہ کے پوتے شاہ شجاع کو یہ ہیرا اس وقت رنجیت سنگھ کے حوالے کرنا پڑا جب وہ اس کی دورِ سلطنت میں ایک پناہ گزین بن گیا۔ سن ۱۸۴۹ء میں انگریزی حکومت سے پنجاب کے الحاق پر یہ انگریزوں کے پاس چلا گیا اور تاج برطانیہ پر جڑے ہوئے ہیروں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہمیں برٹن سمتھ کی تحریر Life of Lord Lowerence(1327-1328) سے پتا چلتا ہے کہ اس منزل تک پہنچتے پہنچتے اسے کئی ایک عجیب و غریب خطرات سے دوچار ہونا پڑا۔ سن ۱۸۵۰ء۔۱۸۵۱ء میں ہائیڈ پارک (Hyde Park) میں لگائی گئی نمائش میں رکھے جانے سے پہلے اس کو کٹائی کے عمل سے گزارا گیا جس کی وجوہات ایک عام آدمی کی فہم سے بالا تر ہیں۔ اس سے اس کا وزن ۱۸۶ ۱/۱۶ قیراط سے کم ہو کر ۱۰۶ ۱/۱۶ [مزید دلچسپ تفصیل کے لیے Ball Tarenier ii.431.Seq دیکھیے]۔

KOTOW, KOW TOW

کوٹو، واحد

لفظ کوٹو (Kowtow) یا (Kotow) چینی لفظ کو۔ٹو (Ko-to) سے ہے۔ یہ سلام کا وہ طریقہ جس میں چینی شہنشاہ کے اس کے نمائندوں یا اس کی شبیہات کے سامنے ایک معین وقت تک زمین پر سجدہ کر کے کیا جاتا تھا۔ خاص خاص موقعوں پر بچے اپنے والدین اور ملازم اپنے آقا کو اس طرح نہایت مؤدبانہ انداز سے سلام بھی پیش کرتے ہیں تعظیم کے اس انداز کا تعلق پین ایشیاٹک (Pan-Asiatic) سے ہے۔ تاہم مسٹر پیتھیئر (Mr. Pathier) کے مطابق یہ دربار چین رواج کی کوئی اپنی پرانی رسم نہ تھی۔ کیوں کہ اس کا ذکر قدیم کتاب Book of Rites of the Cheu Dynasty میں نہ ہے۔ مسٹر پیتھیئر (Mr. Pathier) کا خیال ہے کہ یہ رسم دیوار چین کے بنانے والے عظیم Tsin Shi Hwagfi نے متعارف کروائی جس نے پہلے تو یہ شے کو مسمار کیا اور پھر اس تباہ حالی سے ایک نئی مملکت کی تعمیر کی۔ ہمارے دور کے حساب سے یہ رسم آٹھویں صدی تک ایک مسلمہ رسم کی حیثیت اختیار کر چکی تھی کیوں کہ اس بات کا ذکر آتا ہے کہ مشہور خلیفہ ہارون الرشید کے دربار سے جو سفارتی نمائندے آتے تھے۔ (۷۹۸ عیسوی) انہیں بھی یہ رسم کرنا پڑتی تھی۔ یہ کیا ہوتی تھی؟ اس کا ذکر مارکوپولو اور شاہ رُخ کے سفیروں کے ہاں ملتا تھا۔ (ذیل میں دیکھیے) منگول بادشاہوں کے حضور بھی یہ ایک مسلمہ رسم ٹھہری۔

بابر نے اس کا ذکر کورنش Kornish کے نام سے کیا ہے۔ ایران میں یہ رسم غالباً ملا کو خان کے دربار کے منگول شہزادوں کے دور میں متعارف ہوئی اور شاہ عباس کے وقت تک مروّج رہی۔ ہو سکتا ہے کہ ایران میں یہ رسم بہت ہی پرانے وقتوں سے چلی آتی رہی ہو کیوں کہ کلاسیکی اقتباسات میں یہ دکھائی پڑتا ہے کہ اس ملک یعنی ایران میں رسم بہت قدیم دور میں بھی موجود تھی۔ اس سلسلے میں تخت ایران کو پیش آنے والی مزاحمت اس بات کی نفی کرتی ہے۔ جب Lord Ankerst نے ۱۸۱۶ء میں Pekin کے مقام پر یہ رسم ادا کرنے سے انکار کر دیا تب سے یہ اصطلاح انگریزی میں غلامانہ رضامندی اور چاپلوسی کے معنوں میں استعمال ہونے لگی۔

KUNKUR, CONKER

کنکر، واحد

ہندی زبان میں یہ لفظ کنکر (Kankar) یعنی "بجری" ہے۔ "ولسن" کے لیے اس لفظ کی اینگلو انڈینز کے ہاں کی گئی صحیح تعریف بیان کرنا ناممکن ہے۔ "مٹی میں پائے جانے والے چونے کے پتھر کی ایک سخت قسم۔ یہ پتھر بڑی اور چپٹی زمینی سطح پر دور دراز بکھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کی مختلف سائز کی گومڑیاں سی ہوتی ہیں جو عام طور پر چھوٹی چھوٹی سی ہوتی ہیں۔ یہ گومڑیوں والا کنکر عام طور پر سڑکیں بنانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور اسے جب گیلا کیا جاتا ہے اور اس پر ضرب لگائی جاتی ہے تو یہ سخت ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے یہ بہت عمدہ شے ہے۔

KUREEF, KHUREEF

خریف، واحد

ہندی زبان کا لفظ ہے۔ یہ لفظ عربی لفظ (Kharif) یعنی خزاں سے لیا گیا ہے۔ یہ فصل مئی یا جون سے بالکل پہلے یا بارشوں کے موسم کے آغاز میں کاشت کی جاتی ہے اور نومبر سے دسمبر تک بارشوں کے بعد کاٹی جاتی ہے۔ اس میں چاول، مکئی اور باجرہ کی فصل شامل ہے۔ (مزید دیکھیے لفظ RUBBEE)

KUZZANNA

خزانہ، واحد

ہندی زبان میں یہ لفظ خزانہ (Khizana) یا خزانہ (Khazana) یعنی "ایک محکمہ خزانہ" ہے۔ [عربی زبان میں یہ لفظ Khazinah یا Khaznah ہے۔ اس سے مراد مخزن ہے جو ہزار کس (1000kis) یا پرسز (Purses) کو ظاہر کرتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی قیمت تقریباً £3 ہوتی ہے۔

برطانوی ہندوستان میں لفظ "خزانہ" ضلعی اور عمومی طور پر "محکمہ خزانہ" کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور

"خزانچی" خزانہ دار کے لیے استعمال کیا جانے والا ایک عام لفظ ہے۔

KUZZILBASH

قزلباش،اسم معرفہ

ترکی قزلباش، سرخ سر۔ایران میں یہ خطاب صفوی شاہی سلسلے کے دور سے اُن ترک ایرانیوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا جن کا تعلق حکمران طبقے سے ہوتا تھا اور شہر کی عام آبادی کا ایک اہم حصّہ بن گئے اور یہاں کی مقامی سیاست میں اپنا بہت زیادہ اثر ورسوخ رکھتے ہیں۔اپنی جداگانہ حیثیت اور مقامی آبادی سے عداوت کے باعث یہ لوگ برطانوی اقتدار کی طرف مائل ہیں۔ان میں سے بہت سارے شہنشاہانِ دہلی کے ہاں ملازمت اختیار کرتے تھے اور اب بھی وہ لوگ جو ہماری سرحدی پیادہ فوج میں شامل ہیں، تعداد میں کچھ کم نہیں ہیں۔

KYFE

کیف،واحد

اکثر کتابوں میں یہ لفظ (عربی لفظ بحیرہ روم کے حوالے سے ملتا ہے) کائف (Kaif) یہ Dalce of Niente کے مطلق انبساط کی نشاندہی کرتا ہے۔ اگرچہ یہ لفظ ہندوستانی لغات میں تو ہے لیکن ہمیں نہیں یاد پڑتا کہ ہندوستان میں یہ لفظ استعمال ہوا ہو۔

پہلے اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لفظ مغربی ہندوستان میں ترکی زبان کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے یا ہوتا رہا ہے۔عربی زبان میں اس لفظ کے صحیح معنی ہیں کیسے؟ یا کس لحاظ سے؟اس کے ثانوی معنی ہیں قدرے مدہوشی۔ یہ لفظ تقریباً انگریزی بولی کے مماثل نظر آتا ہے، یہ کیسے ہوگیا؟لیکن دراصل کسی انسان کی کائف اس کی اپنی آوُنس (Howness) ہے یعنی بات جو اس کو اچھی لگتی ہے یا اس کا مزاج اور پھر یہ لفظ اُس سُرور کی طرف اشارہ کرتا ہے۔"حشیش" سے پیدا ہوتا ہے۔

KYOUNG

کیانگ،واحد

برمی زبان میں یہ لفظ کیانگ (Kyaung) ہے یعنی ایک بدھ خانقاہ۔ یہ اصطلاح پادرے سنگرمانو (Padre Sangermano) نے استعمال نہیں کی۔انہوں نے لفظ Thao استعمال کیا تھا۔ان کے مطابق ہندوستان میں یہ لفظ پرتگالیوں نے استعمال کیا۔ان کا کہنا ہے کہ اس لفظ کی مزید وضاحت نہیں کر سکتے۔

KYTHEE

کیتھی،واحد

ہندی زبان میں یہ لفظ کیتھی (Kaithi) ہے۔یہ

لفظ گنگا ہندوستان میں خطِ شکستہ ناگری قسم کی ایک شکل ہے جو بنیے استعمال کرتے ہیں۔ دراصل یہ لفظ کیاتھ (Kayath) سے ہے۔[سنسکرت میں یہ لفظ کیاستھا (Kayastha) ہے یعنی مصنف ذات کا ایک فرد۔

حوالہ جات

۱۔ اردو انسائیکلوپیڈیا، ص۷۹۵۔

۲۔ مولوی سید احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، جلد دوم، ص۱۸۰۔

۳۔ مولوی نورالحسن نیّر، نور اللغات، جلد اوّل۔دوم (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۸۹ء)، ص۱۲۴۱۔

"L"

LAC

لاک (لاکھ)، اسم ذات

لاک[1] ہندی لفظ ہے۔ یہ دراصل سنسکرت لفظ لاکشا یعنی راکشا سے ہے۔ لاک (کیڑا) کے چھیدنے سے کچھ درختوں پر ایک رالی تہہ بن جاتی ہے۔ جن میں سے ایک دہاک ہے لیکن خاص طور پر پیپل اور کھشم میں بنتی ہے۔ اس مادے میں ۶۰۔۷۰ فیصد تک رالی لاکھ اور ۱۰ فیصد سرخ رنگ کا گاڑھا مادہ ہوتا ہے جس سے لاکھ ڈائی بنایا جاتا ہے۔ اس شے کی اصل خام حالت میں اسے اسٹک لاکھ کہا جاتا ہے۔ جب اسے پانی میں ابالا جاتا ہے تو اس کا سرخ رنگ ختم ہو جاتا ہے پھر اسے ہیڈ لاکھ بولا جاتا ہے اور سرخ رنگ نکلنے کے بعد اس میں صاف شفاف مادے کی تہہ بن جاتی ہے جسے شیل لاکھ کہا جاتا ہے۔ یہ وارنش میں مہر لاکھ اور مردانہ ہیٹ بناتے وقت اس میں اکڑاؤ پیدا کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اگرچہ فارسی میں بھی یہ لفظ انہی معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور جدید عربی میں لاک یا لک مہر لاکھ کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں (ڈوزی کی فرہنگ صفحہ ۴۔۲۹۵ اور Oostesleges سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف عرب علاقوں میں اس لفظ کی مماثل اشکال سرخ رنگ کے کئی ایک مادوں بشمول کوکس یا کرمز کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ ابھی تک ہمارے پاس اس حوالے سے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ ہندوستان میں یہ لفظ ہماری شہ سرخیوں کے علاوہ بھی کہیں استعمال ہوا ہو۔ گارسیا کے مطابق عرب کے لوگ اسے لوکھ سمٹری یعنی سماٹرا کا لاکھ کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پیگو لاکھ سماٹرا میں درآمد کی جاتی تھی اور وہیں سے خریدی جاتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اصطلاح پرایلوس میں استعمال کی گئی ہے اور بلاشبہ اس ہی کی نشاندہی کرتی ہے جب کہ ایک امکان یہ بھی ہے کہ Aelion سے لیے گئے اقتباس میں اس شے کا غلط اندازہ لگایا گیا ہو۔ علاوہ ازیں یہ کوئی اتنی لایعنی بات نہیں جیسا کہ ڈی مونفارٹ کے مطابق ہے۔ انگریزی لفظ لاک جو سرخ رنگ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اسی سے بنا ہے۔ اس طرح کے دوسرے کسی الفاظ لیکر۔ لاکھ روغن اور لیکر ڈویئر ہیں یعنی وہ سامان جس پر لیکر پالش کی گئی ہو بھی اسی لفظ سے ہیں کیوں کہ کچھ لاکھ اس وارنش میں استعمال کی جاتی ہے جن سے تجارتی سامان تیار کیا جاتا ہے۔

---

[1] لاک (لاکھ)، جنوبی ایشیا کا لاکھ کیڑا جو رال کو درختوں پر جمع کر دیتا ہے۔ یہ رال لاکھ اور وارنش کی بنیاد ہے اور سرخ رنگائی کے مواد میں بھی مستعمل ہے۔

LACK

لاک(لاکھ)،اسم ذات

لاکھ ایک سو ہزار اور خاص طور پر اینگلو انڈینز کی عام بولی میں اچھے کاروباری ایام میں یہ £10,000 کے برابر ہوتا تھا۔ ہندی الفاظ لاکھ، لاک وغیرہ سنسکرت لفظ لاکشا سے ہیں۔ لاکشا بھی اسی مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن دراصل اس سے مراد ایک نشان ہے۔ یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ یہ اصطلاح سنسکرت کے شروع کے کام میں نظر نہیں آتی۔ ایسے ہی Talavkara Brahmana میں ان بڑی اصطلاحات کی مکمل فہرست دی گئی ہے۔ اس میں ساتا (۱۰) اور سہارسا (۱۰۰۰) کے بعد ایوٹا (۱۰،۰۰۰) اور پریوٹا (اب ایک ملین) نیوٹا (اب بھی ایک ملین) اربودا (۱۰۰ ملین) نربودا (اب استعمال نہیں کی جاتی)۔ نکھرنا (Nikharna) بھی اب استعمال نہیں کی جاتی اور پادما (اب ۰۰۰ ،۱۰ ملین کے برابر ہے۔ لاکشا پریوٹا کا ایک جدید متبادل ہے۔ روز ایسے ہی یہ سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے۔ غالباً ہندوستانی ماہرین فلکیات نے پانچویں سے ۲۰۰ فٹ تک کا حصّہ سیاہ پتھروں کی دبیز تہہ سے ڈھکا ہوا ہے جو شاید پہلے جزیرہ نمائی ہندوستان کے ایک بڑے حصّے پر پھیلا ہوا تھا۔ یہ دور شمال میں "راج محل" اور "منگھیر" پہاڑوں تک پھیلا ہوا ہے۔ (۲) ادنیٰ درجے کی لٹیرائیٹ اعلیٰ درجے کی لٹیرائیٹ کی نسبت پتلی اور ڈھلوان ہوتی ہے جو ساحلی میدانوں میں پائی جاتی ہے۔ ان دونوں طرح کی لیٹرائیٹ کا منبع تبدیل شدہ آتش فشانی مادہ ہے کم درجہ لیٹرائیٹ کی ترتیب نو ہو جاتی ہے اور یہ عمل تحویل میں سے گزر سکتی ہے۔ لیکن یہ موضوع اس قدر وسیع ہے کہ اس بارے میں کوئی محدود بیان اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اس کے لیے وسیع تر بحث چاہیئے۔ اور دوسروں نے ادنیٰ لیٹرائیٹ کی ترکیب میں چقماقی خصوصیات (آگ یا شرارہ پیدا کرنے کی صلاحیت بھی دیکھیں) شمالی ہندوستان کی طرح جنوبی ہندوستان میں بھی لیٹرائیٹ بجری یا کنکر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ سڑک بنانے کے لیے اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ "سیلون"[2] میں اسے کابوک (Cabook) کہتے ہیں۔

LACCADIVE ISLANDS

لاکادائیو آئی لینڈ،اسم معرفہ

لاکا دائیو آئی لینڈز غالباً سنسکرت لفظ لکسدویپا یعنی ۱۰،۰۰۰۰ جزائر سے ہے۔ تاہم یہ نام مالدیپ کے جزیروں کے لیے بہتر طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ اوّل الذکر جزیرے تعداد میں اس قدر زیادہ نہیں ہیں۔ ہمارے خیال سے اس بات کا کوئی یقینی یا

[2] سیلون: موجودہ عہد میں اس ملک کو سری لنکا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ہندوستان کے جنوب مشرقی ساحل کے پاس ناشپاتی کی شکل ایک جزیرہ ہے۔

مقامی قدیم منبع نہیں جس سے یہ معلوم ہوسکے کہ آخر یہ نام تمام شمالی جزیروں کے لیے ہی کیوں مستعمل ہے۔ ماضی کی ایک مقتدر شخصیت باربوسا انہیں مالدیوا (Maldiva)، مالندیوز (Malandives) اور پلندیوا (Palandiva) قرار دیتے ہیں۔

LACKERAGE

لاکراج

لاکراج کے لیے لفظ لاخراج ملاحظہ کیجیے۔

LAL SHARAUB

لال شراب، اسم ذات

انگریزوں کے ہاں اور ہندی میں اس کا تلفظ Lal-Sharab ہے۔ ہندوستان میں عام طور پر یہ لفظ لال شراب کھانے کے ساتھ پی جانے والی ارغوانی مائل رنگ کی شراب جو فرانس کے شراب بنانے والے ضلع کلارٹ میں تیار کی جاتی ہے، کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

LALLA

لالہ، اسم ذات

لفظ لالہ فارسی سے ہندی میں آیا ہے۔ ہندی میں اس لفظ کا تلفظ لالہ (Lala) ہے۔ ایران میں یہ لفظ غالباً ایک قسم کے گھریلو اتالیق کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کہ ہندوستان میں بچوں کی دیکھ بھال یا تیمارداری کرنے والے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں اسے بچوں کی دیکھ بھال کرنے والا کہا جاتا ہے۔ جب کہ شمالی ہندوستان میں عام طور پر یہ لفظ مقامی زبان قلم بند کرنے والے ایک مقامی کلرک کے لیے یا ایک مہذب سوداگر کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

LAMA

لاما، اسم ذات

لاما سے مراد ایک تبتی بدھ راہب ہے۔ تبت میں بھی (ط) نہیں پڑھا جاتا۔ بعض اوقات یہ لفظ ایل لاما (L.Lama) لکھا ہوا ملتا ہے۔ لیکن یہ ایک بے معنی سا لفظ ہے۔ دراصل یہ ایک عام تذبذب معلوم ہوتا ہے جو کہ شمالی امریکہ کے ایک چوپائے کے نام سے ابھرا، جوان ہجوں کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔

LAMASERY, LAMASERIE

لاماسری، اسم ذات

ظاہری طور پر یہ لفظ فرانسیسی آر۔ سی مشنریوں نے ایک لاما خانقاہ کے لیے متعارف کرایا۔ غیر اثباتی انداز میں، میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ لفظ کسی مشرقی لفظ کو ظاہر نہیں کرتا (جیسا کہ یہ لفظ لامی اور سری کا مرکب ہے)

لیکن یہ اونری وچری لیٹری وغیرہ سے مماثل ایک خود ساختہ فرانسیسی لفظ ہے۔

LAMBALLIE,LOMBALLIE LOMBARDIE, LUMBANAH

لمبالی، لمبارڈی، لمبانہ، اسم ذات

دکنی اور ہندی میں اس لفظ کا تلفظ لمبارا مراٹھی زبان میں لمبان ہے۔ جزیرہ نما کی زبانوں میں یہ لفظ کئی شکلوں میں پایا جاتا ہے۔ [پلیٹس اس لفظ کو سنسکرت لفظ لمبا یعنی لانگ اور ٹال سے جوڑتے ہیں۔ جب کہ فرہنگ مدراس[3] کے مطابق یہ لفظ لمپاٹا یعنی صریص سے ہے۔ لمپاٹا اناج اور نمک وغیرہ کے تاجروں کا ایک سیّار قبیلہ ہے جس کے افراد کو زیادہ تر بنجارہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ (مزید لفظ بنجاری ملاحظہ فرمائیے) ایک اینگلو انڈین لفظ کے طور پر اب یہ متروک ہو گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بنجاروں کے ایک بڑے قبیلے کے نام لبھانا کی مسخ شدہ شکل ہوئی ہو۔ اس حوالے سے ایک اور تجویز یہ ہے کہ شاید یہ نام ان کے نمک کے کاروبار سے اخذ کیا گیا ہو۔

---

[3] فرہنگ مدراس(Madras Glossary): مدراس پریذیڈنسی میں حکومت کے ریکارڈ، سالانہ انتظامی رپورٹوں اور مدراس میں صوبے کے نظم و نسق کے سلسلے میں رہنمائی حاصل کرنے کے لیے حوالے کی خاص رہنما فرہنگ "مدراس گلوسری" کہلاتی ہے۔ اس میں جغرافیہ، معاشیات، اصطلاحات اور دیگر ضروری معلومات کو جمع کیا گیا تھا۔

LANCHARA

لنچارا، اسم ذات

ایک قسم کا چھوٹا بحری جہاز ہے۔ پرتگالیوں کی سترھویں اور سولھویں صدی کی تاریخوں میں اس کا ذکر اکثر پایا جاتا ہے۔ غالباً اس لفظ کا اشتقاق ملائی لفظ لنچار یعنی تیز اور سبک رفتار سے ہے۔

LANDWIND

لینڈ ونڈ، اسم ذات

لفظ لینڈ ونڈ جنوبی ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے مراد وہ ہوا ہے جو رات اور صبح سویرے سمندر کی جانب چلتی ہے۔ [اس کے خطرناک اثرات فرہنگ مدراس میں بتائے گئے ہیں۔] پرتگالی میں اس کو ٹرنچو بولا جاتا ہے۔

LANGASAQUE

لنگاسک، اسم معرفہ

لنگاساق جاپان کے شہر ناگاساقی کی ایک انتہائی پرانی شکل ہے۔

LAN JOHN LAGIANE

لان جون لانگیانے، اسم معرفہ

سترھویں صدی کے شروع میں یہ نام میکنگ میں

شان یالاؤس کی اسٹیٹ لانگ پرابن کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔ سیامیوں کے ہاں لفظ لن چن سے مراد ایک لاکھ ہاتھی ہیں۔ برما میں بھی یہ اسی نام لن چن سے جانا جاتا ہے۔ یہ اُس جگہ کے قریب ہے جہاں ایک اصطبل میں فرانسیسی مسافر ہنری ماؤنٹ نے ۱۸۶۱ء میں وفات پائی۔

LANTEA

لانتیا، اسم ذات

ایک قسم کی تیز کشتی جس کا بہت زیادہ ذکر ایف۔ایم پنٹو اور چین کے کچھ مصنفین کے ہاں پایا جاتا ہے۔ لیکن ہم اس لفظ کی نشان دہی کرنے سے قاصر ہیں۔

LAOS

لاوس، اسم معرفہ

یہ نام پرتگالیوں کے ہاں برما اور سیام کے اندرونی سرحدی علاقوں کے مہذب لوگوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس کے ایک طرف یہ ممالک تھے اور دوسری جانب چین اور تونکنگ تھے۔ برما میں ان لوگوں کو شانز کہا جاتا تھا۔ یہ وہ نام ہے جو ہم نے حال ہی میں اپنایا ہے۔ ان لوگوں کا تعلق بھی تھائی کی اسی نسل سے تھا جس سے سیامیوں کا۔ اگرچہ یہ لوگ بہت سے طبقات میں بٹے ہوئے تھے لیکن ان کی زبان و رہن سہن میں یکسانیت تھی اور یہ آسام سے پے نینسولا تک پھیلے ہوئے تھے۔ یہ نام اکثر واحد نام کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے اور شمالی سیام میں ایک علاقائی نام کے طور پر۔ اس علاقے میں بڑی تعداد میں الگ الگ محکوم ریاستیں پائی جاتی رہی ہیں جن میں ایک ریاست غالب آجاتی اور دوسری قابض ہو جاتی تھی۔ سیام کے معرض وجود میں آنے سے پہلے یہاں کا اہم ترین علاقہ وہ تھا جس کا دارالحکومت ساکوتی تھا جسے بعد میں ایانگ مائی کے نام سے ظاہر کیا جاتا تھا جو اہلِ برما کے لیے ذمے جب کہ پرانے دستاویزات میں جانگومی کے نام سے ظاہر کیا جاتا تھا۔ بعد میں یہاں کی بڑی ریاستیں موانگ لوانگ پرابان اور ویان شان تھیں دونوں ہی میکانگ میں ہیں۔ لیفٹیننٹ میکلیوڈ اور گارنیئر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ لاؤس[7*] دراصل وہ نام ہے جو میکانگ کے زیریں علاقے کی دونوں ریاستوں کے لوگ اپنے آپ کو متعارف کرانے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ان میں موانگ برابان کسی حد تک آزاد جب کہ ویان شان سیام کے شدید ظلم وستم کا شکار رہا۔

لیفٹیننٹ میکیوڈ (ماکلیود)(Macleod's)کے بیان اور گارنیئر (Garnier) سے معلوم ہوتا ہے کہ لاؤ(Lao) دراصل وہ نام ہے جو زیریں میکانگ کی دونوں ریاستوں کے لوگ اپنے آپ کو متعارف کرانے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ان میں سے موانگ پرابان کسی حد تک آزاد ہے جب کہ ویان

شان(Vian-Shan)سیام کے شدید ظلم و ستم کا شکار رہا۔

LAR

لر،اسم معرفہ

اس نام کے کئی استعمالات ہیں۔

(ا) پہلے پہل یہ لفظ آج کل کے "گجرات" کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔

لیکن اس لحاظ سے یہ نام اب بالکل متروک ہو چکا ہے لیکن یہ وہ ہی لفظ ہے جسے بہت پرانے عرب جغرافیہ دانوں نے استعمال کیا۔ پطلموس (Ptolemy) کے ہاں یہ لفظAapikہے اور ایک پرانے سنسکرت نام لاتا(Lata)اسم صفت لاتا کا یا لاٹیکا(Latika) کو ظاہر کرتا ہے۔

(ب)دوسری جانب یہ لفظ دریائے سندھ کے ڈیلٹا کے علاقے بالخصوص اس کے مغربی حصّے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایس۔ایچ ایلیٹ (S.H.Eliott)اس لفظ کو اس معنی میں لیتے ہیں ۔ یہ معنی زمانۂ حال تک مروّج رہا اور اس کو اس کے پہلے نام کے ہی مماثل سمجھا جاتا رہا۔ یہ نام بمبئی سے پرے ڈیلٹا پر پھیلے ہوئے مغربی علاقوں کے لیے بھی استعمال کیا جاتا رہا۔ ہمارے پاس اس سوال کے حل کا کوئی ذریعہ نہیں۔ (دیکھیے لفظ LARRY-BUNDER)۔

(ج) خلیج فارس کے شمال میں ایک صوبے اور اس کے دارالحکومت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

LARKIN

لارکن،اسم ذات(متروک)

مشروب کی ایک قسم ہے۔ ظاہری طور پر ایک قسم کا پنچ(Punch)، جو 8* کمپنی[4] (Company) کے پرانے کارخانوں میں مشہور تھا۔ ہم صرف پائٹرو دیلاوالی (Pietrom Della Valle) کے حوالے سے اس لفظ کے بارے میں جانتے ہیں کہ وہ ایک انتہائی معیاری مسافر خیال کیا جاتا ہے (یعنی اس کی تفصیلات بہت معیاری ہوتی ہیں) اس لفظ کے اصل کے بارے میں ہم بالکل نہیں جانتے ایک طرف تو اس لفظ کی یہ شکل کمپنی کے پرانے ملازمین کے ہاں "نام دہندے" کا تصوّر ظاہر کرتی ہے۔ جیسا کہ رابرٹ لارکن (Robert Larkin)جو ۱۶۱۰ء میں کمپنی کی ملازمت سے وابستہ رہے اور جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ملائی پنینسولا کے مشرقی ساحل پر ۱۶۱۶ء میں فیکٹری آف پٹنی (Factory of Patani)کے سربراہ

---

[4] ایسٹ انڈیا کمپنی: تجارت کی غرض سے بنائی جانے والی اس کمپنی کی بنیاد کچھ تاجروں نے رکھی۔ ۱۶۰۰عیسوی میں ان تاجروں نے برطانوی پارلیمان سے باقاعدہ طور پر مشرقی ممالک سے تجارت پر اجارہ داری کا منشور حاصل کیا۔ ان کے عزائم گرم مصالحوں کے جزائر پر قبضہ کرنے کے تھے۔

تھے۔ اس لفظ کے معنی کے لیے ہمیں لفظ Larnikel یعنی مشروب سے زیادہ قریب اور کوئی لفظ نہیں ملتا جس کے معنی ہیں۔ "کسی کو دعوت میں مشروب پینے کی دعوت دینا اور ملائی (Malay) زبان میں کسی دعوت میں ایک دوسرے کے لیے جام صحت تجویز کرنا۔

LARRY-BUNDER

لاری بندر، اسم معرفہ

لاری بندر دریائے سندھ کے ڈیلٹا میں ایک پرانی بندرگاہ کا نام ہے جو دیبل (Daibul) کے بعد ایک بڑی بندرگاہ کی حیثیت سے ابھری (دیکھیے Diul-Sind)۔ بعد میں مسلمانوں کے دور میں اس کو لاہور بندر کہا جاتا تھا کہ شاید اس کا تعلق لاہور کے ساتھ تھا جو کہ پنجاب کی ایک بندرگاہ تھی۔ بادی النظر میں ایم۔ مردو (M.Murdo) کا کہنا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس کا اصل نام لاری بندر (Lari Bandar) ہو جو لفظ لر (Lar) سے بنا ہو جو سندھ کے جنوبی علاقے کا مقامی نام ممکن محسوس ہوتا ہے۔ دراصل ایم۔ مردو (M.Murdo) ۱۸۲۰ء کے بارے میں لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگرچہ لفظ "لاری بندر" وہاں کے سارے مقامی لوگوں کے لیے جانا پہچانا تو نہ تھا لیکن اگر اس لفظ کی یہ ہی شکل ان کے ہاں مروّج ہوتی تو وہ لوگ شاید اس لفظ کی دوسری شکل نہ پہچان پاتے۔

LASCAR

لشکر، اسم ذات

دراصل یہ لفظ فارسی لفظ لشکر (Lashkar) سے ہے۔ لشکر سے مراد "ایک فوج"، "ایک کیمپ" ہے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ لفظ عربی لفظ ال اسکر (Al-Askar) سے ماخوذ ہے۔ لیکن دراصل عربی لفظ اسکر (Askar) (فوج) بھی اسی فارسی لفظ "لشکر" سے ماخوذ ہے جب کہ لشکری سے مراد "فوج کا ایک سپاہی" ہے۔ لفظ لسکر (Lascar)، یوں معلوم ہوتا ہے کہ پرتگالیوں کے ہاں لسکریں (Lasquarin) اور لسکری (Lascari) لفظ لشکری (Lashkari) کی ہی مسخ شدہ شکلیں ہیں یا پھر ولندیزیوں اور انگریزوں کے ہاں ایسا ہوا کہ انہوں نے ان سے یہ لفظ لیا اور ان ہی سے دوبارہ یہ لفظ "لشکر" اسی مسخ شدہ شکل میں مقامی لوگوں کے ہاں لوٹ گیا۔ پرانے پرتگالی لکھاریوں کے ہاں اس لفظ کی یہ شکل سپاہی کے مفہوم میں موجود تھی لیکن اب لفظ لسکر (Lascar) اس مفہوم میں کبھی بھی استعمال نہیں کیا جاتا۔ اس لفظ کے مختلف معنوں میں عموماً یہ لفظ خلاسی (Khalasi) کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ (دیکھیے لفظ CLASSY) یعنی (۱) توپچیوں کا ایک ادنیٰ درجہ (توپ۔ لسکر) (۲) ٹینٹ لگانے والا یا اسی طرح کے ادنیٰ کام کرنے والے لوگ۔ (۳) ایک ملّاح۔

موخر الذکر معنی اینگلو انڈینز کے ہاں انتہائی عام ہے اور اب انگریزی زبان میں چلا گیا ہے۔

پرارڈلاول(Pyrard de Iaval)کے مطابق یہ لفظ سترھویں صدی کے آغاز میں مغربی ساحل پر پہلے ہی ان جدید معنوں میں عام تھا۔ ذیل میں دیا گیا پرینگل[5](Pringlē)کا اقتباس بھی ملاحظہ فرمایئے۔

ایک عجیب و غریب فرق جو پراد Pyrad لفظ لسکر (Lascar)اور لسکری (Lascari)میں اور ڈاکٹر فرائر (Dr. Fryer)، لفظ Luscarاور Lascar(جس کا تلفظ غالباً Luscarاور Lascarبنتا ہے)۔ ظاہر کرتا ہے کہ لفظ Lashkari"ایک سپاہی" کے معنوں میں اب بھی مستعمل تھا۔ سیلون میں مقامی یا سول سپاہی کے لیے لسکرین (Lascareen)کا لفظ ایک طویل عرصے تک مستعمل رہا اور اب بھی معدوم نہیں۔ علاوہ ازیں لفظ لشکری (Lashkari)، "Ain"میں کہیں نہیں ملتا۔

[5] اے۔ ٹی۔ پرنگل(A.T.Pringle)(۱۸۵۶ء۔۱۹۰۴ء): اے۔ ٹی۔ پرنگل مدراس حکومت میں سرکاری رائٹر اور اسسٹنٹ سیکرٹری تھے۔ انہوں نے سرکاری ریکارڈوں کے کیٹلاگ مرتب کیے اور انتھک محنت کے نتیجے میں بہت اہم کتابوں کی تدوین بھی کی۔ انہوں نے ۱۹۰۴ء میں وفات پائی۔

LATERITE

لیٹرائیٹ،اسم ذات

ڈاکٹر فرانسز (Dr. Francis) نے سب سے پہلے یہ اصطلاح ایک سرخ اینٹ کی چکنی مٹی کے لیے استعمال کی جو آئرن پر آکسائیڈ (Iron Peroxide)سے اٹی ہوئی ہوتی ہے اور کھلی فضا میں جاتے ہی سخت ہو جاتی ہے۔ پورے شمالی ہندوستان میں ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک پائی جاتی ہے۔ ماہرینِ ارضیات اس کے منبع کے بارے میں بالکل نہیں جانتے۔

LATTEE

لاتی(لاٹھی)

لاٹھی سے مراد ایک چھڑی، ایک ڈنڈا ہے۔ یہ اکثر بانس کا بنا ہوتا ہے اور بعض اوقات اس پر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر لوہے کے رِنگ لگا کر اسے ایک مہلک ہتھیار بنا دیا جاتا ہے۔ ہندی زبان میں اس لفظ کا تلفظ لاٹھی (Lathi) ہے اور مراٹھی میں لاٹھا (Latha)ہے۔ واوروچی(Vavaruchi)کی پراکرتی گرائمر کے مطابق یہ پراکرت لفظ لاٹھی (Lathi)سے ہے۔ سنسکرت لفظ یاشتی (Yashti)سے مراد ایک چھڑی ہے۔

LATTEEAL

لیٹھیئل، اسم ذات

ہندی لفظ لاتھیال (Lathiyal) یا اگر زیادہ بوجھل لفظ استعمال کیا جائے تو لاتھیوالا (Lathiwala) سے مراد ایک کلب میں یعنی ڈنڈا بردار اور کرائے کا غنڈہ ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ایسے غنڈوں کو بنگال کے کچھ حصّوں میں بڑے بڑے کاشتکار بیسیوں کی تعداد میں رکھتے تھے جواُن زمینوں پر ان کے ناجائز قبضے روا رکھتے تھے جہاں پر وہ نیل کے پودے کی فصل بویا کرتے تھے۔

LAW OFFICER

لاافسر (افسرِ قانون)

قانون میں یہ ایک مسلمان سرکاری افسر ہوتا تھا جو کئی برسوں سے کچہری کے اندر ہندوستان میں ہمارے نظم و نسق صدر پریذیڈنسی اور کورٹ آف ریویو کا ایک اہم رکن ہوا کرتا تھا۔ یاد رہے کہ کمپنی کی حکومت، حکومتِ برطانیہ کے تحت بنگال، بہار اور اوڑیسہ میں دیوانی عدالتوں میں چلنے والا قانون اسلامی قانون ہی تھا۔ شروع میں مقامی قاضی اور مفتی حضرات اس قانون کو چلاتے تھے جب کہ ان کی نگرانی کمپنی کا کوئی اعلیٰ تر برطانوی ملازم کرتا تھا۔ یہ نگرانی ایک ایسی نگرانی تھی جو آنے والے ۳۰ سال کے اندر بتدریج تبدیل ہوتے ہوئے ایک یورپین نظامِ عدل کی شکل اختیار کر گئی جو آگے جا کر لارڈ کارنوالی Lord (Cornwalli) کے وسیع تر اور تقریباً ۱۹۷۳ء کے ریگولیشن (Regulation-ix) مکمل نظام کی صورت اختیار کر گئی۔ تاہم اسلامی قانونِ فوجداری کہنے کو تو ایک مسلّمہ قانون کے طور پر جاری رہا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ برطانوی قوانین (Regulations) کے ذریعے اس میں مزید تر تبدیلیاں کی گئیں اور پھر اعلیٰ عدالتوں کے باقاعدہ احکامات کے ذریعے ان کو مستند بنا دیا گیا۔ یہاں تک کہ غدّر اور تاج برطانیہ کے بلاواسطہ نظامِ حکومت (۱۸۵۸ء) کے متعارف ہونے کے بعد ان تبدیلیوں کا حصول ممکن ہو گیا۔

(۱) پینل کوڈ (Panel Code) کا وضع شدہ قانون (Act.xlv of 1860)۔

(۲) اور آئین xxv کے تحت Code of Criminal Procedure (Act. xvv of 1861)۔

(۳) اس کے بعد یکم جولائی ۱۸۶۲ء کو ہائی کورٹ کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں سپریم کورٹ کو بمع اپنے مخصوص دائرہ کار صدر کورٹ آف ریویو اور اپیل دیوانی اور فوجداری دونوں کے ساتھ دیوانی عدالت اور نظامت عدالت کے ساتھ ضم کر دیا گیا۔

مسلم لاافسر کا کام انگریز ججوں کی رہنمائی اور امداد کے ساتھ اسلامی قانون کا نفاذ کرنا تھا۔ سپینشن کورٹ

میں وہ افسر مجسٹریٹ کی طرف سے پیش کیے گئے مختلف کیسوں کی سماعت کے دوران جج کے ہمراہ بیٹھتا تھا اور پھر سماعت کے اختتام پر عدالت کی تمام رُوداد اپنے فتوے کے ہمراہ تحریری طور پر دیتا تھا اور یہی قانون محمدی کی روشنی میں جرم کی مناسبت سے مجرم کو دی گئی سزا ہوتی تھی۔ جج اس بات کا پابند ہوتا تھا کہ فتوے پر غور وخوض کرے اور اگر وہ یہ سمجھتا تھا کہ یہ فطری انصاف کے تقاضے پورے کرتا ہے اور قانون محمدی سے مطابقت رکھتا ہے تو وہ سزا سُنا دیتا تھا اور مجسٹریٹ کو سوائے چند ایک مستثنیٰ کیسز کے اس کی تعمیل کے لیے وارنٹ جاری کر دیتا تھا اور اگر کوئی سزائے موت کا کیس ہوتا تو تصدیق و توثیق کے لیے صدر نظامت کو بھیج دیتا تھا۔ اُن کیسوں میں بھی جن میں دیوانی جج اور لا افسر کے درمیان کسی معاملے پر تحقیق اور سزا کے حوالے سے اختلاف رائے پایا جاتا تو یہ کیس حتمی فیصلے کے لیے صدر عدالت کو بھیج دیا جاتا۔ ۱۸۳۲ء میں بذریعہ قانون کئی ایک ترامیم متعارف کروائی گئیں۔

جن میں واضح کیا گیا کہ کسی بھی فتویٰ کو غیر ضروری قرار دیتے ہوئے اُسے پنچایت جو عدالت سے الگ کیس کی شنوائی کرے یا پھر تشخیص کنندگان مقرر کر دیے جائیں (جن کی تعداد عام طور پر تین ہوتی تھی)۔ موخر الذکر متبادل (تشخیص کنندگان کا تقرر) کو بار بار اختیار کرنے سے وقت کے ساتھ ساتھ افسر قانون اور اس کے فتوے کی اہمیت کو زور پڑتی چلی گئی۔ ۱۸۶۲ء تک لا افسر کا عہدہ باقاعدہ منسوخ تو نہیں کیا گیا تھا لیکن میرے ان احباب سے جو طویل عرصے سے سول سروس میں تھے، سے تفتیش سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پینل کوڈ اور وہ اصطلاحات جن کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں سے چند سال قبل ہی مولوی یا اسلامی لا افسر کچھ یا کم از کم بنگال کی عدالتوں میں اُن کیسز میں بھی جہاں تشخیص کنندگان کو بھی نہیں بلایا جاتا تھا۔ عملی طور پر بیٹھنا بند کر چکے تھے۔ اس سلسلے میں میرے پاس کوئی قانونی سند یا صدر نظامت کا کوئی حکم نامہ ہے اور نہ ہی فی الوقت کوئی ذاتی گواہی یا حلف نامہ ہے۔ ۱۸۶۲ء کے ایکٹ کے تحت افسر قانون کا دفتر باقاعدہ طور پر بند کر دیا گیا تھا۔

دیوانی مقدمات کے حوالے سے یہ خاص طور پر طے کر دیا گیا کہ جج صاحبان جانشینی، وراثت، شادی، ذات پات اور تمام مذہبی معاملات کے مقدمات کا فیصلہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے قانون کو مسلمانوں کے حوالے سے اور ہندوؤں کے قانون کو ہندوؤں کے حوالے سے عمومی طریقہ کار کے طور پر سامنے رکھیں۔ متعلقہ کیسز میں یہ طے پایا کہ عدالتوں کے مسلمان اور ہندو لا افسر قانون کی تشریح و توضیح کریں گے۔ اس نوٹ میں، میں نے صرف مسلمان لا افسر کی بات کی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ اُس کی موجودگی اور تعاون فوجداری مقدمات میں از حد ضروری تھی۔

دیوانی مقدمات میں وہ عدالت میں جج کے ہمراہ نہیں بیٹھتا تھا۔(کم از کم کسی انسان کو تو یاد نہیں کہ ایسا ہوا ہو) حسبِ ضرورت قانون محمدی کی وضاحت کی خاطر یہ کیس لاافسر بھیج سکتا تھااور بھیجتا بھی تھا۔ ہندو لاءافسر پنڈت کا ذکر ۱۷۹۳ء کی قانون سازی میں ملتا ہے اور اس کے نقوش ۱۸۲۱ء میں بنائے گئے قواعد و ضوابط میں واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ دراصل اس لاء افسر کا نام ۱۸۶۲ء کے ایکٹ میں ملتا ہے جس کے ذریعے لاء افسر کی آسامی کو ختم کر دیا گیا۔ کئی ایک اضلاع میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ لاء افسر تو عملاً ۱۸۶۰ء سے پہلے ہی معدوم ہو چکا تھا۔ میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ایسا کن حالات میں ہوا۔ اس کا فوجداری عدالتوں کے ساتھ کوئی واسطہ نہ تھا۔ اس کی طرف بھیجے گئے کیسز کی تعداد بھی اتنی نہ ہوتی تھی کہ ہر ضلع میں اس کی اہمیت کو مانا جاتا۔ صدر مسلسل (Sudder Dewanny)سے منسلک رہتااور جب ضرورت پڑتی تو اس کو ضلعی عدالت قانونی نوعیت کے سوالات ارسال کرتی۔ کوئی پنڈت اور نہ ہی کوئی مولوی ہائی کورٹ سے منسلک ہے بلکہ مقامی جج صاحبان عدالتی بنچ پر براجمان ہوتے ہیں۔ صرف اس امر کا اضافہ کرنا ضروری ہے کہ ۱۸۲۱ء کے ضابطہ iiiکے تحت مجسٹریٹ کو یہ اختیار تھا کہ وہ کم اہمیت شکایات اور مقدمات اپنے ضلع کے لاء افسر کو فیصلے کے لیے حوالے کر دے۔ لاء افسر کا منصب مولوی تھا۔

(مزید عدالت، قاضی، فتویٰ، مولوی مفتی ملاحظہ کیجئے)

LAXIMANA, LAQUESIMENA

لکشی منا، اسم ذات

ملائی لفظ لکسمنا دراصل سنسکرت لفظ لکشمنا سے ہے۔ اس سے مراد خوش قسمتی کی علامات رکھنے والا ہے۔ (یہ دراصل ایک اساطیری ہیرو کا نام تھا جو راما کا بھائی تھا) علاوہ ازیں ملائی ریاست میں یہ ایک سب سے بڑے معزز افسر سپہ سالار کا خطاب تھا۔

LEAGUER

لیگر، اسم ذات

انگریزی میں یہ لفظ اب متروک ہو گیا ہے لیکن اب یہ اس کے معروف جرمن استعمال Lager Bierیعنی وہ شراب جو بنیادی طور پر ایک چوبی پیپے میں دیر تک اس کا ذائقہ برقرار رکھنے کے لیے سنبھال کر رکھی جائے اُس کی وضاحت کرتا ہے۔ اس مفہوم میں یہ لفظ (۱۶۲۷ء) Minshewمیں اور نہ ہی Bayley(۱۷۳۰ء) میں ملتا ہے۔

LECQUE

لیک، اسم ذات

ہم نہیں جانتے کہ ایبے رینال (Abbe Raynal) نے یہ لفظ کن معنوں میں استعمال کیا ہے۔ شاید یہ لفظ لاسٹ کی غلط شکل ہے۔ یہ ایک ولندیزی لفظ معلوم ہوتا ہے۔

LEE

لی، اسم ذات

لی ایک عام چینی طریقہ پیائش ہے۔ عام طور پر جے سوٹ مشنریوں (Jesuit Missionaries) کی کتابوں میں جدید Li کو لیگ کے ۱۰/۱ کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے جو تقریباً ۳ لی کو ایک میل کے برابر گردانتے ہیں۔ مسٹر گائلز کے مطابق میل 10 =Li، ۵ء۴، ۲۷ لی ۱۰ میل کے برابر ہے لیکن واضح طور پر چین کے مختلف علاقوں میں لی کی پیائش کافی مختلف ہے اور مختلف ادوار میں مختلف رہتی ہے۔ لہذا آٹھویں صدی میں ایم ویون ڈیسٹ مارٹن (M. Veven Dest Martin) کی Poe-Gaubil سے لی گئی معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ لی انگریزی میل کے ۵ء۱ حصے سے تھوڑا سا زیادہ ہوتا تھا اور کئی ایک جیسی معلومات سے ہم یہ اخذ کرتے ہیں کہ لی کو ایک عمومی شکل دے دی جائے اور شکل یوں بنتی ہے کہ اندازاً ایک شخص جب ایک پورا دن چلتا رہے تو وہ ۱۰۰ لی کا فاصلہ طے کرتا ہے۔

LEECHEE, LYCHEE

لیچی، اسم ذات

لیچی چینی لفظ ہے۔ چین میں اس کا تلفظ لی۔چی اور جنوبی چین (اور اس کے مقامی علاقوں میں لائیچی (Laichi) ہے۔ اس سے مراد ایک خوبصورت اور لذیذ پھل ہے۔ بنگال میں یہ درخت تقریباً ایک صدی سے پہچانا جا رہا ہے۔ ایک خشک پھل عام طور پر لیچی سے موسوم کیا جاتا تھا۔ اب لندن کی دوکانوں میں عام پایا جاتا ہے۔

LEMON

لیمن (لیموں)، اسم ذات

بلاشبہ لیمن کوئی اینگلوانڈین لفظ نہیں ہے۔ لیکن یورپی زبانوں میں یہ عربی لفظ لیمن (Leimun) سے آیا ہے۔ ہن کے مطابق دراصل یہ ہندی لفظ ہے۔ ہندی میں ہمارے پاس لیمو اور نمبو دونوں لفظ موجود ہیں جن میں سے خاص طور پر دوسرا لفظ یعنی نیمبو اس کی دیسی شکل ہے۔ سنسکرت لغات میں اس کا تلفظ نیمبو کا ہے۔ انگلستان میں یہ لفظ رومی زبانوں یعنی فرانسیسی لفظ لیمن اطالوی لیمن اور ہسپانوی لیمن سے آیا ہے۔ شاید یہ الفاظ صلیبی جنگوں اور ہسپانیہ کے مور سے

متعلق ہیں۔ مسٹر سکیٹ کے مطابق اس لفظ کی ملائی شکل لیموئے (Limau) ہے جس سے مراد ترشا ہے یعنی لیموں یا سنگترہ۔ پرتگالی لفظ لیماؤ (Limao) اس لفظ کی اسی ملائی شکل سے نکلا ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ لیماؤ (Limau) جو بعض بولیوں میں لیمار ہے ایک دیسی لفظ ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ یورپ چلا گیا یعنی ان کی زبان میں در آیا۔

LEMON GRASS

لیمن گراس، اسم ذات

لیمن گراس (جزائر شرق الہند کی ایک گھاس، گور گیاہ، بید شک ہے)۔ یہ گاس سیلون اور سنگاپور میں کاشت کی جاتی تھی۔ اس سے نکلنے والا تیل خوشبویات میں بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں پایا جانے والا لیمن گراس آئل (آئل آف وربرا) یا انڈین میلیسا آئل (Indian Melissa Oil) کے نام سے عطر سازی میں بہت زیادہ استعمال کیا جاتا تھا۔ روئلے (Royle) نے یہ لفظ کسی دوسری بڑی خوشبودار گھاس Andropogon Schoenathus کے لیے استعمال کیا ہے۔

LEOPARD

لیوپرڈ، اسم ذات

ہم یہ زور دے کر کہتے ہیں کہ ہندوستانی کھلاڑیوں اور فطرت پرستوں کے درمیان یہ باہمی اختلاف ایک متنازعہ موضوع رہا ہے کہ اس بلی کی دو انواع ہیں کہ نہیں۔ کچھ لوگوں نے ان دونوں ناموں کو الٹ پلٹ کر دیا ہے۔ وہ لوگ بھی جو اقسام کے اس فرق کے حق میں ہیں۔ مانتے ہیں کہ دونوں جانوروں کی عادات اور عمومی شکل و صورت ایک سی ہیں۔ جرڈن[6] (Jerdon) کہتے ہیں کہ ان کی دو مختلف اقسام ہیں لیکن بلیتھ (Blyth) سے اتفاق کرتے ہوئے دونوں کا باہمی تناسل اور خصائص مشترک ہیں۔

LEWCHEW, LIU KIU, LOOCHOO

لیوچیو، لیوکیو، لوچو، اسم معرفہ

یہ اصطلاح جاپان کے جنوب میں واقع جزیروں کے ایک گروہ کے لیے مستعمل ہے۔ یہ نام سولھویں صدی میں بعد کے سالوں کی نسبت اس وقت کہ جب وہاں کے لوگوں نے حسبِ معمول چائنہ سیز

[6] ٹی۔ سی۔ جرڈن (T.C.Jerdon): تھومس کلیوریل جرڈن ماہر حیوانیات کے طور پر پہچانے جاتے تھے۔ وہ مدراس میں شعبۂ طب سے وابستہ تھے۔ انہوں نے ہندوستان کے حیوانات اور پرندوں کے بارے میں بہت تفصیلی کتابیں لکھیں جو اُن کی وجہ شہرت بنیں۔

(China Seas) میں جہاز رانی کی اور بحر الجزائر کی بندرگاہوں کی سیر کی تو بہت معروف ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ سب سے پہلی تحریروں میں انہوں نے اسے جاپانیوں کے ساتھ ملا دیا ہو۔ مسٹر چیمبرلین (Mr. Chamberlain) یہ لفظ لوُچو (Luchu) لکھتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ مقامی لوگوں کے ہاں یہ ڈوچو (Duchu) اور جاپانیوں کے ہاں روکو (Ryuku) بولا جاتا تھا۔

LIAMPO

لیامپو، اسم معرفہ

پرانے لکھاری خاص طور پر پرتگالی یہ نام اُس چینی بندرگاہ سے منسوب کرتے ہیں جس کو اب نگ پو کہا جاتا ہے۔ یہ پرتگالیوں کے اور ان لوگوں کے ہاں جنھوں نے پرتگالیوں سے یہ لفظ سیکھا کے استعمال کیے گئے لفظ کی مسخ شدہ شکل ہے۔ یوں اس دور کی طباعت میں نانکنگ کو لانچن (Lanchin) کہا جاتا ہے۔ Mendoza میں یہ Yunnan, Olan کی صورت میں دکھائی دیتا ہے۔

LIKIN, LEKIN

لیکن، لیکن، اسم ذات

مسٹر گائلز ہمیں بتلاتے ہیں کہ "دراصل یہ ہر قسم کی پیداوار پر بنیادی طور پر فی ٹالک (Talc) پر ایک Lak کے حساب سے لگایا گیا زبردستی کا ٹیکس ہے۔ چین میں یہ زمینی ٹیکس کی اس کمی کو پورا کرنے کے لیے لگایا جاتا تھا جو T'aiping اور Nienfei کے مسائل کے باعث پیدا ہوئی تھی۔ یہ ٹیکس صرف فوجی مقاصد کے لیے مختص ہوتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا عام نام جنگی ٹیکس ہے۔ معاہدہ چیفو مختلف Treaty Ports پر بیرونی رعایات کی مد میں کچھ مقامات کو Lekin ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیتا ہے۔ لیکن یہی مقتدر شخصیت اس اصطلاح کو Li یعنی کیش رقم یا ایک Tael کا ۱۰۰۰/۱ حصہ قرار دیتی ہے۔ کیوں کہ یہی محصول کی اصل شرح ہے۔ کہنے کو تو ویسے Likin سرکار کی طرف سے لاگو کی گئی کوئی کسٹم ڈیوٹی نہیں بلکہ یہ تو ایک صوبائی ٹیکس ہے جو صوبوں کے گورنر لاگو کرتے تھے۔ وہ رقم کا تقرر اپنی صوابدید کے مطابق کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مقامی شرح زر کے مطابق یہ رقم وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی تھی۔ چیفو ایگریمنٹ (Chefoo Agreement) کو عملی شکل دینے میں سب سے بڑی مشکل یہی رہی ہے۔ اسی لیے اس معاہدے کی حکومت انگلستان کی طرف سے کوئی باقاعدہ توضیح و تشریح کی گئی اور نہ ہی توثیق کی گئی۔ ہم اس معاہدے کی وہ دفع نقل کرتے ہیں جس کا تعلق افیون سے ہے۔ یہی وہ دفع ہے جس کی بنا پر بڑی بڑی مشکلات سامنے آتی ہیں کہ اس میں نہ صرف یہ کہ قابل ادائیگی رقم کا

ذکر نہیں کیا گیا بلکہ یہ بھی واضح نہیں کیا گیا کہ کب کب یہ رقم ادا کی جائے۔

LILAC

لائیلک، اسم ذات

پودے کا یہ نام آخر کار لفظ انیل (Anil) یا سنسکرت لفظ نیلا (Nila) ایک گہرا رنگ (خاص طور پر گہرا نیلا یا کالا رنگ) سے مماثل کیا گیا ہے۔ اس بات کی تصدیق میں یہ بات بتلائی جاتی ہے کہ ایشیا کے قدیم باشندے بقول اہلِ مغرب رنگ ناشناس ہوتے تھے۔ جیسے کہ اس مقالے کے لکھاری۔

LINGUIST

لنگوسٹ، اسم ذات

لنگوسٹ ترجمان کے لیے استعمال کیا جانے والا ایک پرانا لفظ ہے۔ ماضی میں مشرق میں یہ لفظ بہت زیادہ استعمال کیا جاتا تھا۔ چین میں یہ بہت حد تک مستعمل رہا اور غالباً اب بھی متروک نہیں ہے۔ غالباً لنگوسٹ پرتگالی زبان میں ترجمان کے لیے استعمال کیے جانے والے لفظ لنگوا سے لیا گیا ہے۔

LIPLAP

لپ لاپ، اسم ذات

لپ لاپ ولندیزی ہندوستان اور اس کے آس پاس مقامات میں پور شین کو دیا گیا۔ اینگلو انڈین چی چی کی طرح کا ایک نام ہے۔ اس کا صحیح معنی ناریل کا غیر منجمد گودا معلوم ہوتا ہے۔

مسٹر سکیٹ کے مطابق یہ لفظ لغات میں تو نہیں ہے لیکن کلنکرٹ اسے جاولپ لاپ یعنی برتن صاف کرنے والا کپڑا قرار دیتے ہیں۔

LISHTEE, LISTEE

لشتی، لستی، اسم ذات

ہندی میں اس لفظ کا تلفظ لِشتی (Lishti) ہے جب کہ انگریزی میں یہ "اے۔ لسٹ" یعنی ایک فہرست ہے۔

LONG-CLOTH

لانگ کلاتھ (لمبے کپڑے)، اسم ذات

لفظ لانگ کلاتھ ہندوستان میں کاٹن کے سفید کپڑے یا کے لیکو شائر کے لٹھا کے لیے استعمال کیا جانے والا عام نام ہے لیکن پہلے یہ لفظ انگلستان سے برآمد کیے جانے والے اسی قسم کے ہندوستانی کپڑوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ غالباً اس لیے کہ اس طرح کے زیادہ لمبائی والے کپڑے مقامی لوگوں کے استعمال

کے لیے بنائے جاتے تھے اور عام طور پر مختلف ٹکڑوں میں بنائے جاتے تھے جو کہ محض ایک شخص کے لیے کافی ہوتے تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ لانگ کلاتھ لنگی کی ایک بگڑی ہوئی شکل ہو۔[9]* سر جی برڈوود[7] نے یہ بات بلا حیل و حجت مان لی ہے۔ ان کے مطابق یہ لفظ ۱۶۷۵ء میں یورپ میں متعارف ہوا۔

LONG DRAWERS

لانگ دراز، اسم ذات

لانگ دراز سے مراد پرانے طرز کا ایک پاجامہ ہے۔ ماضی میں یہ صرف بنگال پریذیڈنسی اور کپڑا بیچنے والوں کی فہرستوں تک محدود تھا۔

[7] سر جی برڈووڈ (Sir.G. Birdwood): سر جی برڈووڈ (۱۸۳۲ء) میں ہندوستان کے شہر بیلگام میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد جنرل کرسٹوفر برڈووڈ ہندوستانی فوج میں تھے۔ ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم انگلستان میں حاصل کی۔ ۱۸۵۴ء میں بمبئی سے شعبہ ٔطب میں ملازمت کا آغاز کیا۔ گرانٹ میڈیکل کالج میں تدریس سے وابستہ رہے۔ بمبئی میں شہر کی تزئین و آرائش کے منصوبوں میں شریک رہے۔ رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے اعزازی سیکرٹری بھی رہے اور عجائب گھر کے نگران کے فرائض بھی سنبھالے۔ صحت کی بنا پر انگلستان چلے گئے۔ انہوں نے کئی کتابوں کے علاوہ انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا کے مقالے بھی تحریر کیے۔ اپنے عہد کے مشہور رسالوں میں بھی لکھتے رہے۔ انہوں نے جون ۱۹۱۸ء میں وفات پائی اور انگلستان میں مدفون ہوئے۔

LONG-SHOREWIND

لانگ شوروِنڈ، اسم ذات

یہ اصطلاح مدراس میں کچھ موسموں بالخصوص جولائی سے ستمبر تک جنوب سے چلنے والی ناخوشگوار ہوا کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

LONTAR

لنٹر، اسم ذات

لنٹر سے مراد کھجور کے پتے ہیں جو بحرالجزائر (جیسا کہ شمالی ہندوستان میں) لکھنے کے لیے استعمال کیے جاتے تھے انھیں لنٹر لیوز کہا جاتا تھا۔

LOOCHER

لوُچر، اسم ذات

لوُچر اینگلوانڈین کی عوامی بولی میں اکثر ایک بدمعاش، لفنگے یا ایک آوارہ، لوفر کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ صحیح طور پر یہ ہندی لفظ لُچّا (Luchcha) ہے۔ اس کا بھی یہی مفہوم ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آرمے نے بہت زیادہ یا کسی حد تک اس کو لفظ لٹیا کے ساتھ گڈمڈ کر دیا ہے۔

LONGHEE

لنگی، اسم ذات

لنگی ہندی لفظ ہے۔ شاید بنیادی طور پر یہ فارسی لفظ لنگ اور لنگی سے ہے۔ لیکن 10* پلیٹس[8] اسے لفظ لِنگا سے جوڑتے ہیں۔ یعنی ایک گلوبند یا جسم کے گرد لپیٹنے کے لیے ایک کپڑا جو ایک یا دو بار کولھے کے گرد لپیٹا جاتا ہے اور اوپر والے حصّے پر اوڑھ لیا جاتا ہے۔ جو کہ مسلمانوں کے پہننے کا صحیح طریقہ ہے۔ یہ وہ کپڑا بھی ہو سکتا ہے جو دونوں ٹانگوں کے درمیان دھوتی کی طرح باندھ لیا جاتا ہے جو کہ ہندوؤں کا طریقہ ہے۔ ہندوستان میں اکثر مسلمان بھی اسے ایسے ہی پہنتے ہیں۔ مزاں براں قانون اسلامی کے مطابق لنگی اور دھوتی میں فرق یہ ہے کہ لنگی ایک رنگین کپڑا ہوتا ہے جو اس طرح پہنا جاتا ہے جس کا ذکر اوپر ہوا ہے جب کہ دھوتی کا صرف کنارا رنگین ہوتا ہے جو صرف ہندو پہنتے ہیں۔

LOOT

لوٹ، فاعل اور فعل

لوٹ سے مراد غارت گری ہے۔ ہندی میں اس لفظ کا تلفظ لوٹ (Lut) ہے جو سنسکرت لوٹرا اور لوپٹرا سے ہے۔ اس کا منبع لفظ رُوٹ ہے جس کے معنی ہیں لوٹ مار کرنا۔

Stockdales Vocabulary of 1788 میں لُوٹ لوٹنا اور غارت گری کے معنوں میں ملتا ہے۔ بہت عرصے تک یہ لفظ اینگلو انڈینز کی عام بولی میں جانا پہچانا جاتا رہا لیکن ۱۸۴۱ء کی چائنہ کی جنگ "کریمیا کی" (۱۸۵۴ء۔۱۸۵۵ء) کی جنگ اور (۱۸۵۷ء۔۱۸۵۸ء) کے غدر ہندوستان کے دوران یہ لفظ ہولے ہولے انگلستان میں بھی مقبول ہو گیا اور اب English Salang Dictionary کا ایک اہم جزو ہے۔ ایڈمرل سمتھ کے مطابق لوٹ سے مراد غارت گری کرنا یا لُوٹ کھسوٹ ہے اور یہ اصطلاح چین سے لی گئی ہے۔

LOOTY, LOOTIUNALLA

لوٹی، لوٹیوالا، اسم ذات

یعنی ایک لٹیرا، ہندی میں اس لفظ کا تلفظ لوٹی (Luti)، لٹیا (Lutiya) اور لوٹیوالا (Lutiwala) ہے۔

اس کے لیے عربی سے فارسی میں آنے والا ایک اور لفظ لوٹی (Lutiy) ہے جس کے انتہائی منفی معنی سمجھے جاتے ہیں۔ یعنی لوٹ کے لوگوں میں سے ایک شخص۔ عام طور پر اس سے مراد ایک غنڈا ہے۔

---

[8] جون تھومپسن پلیٹس (John Thompson Platts) (۱۸۳۰ء۔۱۹۰۴ء): پلیٹس ایک اردو ہندی اور انگریزی لغت کے مصنف و ترتیب کار تھے۔ وہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں فارسی کے استاد تھے۔ انہوں نے بہت سی فارسی تحاریر کا انگریزی ترجمہ بھی کیا۔

LOQUOT, LOQUAT

لوکوٹ، لوکاٹ، اسم ذات

لوکاٹ ایک نیم تیزابی پھل ہے۔ یہ چین اور جاپان کا مقامی پھل ہے۔ ہندوستان اور جنوبی یورپ میں یہ قدرتی طور پر اگایا جاتا ہے۔ اٹلی میں اسے نِسپالا جیاپونس (Nespala Giaponess) کہا جاتا ہے۔ اس پھل کا سائنسی نام Eriobutrya Japonica Lindle) ہے۔ جنوبی چین میں اس کے لیے (Lu-Kuh) لو-کو کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ کانٹان میں اسے لوکاٹ -Lu (Kwat) بولا جاتا ہے۔ اس سے مراد رش اورنج ہے۔ علاوہ ازیں چین میں یہ لفظ پی پا (Pi-pa) بولا جاتا ہے۔

LORCHA

لورچا، اسم ذات

ایک چھوٹا بحری جہاز جو چینی ساحلی تجارت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ گائلز کے مطابق اس کا بیرونی حصہ یورپی طرز کا ہوتا ہے لیکن اس کے مستول اور بادبان چینی ڈیزائن کے ہوتے ہیں۔ اس کا کپتان یورپی اور عملہ چینی ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پرتگالیوں نے یہ لفظ شمالی امریکہ سے متعارف کروایا۔ پنٹو کے مطابق بہت پہلے یہ لفظ چین کے سمندروں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو اس نقطۂ نظر کے حوالے سے ہمیں شک میں ڈال دیتی ہے۔

LORY

لوری، اسم ذات

یہ نام ملوکا اور بحر الجزائر کے مختلف علاقوں میں طوطوں کی مختلف تیز رنگ اقسام کو دیا گیا۔ یہ ملائی لفظ نوری یعنی طوطا کی مسخ شدہ شکل ہے۔ جیسا کہ فرائر اس لفظ کی درست شکل بتاتے ہیں جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس کی مسخ شدہ شکل اتنی پرانی نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لفظ فرانسیسی سے آیا ہو۔ مسٹر سکیٹ لکھتے ہیں۔ لفظ لوری "نوری" کی مسخ شدہ شکل بمشکل ہی ہے بلکہ اس کی یہ دونوں اشکال متوازی ہیں اور یہ دونوں مختلف لہجوں میں سامنے آتی ہیں۔ ہو سکتا ہے نوری پہلے متعارف ہوا ہو جب کہ لوری اسی لفظ کی کوئی جدلیاتی شکل ہو۔

پہلے اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوریز چودھویں صدی کے آغاز میں ہی شمالی ہندوستان میں درآمد کیے جاتے تھے اور ابھی تک وہاں درآمد کیے جاتے ہیں۔ جہاں انھیں مقامی محاورے میں پنج رنگے طوطے کہا جاتا ہے۔

LOTA

لوٹا،اسم ذات

لوٹا ہندی لفظ ہے۔اس سے مراد ایک کرہ نما پیتل کا برتن ہے۔ہندوؤں کے ہاں یہ پینے کے لیے اور بعض اوقات پکانے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

LOTO

لوٹو،اسم ذات

لوٹ ہندی لفظ ہے۔یہ انگریزی لفظ نوٹ کی مسخ شدہ شکل ہے۔اس سے مراد ایک بینک نوٹ ہے۔بعض اوقات اسے بینک لوٹ بھی کہا جاتا ہے۔

LOTOO

لوٹو،اسم ذات

برمی زبان میں یہ لفظ Hlwat-d'hau ہے۔اس سے مراد شاہی عدالت یا ہال ہے یعنی برما کی کونسل آف اسٹیٹ جو رسمی طور پر چار ونگیز (دیکھیے لفظ Woon) یا چیف منسٹرز پر مشتمل ہوتی ہے۔ صحیح طور پر اسے جائے ملاقات کہا جاسکتا ہے۔اس کا موازنہ اسٹاز چیمبر سے کیجیے۔

LOUTEA, LOYTIA

لٹیا،لوٹیا،اسم ذات

لٹیا عزت کے طور پر دیا جانے والا ایک چینی خطاب ہے جو چین میں پرانے لکھاری ایک چینی اہلکار کے لیے استعمال کرتے تھے۔ جیسے کہ ہم لفظ ماندرین استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اب یہ لفظ اس قدر متروک ہو گیا ہے کہ گائلز نے اسے استعمال کرنا ہی چھوڑ دیا ہے۔

LUBBYE, LUBBEE

لبّی،لبّی،اسم ذات

تلیگو میں اس لفظ کا تلفظ لابی جب کہ تامل میں ایلاپی (Ilappai) ہے۔سی۔پی۔براؤن اور فرہنگ مدراس کے مطابق یہ عربی کی مسخ شدہ دراوڑی شکل ہے۔ جنوبی ہندوستان میں یہ نام اس قبیلے کو دیا جاتا تھا جو مسلمان ہیں لیکن تامل بولتے ہیں اور مغربی ساحل کے موپلے گردانے جاتے ہیں اور یہاں کی مقامی عورتوں کی عرب مہاجرین کی شادی سے پیدا ہونے والی آل اولاد ہیں۔

LUCKERBAUG

لکر باگ،اسم ذات

لگڑ بھگا، ہندی الفاظ لاکرا، لاگرا سے مراد چرخ یعنی ایک گوشت خور جانور ہے۔اس لفظ کی یہ شکل پرانی لغات میں تو نہیں ہے لیکن پلینٹس نے دی ہے۔یہ لفظ ہندوستان کے بالائی علاقوں میں جانا جاتا ہے اور بنگال کے کچھ علاقوں میں یہ لفظ چیتے کے لیے مستعمل ہے۔

LAMBERDAR

لمبر دار، اسم ذات

ہندی لفظ لمبر دار (Lamberdar) انگریزی لفظ نمبر (Number) کے ساتھ فارسی لاحقہ دار لگا کر بنایا گیا ہے۔ دراصل اس سے مراد وہ شخص ہے جس کا اندراج ایک ہندسے سے کیا گیا ہو۔ یعنی ایک مشترکہ ملکیت کا رجسٹرڈ ترجمان جو حکومتی محصولات کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ایک کاشت کار جو اپنے طور پر گاؤں کے دوسرے اراکین کے ترجمان کے طور پر حکومت کے بقایا جات ادا کرتا ہے اور اپنے نمبر کے مطابق رجسٹرڈ ہوا ہوتا ہے اور ترجمان کی حیثیت سے موروثی طور پر یا انتخاب کے ذریعے ایک سرکاری اہل کار کا عہدہ سنبھالتا ہے۔

LUNGOOR

لنگور، اسم ذات

لنگور ہندی لفظ ہے۔ یہ سنسکرت لفظ لنگولن سے ہندی میں آیا۔ اس سے مراد دم دار ہے۔ ایک بڑا سفید داڑھی والا بے دم بندر جس کو ہندو بے حد پیار کرتے ہیں اور اسے بندر۔ دیوتا Hanumaan کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔

LOMBALLIE, LAMBALLIE, LOMBARDIE, LUMBANAH

لمبالی، لمباردی، لمبانہ، اسم ذات

دکنی اور ہندی میں اس کا تلفظ لمبارا ہے۔ مراٹھی میں لمبان اور جزیرہ نما کی زبانوں میں یہ لفظ کئی شکلوں میں پایا جاتا ہے۔ [پلیٹس اس لفظ کو سنسکرت لفظ لمبا، لانگ اور تال سے جوڑتے ہیں] ایک اینگلو انڈین لفظ کے طور پر یہ لفظ اب متروک ہو گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لفظ لبھانا (Lubhana) جو بنجاروں کے ایک بڑے قبیلے کا نام ہے، کی مسخ شدہ شکل ہو۔

LIME

لائم (چونے کا پتھر)، اسم ذات

لائم ایک چھوٹے Citrus Medica Var. Acida, Hooker کا پھل ہے۔ ہندوستان میں عام طور پر اسے لائم کہا جاتا ہے۔ یہ پھل مغربی ہندوستان کے لائم سے ملتا جلتا ہے۔ عموماً یہ پھل کبوتر کے انڈے سے بڑا نہیں ہوتا۔ مقامی لوگوں کے ہاں اسے اس کی پتلی جلد کی وجہ سے چھوٹا لائم یا کاغذی لائم کہا جاتا ہے۔

LINGAM

لنگام، اسم ذات

یہ لفظ اس کی جنوبی ہندوستانی شکل سے لیا گیا ہے۔ شمالی ہندوستان میں یہ سنسکرت لفظ ہے اور ہندی میں یہ لِنگا (Linga) ہے۔ اس سے مراد ایک ٹوکن، بیج یعنی علامت وغیرہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیوا (Siva) جو ہندوؤں کے ہاں بڑے پیمانے پر پوجا کا نشان ہے پتھر کے سلنڈری شکل میں ہے۔ علاوہ ازیں سومنات کا بہت بڑا بت جسے محمود غزنوی نے تباہ کیا تھا اور جو انتہائی رومانوی داستانوں کا مرکزی خیال ہے وہ بھی اسی قسم کا ایک بڑا نشان تھا۔

LARAI

لرائی (لڑائی)، اسم ذات

ہندی لفظ لرائی (Larai) سے مراد لڑائی کرنا ہے۔ یہ لفظ ایک عجیب وغریب طرز کلام سے ہے۔ بات کا یہ انداز پسو کے کاٹنے اور اس سے ہونے والی شدید پریشانی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

LAT, LATH

لات، لاٹھ، اسم ذات

لات سے مراد ڈنڈا یا کھمبا ہے۔ یہ لفظ ایک پتھر کے ستون والے یادگار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر یہ لفظ مشرقی ہندوستان کے قدیم بدھ مت مذہب کے پیروکار کے لے استعمال کیا جاتا تھا۔

LUGOW, TO

لگوٹو، اسم ذات

لگوٹو لگانا سے ہے۔ دراصل لگانا لاگنا کی ہی ایک شکل ہے۔ لگانا، چھونا لیٹنا سے مراد کسی دوسرے کے ساتھ رابطے میں رہنا ہے۔ لگانا اپنے بے لاگ معنوں میں اس کے فعل متعدی کو ظاہر کرتا ہے۔ علاوہ ازیں بے جنس فعل لگنا اور فعل معروف (Lagana) کے علاوہ ایک عام ثانوی فعل (Lagwana) یعنی لگنے کی وجہ بننا ہے۔ غالباً Lagna اور Lagana ایک جیسے الفاظ ہیں جیسا کہ لے (Lay) اور (Lie) یعنی لیٹنا اور لٹانا ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ جمیل جالبی، قومی انگریزی اردو لغت، ص ۱۰۹۰۔

۲۔ بشریٰ افضال عباسی، جغرافیائی معلومات (انسائیکلوپیڈیا)، ص ۶۰۱۔

۳۔ فرہنگ مدراس، http://trov.nla.gov.au/work/35047216، http://trov.nla.gov.au/persian/43520386، تاریخ ملاحظہ، ۲۰ فروری ۲۰۱۹ء۔ وقت ملاحظہ 10:35am۔

۴۔ جسٹس ایس۔ اے۔ رحمٰن، اردو جامع انسائیکلو پیڈیا، ص ۶۔

۵۔ سی۔ ای۔ بک لینڈ (C.E.Buckland)، *Dictionary of Indian Biography*، ص ۳۴۳۔

۶۔ ایضاً، ص ۲۲۲۔

۷۔ ایضاً، ص ۴۳۔

۸۔ ایضاً، ص ۳۳۷۔

تعلیقات

1☆ عربی:

سرزمین عرب اور بیرونِ عرب و دنیا کے تقریباً کروڑ سے زائد افراد کی بولی، عربی کا سب سے قدیم ذکر ان تقریباً چالیس اسم معرفہ کی شکل میں آیا ہے جو ۸۵۳ تا ۶۲۶ قبل مسیح کی عربی کے خلاف جنگوں کی اشوری بیانات میں ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی مختلف جگہوں پر ایسے امکانات پائے گئے ہیں کہ ان کی مماثلت جنوبی یا عربی کی نہایت ابتدائی شکل سے ہوتی ہے۔

علم اللسان کے متعلق عربی ادب میں نجد کی ابتدائی بولیوں کے بارے میں کچھ مواد محفوظ ہے۔ اسی طرح حجاز اور جنوب مغرب کے مرتفع علاقے کے بارے میں لیکن اور علاقوں کے بارے میں بہت کم مواد ملتا ہے۔ یمن کی بولیوں کو ایک مخصوص مقام حاصل ہے۔ ان کے بارے میں معلومات بہ کثرت ہیں۔ ان کی صحیح قدر و قیمت بھی جانچی جاسکتی ہے۔ اس لیے آج کل یہاں جو عوامی بولی ہے اس میں قدیم بولی کا تسلسل قائم رہا ہے۔

حقیقی کلاسیکی عربی کے بارے میں تحقیق کے ماخذ حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ زمانہ قبل اسلام اور آغاز اسلام کی شاعری۔

۲۔ قرآن مجید

۳۔ رسول اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین کے رسمی خطوط جنہیں ابتدائی مورخین نے اپنی تصانیف میں درج کیا ہے اور قدیم اوراق بردی۔

۴۔ حدیث

۵۔ ایام العرب کی نثر

۶۔ زمانہ قبل اسلام اور آغاز اسلام کے اسلامی شعرا کی زبان ایک بدوی روایت کی شاید ہو سکتی ہے جو قرآن مجید سے جداگانہ تھی۔

درسی اعتبار سے عربی زبان کا معیار تیسری صدی ہجری نویں صدی عیسوی اور چوتھی صدی ہجری، دسویں صدی عیسوی کے زمانے سے معین کیا تھا۔ اس کے صرف و نحو کا استعمال لغات اور محاورات ادبی کی تعین منظم اور پر مشقت تحقیق و تدقیق کے بعد واضح طور پر کر دی گئی تھی۔ اس وقت سے لے کر زمانہ موجود تک اسے ایک مسلسل اور بے روک ٹوک زندگی حاصل رہی ہے۔ اگرچہ ہر عربی بولنے والے ملک میں روزمرہ کی زندگی کے لیے ایک مخصوص عوامی زبان بن گئی ہے۔ تاہم لکھنے کے لیے سب لوگ برابر وہی معیاری ادبی زبان استعمال کرتے رہے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ سب عرب ملکوں میں عراق سے مراکش تک ایک بنیادی طور پر یکساں تحریری زبان موجود ہے۔ عرب اقوام کے لیے بہت فکری اور عملی قدر و قیمت رکھتی ہے۔ یہ ان کی قدیم ثقافتی یک جہتی اور موجودہ زمانے میں ان کی سیاسی

وحدت کی علامت ہے۔اس طرح ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اس چیز کا پہلے سے گمان کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ کہیں بھی کوئی تحریری زبان کی جگہ کوئی مقامی بولی لے لے گی۔

لغات کے نمایاں اختلافات مغربی بولیوں کو مشرق قریب کی بولیوں سے جدا کرتے ہیں۔ زبان کی آوازوں کی اکثریت عربی نظام صوتی سے ماخوذ ہے اور اسی طرح اشکال نحوی، مواد نحوی اور خیالات کو پیش کرنے کے طریقے بھی۔ بولیوں کے وہ اختلافات جو مغرب میں پائے جاتے ہیں۔ عام طور پر ان اختلافات جو مغرب میں پائے جاتے ہیں۔ عام طور پر ان اختلافات جیسے ہی ہیں جو درمیانی مشرقی بولیوں میں نظر آتے ہیں۔ انھیں کسی حد تک ایسے اثرات کا نتیجہ سمجھا جا سکتا ہے جو عربی سے بے گانہ ہیں۔

حوالہ: سید قاسم محمود، اسلامی انسائیکلو پیڈیا، جلد دوم (لاہور: الفیصل ناشران وتاجران کتب اردو بازار، س۔ن)، ص۱۱۶۲۔۱۱۶۵۔

2☆ حضرت سلیمانؑ:

حضرت سلیمانؑ ایک مشہور پیغمبر تھے۔ وہ بنی اسرائیل پر حکومت بھی کرتے تھے۔ آپ حضرت داؤدؑ کے بعد بادشاہ بنے تھے۔ قرآن مجید میں حضرت سلیمانؑ کا ذکر کئی سورتوں میں آیا ہے مثلاً البقرہ، النساء، الانعام، الانبیاء، النمل وغیرہ۔

حضرت سلیمانؑ نے بہت جلد بنی اسرائیل کے دشمنوں کو زیر کر کے ایک بہت بڑی سلطنت بنائی تھی۔ حضرت داؤدؑ جس ہیکل بیت المقدس کی تعمیر کو ادھورا چھوڑ گئے تھے۔ آپؑ نے اسے مکمل کروایا۔ آپ علم و حکمت اور فہم و فراست میں نہایت بلند مرتبت تھے۔ تمام وحشی جانور پرندے اور جن وانس آپؑ کے تابع فرمان تھے۔ مقدمات کے فیصلے کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ ان کی تمام تر عبادات اور معاملات مملکت شہریت تورات کے مطابق ہوتے تھے۔ حضرت داؤدؑ نے آپؑ سے ایک مرتبہ مشورہ بھی لیا تھا۔ قرآن مجید میں اس واقعے کا ذکر آیا ہے۔

"اے پیغمبر داؤدؑ اور سلیمانؑ کا واقعہ بھی لوگوں کو یاد دلاؤ جب کہ وہ دونوں ایک کھیتی کے بارے میں جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں جا پڑی تھیں۔ فیصلہ کرنے لگے اور ہم ان کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے اور ہم نے صحیح فیصلہ سلیمان کو سکھا دیا تھا۔ حضرت سلیمانؑ نے چالیس سال تک حکومت کی اور ۵۳ یا ۶۲ سال تک آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کو داؤدؑ کے شہر میں دفن کیا گیا۔

۲۔ حضرت سلیمانؑ کے فضائل:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ہم نے سلیمان کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا اور اس کی صبح کی منزل مہینے بھر کی راہ ہوتی تھی اور شام کی منزل مہینے بھر کی راہ ہوتی تھی اور پگھلے ہوئے تانبے کا اس کے لیے چشمہ بہا دیا تھا اور اس کو سانچوں میں ڈھال کر جناب بڑے بڑے برتن دیگیں اور لگن وغیرہ تیار کرتے تھے۔

۳۔ ملکہ سبا کی آمد:

آپؑ کے بارے میں ایک واقعہ قرآن مجید میں سورۃ النمل میں بیان ہوا ہے۔ "حضرت سلیمانؑ کو جب اس بات کا علم ہوا کہ ملکہ سبا آپ کے پاس آرہی ہے تو انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ اس کے آنے سے پہلے اس کا تخت وہاں سے اُٹھ کر آجائے یہ حکم یا خواہش سن کر ایک جن جو بہت قوی ہیکل تھا کہنے لگا کہ میں ملکہ کا تخت آپ کا (سلیمانؑ) کا دربار برخاست ہونے سے پہلے لے آؤں گا لیکن ایک اور شخص جو صاحب علم الکتاب تھا کہنے لگا کہ میں پلک جھپکنے میں ایسا کر سکتا ہوں۔ جب حضرت سلیمانؑ نے اپنے سامنے تخت پایا تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے اتنا اقتدار عطا کیا ہے۔

۴۔ عنایات:

حضرت سلیمانؑ کے بارے میں قرآن مجید میں ایک جگہ آیا ہے کہ انھوں نے اپنے اور اپنے خاندان پر خدا کی نعمتیں گنواتے ہوئے کہا کہ "ہمیں جانوروں کی بولی سمجھنی سکھائی گئی تھی۔"

۵۔ وفات کے بارے میں قرآن کا بیان:

حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بارے میں قرآن مجید میں آیا ہے کہ آپ ہیکل کی تعمیر کروا رہے تھے۔ آپ عصا کے سہارے کھڑے ہو کر خدا کی عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ اس طرح عبادت کے دوران آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی لیکن آپ کا جسم عصا کے سہارے کھڑا رہا۔ جس کے باعث ہیکل کی تعمیر کا کام پورے زور و شور سے جاری رہا۔ اگر اس وقت ان کی وفات کا علم ہو جاتا تو جن جو ہیکل کی تعمیر میں مصروف تھے بھاگ جاتے، کیوں کہ وہ صرف حضرت سلیمانؑ کا حکم ہی مانتے تھے۔ جب کئی ماہ بعد عصا کو دیمک نے کھا لیا تو حضرت سلیمانؑ کا جسدِ خاکی گر پڑا۔ جس کے باعث لوگوں کو آپ کی وفات کے بارے میں علم ہوا۔ اس واقعے کے بعد جنوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ وہ علم غیب سے بے بہرہ ہیں۔

3☆ فلپائن:

یہ ملک دنیا کے نقشے پر جنوب مشرقی ایشیا میں واقع ہے۔ یہ ملک مختلف جزیروں پر مشتمل ہے۔ اس کا حدود اربعہ کچھ اس طرح ہے کہ شمال میں بحیرۂ مشرقی چین ہے۔ مغرب میں جنوب مشرقی چین، جنوب میں بحیرۂ سیلبیز (Celebes) اور مشرق میں بحیرۂ فلاپائین واقع ہے۔ جغرافیائی حوالے سے یہ ملک عرض بلد ۴ درجے ۴۰ منٹ شمال سے ۱۹ درجے ۳۳ منٹ شمال تک اور طول بلد ۱۱۷ درجے مشرق سے ۱۳۶ درجے ۳۵ منٹ مشرق تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کا کل رقبہ ۱۱۵،۸۳۵ مربع میل ہے۔

اس ملک کا دارالحکومت منیلا ہے۔ جزیرہ تائیوان فلپائن کے شمال میں واقع ہے اور انڈونیشیا کا جزیرہ بورنیو اس کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ چوں کہ یہ ملک جزائر پر مشتمل ہے تو ان کی کل تعداد ۷۰۵۰ ہے جو رقبے میں مختلف ہیں۔ سب سے بڑے جزیرے کو لوزون (Luzon) کہتے ہیں۔ یہ شمالی جانب واقع ہے جب کہ دوسرا بڑا جزیرہ جنوب کی جانب ہے اور اس کا نام منڈاناؤ (MindanoT) ہے۔ اسی جزیرے کے پاس سمندر کی سب سے بڑی کھائی ہے جو ماؤنٹ ایورسٹ کی

بلندی سے بھی زیادہ ہے۔ یہ ملک زلزلوں کی زد میں رہتا ہے۔ کیوں کہ ان جزائر میں آتش فشاں پہاڑ موجود ہیں۔ یہاں دریاؤں کی بھی بہتات ہے۔

یہاں کی آب وہوا گرم مرطوب ہے۔ بارشیں ہوتی ہیں اور زیادہ تر جزائر گھنے جنگلات پر مشتمل ہیں۔ یہاں ربڑ کے درختوں کی باقاعدہ کاشت کی جاتی ہے۔ یہاں کی اہم زرعی پیداوار چاول، گنا، تمباکو، ناریل، چنے، اناس ہے۔

4☆ اوڑیسہ (Orissa):

گونڈوانہ کے مشرق جانب اوڑیسہ کا ساحل واقع ہے۔ یہ دراصل کم آباد ملک ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کسی زمانہ میں یہاں ایک بڑی حکومت تھی۔ اس میں ہمیشہ اور سیلاب جیسی آفات کا سامنا رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہاں قحط کثرت سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ ان شاندار مندروں سے جو باقی رہ گئے ہیں استنباط کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے بھون ایشور اور جگ ناتھ اس وقت بھی ہندوستان کی مشہور ترین عبادت گاہوں میں سے ہیں۔ جگ ناتھ میں تو ہر سال لاکھوں زوّار ہند کے مختلف حصّوں میں سے آتے ہیں۔ اوڑیسہ کا ساحل جنوب کی طرف سرکار کے ساحل سے ملا ہوا ہے۔ چلکا کی جھیل سے اتر کر اور برہم پور سے گزرنے کے بعد پہاڑوں کے بیچ میں ایک تنگ درہ واقع ہوا ہے جو سمندر تک چلا گیا ہے اور جس کا نام سرکار کا تھرما پلی رکھا گیا ہے۔ فاتحین ہند اس درہ سے گزرے بغیر دکن میں نہیں آسکتے تھے۔ اور یہی درہ آریا اور دراوڑی زبانوں میں حد فاصل ہے۔ اس کے شمال میں اوڑیا اور جنوب میں تلنگی بولی جاتی ہے۔

5☆ پگوڈا (Pagoda):

مصنف نے یہاں مدراسی کرنسی کے حوالے سے پگوڈا کا ذکر کیا ہے۔ یہ سکہ مدراس میں رائج تھا۔ علاوہ ازیں جنوبی ہندوستان میں سونے اور چاندی کے جو سکے استعمال ہوتے تھے انہیں پگوڈا کہا جاتا تھا۔ اس پر وشنو اوتار کا نقش ہوتا تھا۔ اس کے ذیلی سکے فینم اور کاس کہلاتے تھے۔ ایک پگوڈا ۴۲ فنامز اور ایک فنام آٹھ کاس کا ہوتا تھا۔ جب جنوبی ہند میں روپے کا استعمال شروع ہوا تو پگوڈا کی قدر ساڑھے تین روپے کے برابر شمار کی گئی۔

6☆ سیلون:

دورِ حاضر میں اس ملک کو سری لنکا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ہندوستان کے جنوب مشرقی ساحل کے پاس ناشپاتی کی شکل کا ایک جزیرہ ہے۔ ہندوستان سے اس کا فاصلہ محض ۲۲ میل ہے۔ ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان آبنائے پولک یا پلک واقع ہے۔ اس آبنائے میں زیر آب ایک پہاڑی واقع ہے جسے لوگ آدم کا پُل کہہ کر پکارتے ہیں۔

جغرافیائی حوالے سے نقشے پر یہ ملک عرض بلد ۶ درجے شمال سے ۹ درجے ۴۵ منٹ شمال تک اور طول بلد ۷۹ درجے ۴۰ منٹ مشرق سے ۸۲ درجے مشرق تک پھیلا نظر آتا ہے۔ اس کا کل رقبہ ۲۵،۳۳۳ مربع میل ہے۔ (سری لنکا کا دارالحکومت کولمبو ہے۔

سری لنکا میں بے شمار دریا پائے جاتے ہیں جو مختلف سمتوں سے بحر ہند میں گرتے ہیں۔ اس کا جنوب وسطی حصّہ پہاڑی ہے۔ جس کے اطراف میں میدانی علاقے پائے جاتے ہیں۔ شمالی حصّے میں جافنا کا جزیرہ نما ہے۔ کاشتکاری کے لیے یہاں جھیلیں بنائی گئی ہیں جن میں بارشوں کا پانی جمع ہو جاتا ہے اور زراعت میں استعمال ہوتا ہے۔ پہاڑی علاقوں میں چائے کاشت ہوتی ہے۔ ساحلی علاقوں میں ناریل اُگتا ہے اور میدانی علاقوں میں چاول اگایا جاتا ہے۔ ربڑ کی کاشت بھی ہوتی ہے۔

اس جزیرے پر فرانسیسیوں اور بعد ازاں انگریزوں کا قبضہ رہا۔ اس لیے فوجی نقطۂ نظر سے اس کو بہت اہمیت حاصل رہی۔ اب یہاں سیاحت کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ یہاں پر معدنیات بھی پائی جاتی ہیں جن میں اہم قیمتی پتھر، گریفائیٹ، کوارٹز، ریت کا پتھر اور چونے کا پتھر شامل ہیں۔

☆7 لاؤس(Laos):

لاؤس جنوب مشرقی ایشیا کی ایک عوامی جمہوریہ ہے اس کے شمال میں چین، مشرق میں ویت نام، جنوب میں کمپوچیا، مغرب میں تھائی لینڈ اور شمال مغرب میں برما ہے۔ رقبہ ۹۱،۴۰۰ مربع میل (۲۳۶،۸۰۰ مربع کلومیٹر) آبادی (۱۹۷۳ء) ۳،۱۸۱،۰۰۰ اس کا دارالحکومت وینتیان۔ زبان لاؤ اور مذہب بُدھ مت ہے۔ سکّہ کِپ ہے۔

سابق فرانسیسی ہند چینی کے اس علاقے میں کیمونسٹ انقلاب (۲ دسمبر ۱۹۷۵ء) سے قبل آئینی بادشاہت قائم تھی اور یہ ہند چینی کے دیگر ممالک کی نسبت انتہائی پس ماندہ تھا۔ آبادی کی غالب اکثریت زراعت سے وابستہ تھی۔ صنعتیں نہ ہونے کے برابر تھیں۔ ملکی معیشت کا انحصار زراعت کے علاوہ جنگلات پر تھا۔ یہاں جنگلات کی کثرت ہے اور ان سے عمارتی لکڑی حاصل ہوتی ہے۔

☆8 ایسٹ انڈیا کمپنی:

اس تجارتی کمپنی کی بنیاد کچھ تاجروں نے رکھی۔ ۱۶۰۰ء میں ان تاجروں نے برطانوی پارلیمان سے باقاعدہ طور پر مشرقی ممالک سے تجارت پر اجارہ داری کا منشور حاصل کیا۔ ان کے عزائم گرم مصالحوں کے جزائر پر قبضہ کرنے کے تھے لیکن ابتدائی عہد میں اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ تاہم بعد میں انہوں نے ہندوستان کی طرف توجہ مبذول کی اور ۱۶۰۸ء میں کیپٹن ہاکنز نے جہانگیر سے سورت کے علاقے میں تجارتی کوٹھی قائم کرنے کی اجازت حاصل کر لی۔ اس کے قیام کے ساتھ ہی سرٹامس رو (Thomas Roe) نے شہنشاہ جہانگیر سے بنگال میں بلا محصول تجارت اور مزید تجارتی کوٹھیاں قائم کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے لیے کوشش شروع کر دی۔ جس میں بالآخر وہ کامیاب ہو گئے اور انہیں ۱۶۵۰ء میں بنگال کی دیوانی حاصل ہو گئی۔ ۱۶۶۸ء میں بمبئی کا جزیرہ کرائے پر کمپنی کو دے دیا گیا۔ دھیرے دھیرے ایسٹ انڈیا کمپنی نے خود کو مضبوط کر لیا اور بنگال میں دریائے ہگلی کے کنارے ایک ذاتی قلعہ تعمیر کر لیا جسے فورٹ ولیم کالج کے نام سے موسوم کیا گیا۔ ۱۶۹۸ء میں برطانیہ کے تاجروں نے ایک نئی ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کر لی۔ ۱۷۰۸ء میں دونوں کمپنیوں کو متحد کر کے ایک نئی ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کمپنی نے ہندوستان میں انگریزوں کے اقتدار کی داغ بیل ڈالی۔ انگریزی فوج کے سپہ سالار کلائیو نے

فرانسیسی حریفوں کو بھی شکست دے کر پسپا ہونے پر مجبور کر دیا اور ہندوستانی ریاستوں پر حملہ کر کے انھیں بھی مفتوح بنا لیا۔ جس سے ان کا اقتدار مستحکم ہونے لگا۔ کمپنی نے سو سال تک وائسرائے کے ذریعے ہندوستان پر حکومت کی۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد ہندوستان کمپنی کا اقتدار ختم ہو گیا اور ملک براہ راست برطانیہ کے زیر نگیں ہو گیا۔

9☆ سرجی برڈووڈ (Sir.G. Birdwood):

سرجی برڈووڈ (۱۸۳۲ء) میں ہندوستان کے شہر بیلگام میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد جنرل کرسٹوفر برڈووڈ ہندوستانی فوج میں تھے۔ ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم انگلستان میں حاصل کی۔ ۱۸۵۴ء میں بمبئی سے شعبۂ طب میں ملازمت کا آغاز کیا۔ گرانٹ میڈیکل کالج میں تدریس سے وابستہ رہے۔ بمبئی میں شہر کی تزئین و آرائش کے منصوبوں میں شریک رہے۔ رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے اعزازی سیکرٹری بھی رہے اور عجائب گھر کے نگران کے فرائض بھی سنبھالے۔ صحت کی بنا پر انگلستان چلے گئے۔ انہوں نے کئی کتابوں کے علاوہ انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا کے مقالے بھی تحریر کیے۔ اپنے عہد کے مشہور رسالوں میں بھی لکھتے رہے۔ انہوں نے جون ۱۹۱۸ء میں وفات پائی اور انگلستان میں مدفون ہوئے۔

10☆ جون تھومپسن پلیٹس (John Thompson Platts):

(۱۸۳۰ء۔۱۹۰۴ء) پلیٹس ایک اردو۔ ہندی اور انگریزی لغت کے مصنف و ترتیب کار تھے۔ وہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں فارسی کے استاد تھے۔ ہندوستان میں بھی تعلیم و تدریس سے وابستہ رہے۔ وسطی ہندوستان میں اسکولوں کے انسپکٹر رہے۔ انہوں نے بہت سی فارسی تحاریر کا انگریزی ترجمہ بھی کیا۔ انہوں نے ۱۹۰۴ء میں وفات پائی اور اوکسفرڈ میں دفن ہیں۔

ماخذات

آبادی، میر محمد عشرت اکبر۔اردو فارسی کی ایک قدیم لغت کمال عشرت۔اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۱۹۹۹ء۔

آرزو، سراج الدین علی خاں۔نوادر الفاظ۔پاکستان: انجمن ترقی اردو، ۱۹۹۲ء۔

آزاد، محمد حسین۔لغت آزاد۔لاہور: اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، ۲۰۱۰ء۔

احمد، صلاح الدین۔A Dictionary of Muslim Names۔لاہور: وین گارڈ بکس، ۱۹۹۹ء۔

اختر، جاوید۔قانونی انگریزی اردو ڈکشنری۔اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۲۰۰۸ء۔

اردو انسائیکلوپیڈیا (تیسرا ایڈیشن)۔لاہور۔راولپنڈی۔کراچی: فیروز سنز لمیٹڈ، ۱۹۸۴ء۔

اشرف کمال، محمد۔حافظ محمود شیرانی۔اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۱ء۔

اوکسفرڈ انگلش اردو ڈکشنری۔مرتب و مترجم شان الحق حقی، اوکسفرڈ: یونیورسٹی پریس، ۲۰۰۶ء۔

ایچ۔ایچ۔ولسن۔اصطلاحات عدلیہ ومالگزاری۔اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۵ء۔

اے رحمٰن، جسٹس ایس۔اردو جامع انسائیکلوپیڈیا (جلد اوّل، دوم) لاہور: غلام علی پرنٹرز، ۱۹۸۷ء، ۱۹۸۸ء۔

بک لینڈ، سی۔ای (C.E.Buckland)۔*Dictionary of Indian Biography*۔لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۸۵ء۔

بلتستانی، محمد علی شاہ۔بلتی اردو لغت۔اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۲۰۰۳ء۔

بھٹی، امین محمد ثقلین۔اظہر اللغات جامع۔لاہور: اظہر پبلشرز اردو بازار، س۔ن۔

بیگ، مرزا حامد۔مغرب سے نثری تراجم۔اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۸ء۔

پاریکھ، رؤف۔ لغت نویسی: تاریخ، مسائل اور مباحث۔اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء۔

پلیٹس، جان۔ٹی۔*A Dictionary of Urdu Classical Hindi and English*۔لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۳ء۔

جالبی، جمیل۔قومی انگریزی اردو لغت۔اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۲۹ء۔

جالبی، جمیل۔تاریخ ادب اردو۔لاہور: مجلس ترقی اردو، ۲۰۰۸ء۔

جبین، عظمیٰ۔فرہنگ ہوبسن جوبسن اردو ترجمہ مع حواشی و تعلیقات آر تا زیڈ، غیر مطبوعہ مقالہ برائے ایم۔ایس، شعبۂ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۱۷ء۔

جون ڈبلیو سکویچر اور الائن فرائر (John W.Schweiter and Aline Ferreira)(مرتبین)، *The Hand Book of Translation and Cognition, Malaysia Viver Printing sdn*

Bhd، ۲۰۱۷ء۔

حمید، اصغر۔ ترکی اور اردو زبان کے مشترک الفاظ۔ نئی دہلی: شاہد پبلی کیشنز، ۲۰۰۶ء۔

خان، رشید حسن۔ کلاسیکی ادب کی فرہنگ۔ نئی دہلی: انجمن ترقی اردو، ۲۰۰۳ء۔

دتاسی، گارساں۔ خطبات گارساں دتاسی۔ کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۱۹۷۹ء۔

دہلوی، سید احمد۔ فرہنگ آصفیہ۔ جلد اوّل تا چہارم، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۷۷ء۔

دی اوکسفرڈ ڈکشنری، ۱۹۹۵ء۔

دی نیو انسائیکلوپیڈیا براٹینیکا (جلد پنجم)، ۱۹۷۸ء۔

دی ورلڈ بک انسائیکلوپیڈیا، ۱۹۹۸ء۔

زرعی انسائیکلوپیڈیا، لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۱۹۸۹ء۔

عبدالحفیظ۔ مصباح اللغات (مکمل عربی اردو ڈکشنری)۔ لاہور: مکتبہ قدوسیہ اردو بازار، ۱۹۹۹ء۔

عبدالرحمٰن، صباح الدین۔ ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کے جلوے۔ لاہور: روہتاس بکس، س۔ن۔

عبدالمجید، خواجہ۔ جامع اللغات۔ جلد اول، لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۱۹۸۹ء۔

فرشتہ، قاسم۔ تاریخ فرشتہ۔ جلد اول، دوم۔ مترجم مشفق خواجہ۔ لاہور: المیزان ناشران وتاجران کتب، ۲۰۰۸ء۔

فیروز اللغات۔ لاہور: فیروز سنز، س۔ن۔

کاشمیری، تبسم۔ اردو ادب کی تاریخ (ابتدا سے ۱۸۵۸ء تک)۔ لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۹ء۔

کرمانی، سید میر علی۔ ٹیپو سلطان شہید۔ مترجم محمود احمد فاروقی، لاہور: ظار حیم پبلی کیشنز، ۱۹۶۰ء۔

ملک، فتح محمد۔ اردو انگریزی مشترک ذخیرۂ الفاظ۔ اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۶ء۔

نیر، نورالحسن۔ نور اللغات۔ جلد چہارم۔ نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ۱۹۹۸ء۔

یول، ہنری۔ برنل، اے۔ سی۔ *Hobson Jobson: A Glossary of Anglo Indian words or phrases and Kindred Terms Etymological, Historical, Geographical and Discursive*۔ لندن: جان مرے، ۱۹۰۳ء۔

Concise Oxford English Dictionary، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، ۲۰۰۸ء۔